



# امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا پیارا اصول

از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا ناکر میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدائے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بڑھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ تالم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا ہے۔ اس اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آتی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔“

(تخفہ قیصریہ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

# ملکی اتحاد و یکجہتی کا بہترین ذریعہ

## پیشوا یگانہ مذہب کی عزت و احترام کا قیام

مذہبستان کی پراپیگنڈا اس بات پر مشغول ہے کہ اس سرزمین کو تیریم سے نہیں تے ساتھ گراقتق رہا ہے۔ اور اس وقت بھی جس صورت سے مختلف المذہب مذہب کے پیرواں ایک برہود باطن رکھتے ہیں وہاں کا کوئی دور مسرت ایک اس کا منقہ جو نہیں ہو سکتا۔ نہ صرف عمومی رنگ میں بلکہ مذہبی عقیدت کے لیے اور وطن کے خیالات اور انداز فکر کو یکساں کرنا بھی نہایت گراقتق ڈالا ہے۔ چنانچہ ایسا وطن کی مذہب سے زیادہ عمومی اور غیر عمومی لگاؤ رکھ کر ایک مذہبی فرقہ کی صورت میں ناچار ناٹھ اٹھا کر اندر ہی اندر ان میں اختلاف و اشتقاق کے خطرناک بیج بوئے۔ اور وہ چیزوں میں مذہب اسوی فرخ انسان میں باہم الفت و محبت رکھانے کے لیے مسرت و بود میں آئی ہے۔ اور غلط راستہ پر چل کر ایک خطرناک شکل اختیار کر گئی ہے۔

پہلا اشارہ فریضہ کی فکر ان کی "کیوت ڈالو اور حکومت کوڑا لپیٹی کی طرف" جنہوں نے نہایت ہوشیار اور پابندی سے نہیں اختلافات کو نہادیت سے ہمیشہ اس وقت ہونے کو آپس میں لڑا دیا اور ان کی نفرت و عقارت کے بیج میں کوئی کھراٹھا نہ رکھی تاکہ ہمارے ملک پر ان کا ناگزیر قبضہ دیر پا رہے۔ ایسا کیسے ہوا اور ملک ان آرائشوں میں ایک وقت تک یہ اور اور شخص سمجھی کہ بنا بر ایک کھائی دوسرے کھائی پر زیادتی کرتا رہا۔

اگرچہ ایسے وقت میں بھی کبھی اہل دانش نے ایسے ہونے سے اس بات پر نوٹس لی دیا۔ مگر اس وقت پر ایسے ہونے کو توجہ نہیں دی گئی کہ مذہبی اختلاف کو باہمی مناقشات کا ذریعہ نہ بنا کر پیچھے چھوڑ کر فرقت وارانہ اختلافات کو بکھڑا دیا۔ فریقہ طوائف کے مفاد میں تھے اس لیے ہر ایک اصلاحی فکر کو خود مرستازن کے لیے مذہبی اختلافات کو ختم کرنے کا ذریعہ ثابت ہوتا جیسے ہی نام ہوتا ہے۔

سگراہلی والی نے اپنی جدوجہد جاری رکھی کہ ایک مذہب کسی وقت توڑ کر بھی اور مشیطانہ آواز کسی وقت توڑے گی! چنانچہ ایسی مذہبی مناقشات کو دیکھ کر جو مانے ملک میں ایک ہوا کی طرح پھیلنے لگا ہے۔

حضرت باقی سلسلہ خاں احمد نے حکومت وقت کے سامنے باقاعدہ اسکیم کی صورت میں مذہب ذرائع اصلاح پیش کئے ہیں اس بات کو واضح کیا کہ ان مذاہب کا اصل باعث کیا ہے اور ان کے مذہب کے لیے کوئی کوئی عملی اقدامات مفید ہو سکتے ہیں!! سگراہلی کو حکومت کے طرف سے کچھ کارروائی عمل میں آئی اور عوام نے بھی اس طرف کوئی توجہ نہ کی۔

اس کے بارہ تیرہ سال بعد حضرت باقی سلسلہ خاں علیہ السلام نے ایک امام پیش کیے کے ساتھ اپنے ہونٹوں کو خطاب کیا اور مذہبی مناقشات کو ختم کرنے کے لیے ایک ضروری نقطہ پر باہم صلح کرنے کی طرف فرمت دی۔ آپ نے صلح کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ کسی ملک کے باشندے اس آسمانی اور زمینی رکنوں کے اس وقت تک صلح و صلح میں متوجہ نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ وہ آپس میں صلح اور محبت کے ساتھ نہ رہیں۔ ایک ہی ملک میں بننے کی وجہ سے مختلف مذہبی عقائد کے باوجود وہ ہمہ آہمیت کے دائرہ میں متحد ہیں اور یہی نقطہ نگاہ ہے ہم سب ایک ہی فرما کے سزا ہے جس میں صلح و عداوت اور دشمنی زہیم نہیں ہوتی۔

آپ نے ان مذہبی مناقشات کی اصل وجہ کی مذہبی کرنے ہوئے بتایا کہ اصل وجہ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کی کما حقہ عداوت اور احترام کی پاسداری کا فقدان ہے اس لیے چاہیے کہ مذہبستان میں ایسے ذرا لنگ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کو کسی طرح قابل عداوت سمجھیں چھوڑ دیا ہے۔ بزرگوں کو سمجھے ہی آج کل کی نظریہ کو واضح کرتے ہوئے بیان کیا کہ مذہبی راہنہ نہ ہوا کسی زمانہ میں ظاہر ہونے سے اور کسی قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ یا اشتقاق سے کب چاہے ملے قابل احترام ہیں اس لیے آپس میں صلح و صلح کو اس لیے بنیاد پر آپس میں صلح و صلح کو اس لیے بنیاد پر آپس میں صلح و صلح سے واضح فرمادے۔

مشیت میں حضرت باقی سلسلہ خاں احمد کی ولایت چوٹی آپ نے اپنے اختلافات سے فرقت چھوڑ دی تھی بلکہ ہمیں ایک بہت بڑے چلنے کے سامنے بڑھے جانے والے ایک معنوں کی جو پیشوا صلح کے نام سے ملے

شاخ ہوا۔ اس قسم کی صلح کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے جو فریقوں کو متحد کیا گیا اور جلد اس صلح کے لیے تیار نہ ہونے تک پوری بڑی آہستہ آہستہ آئے الی الی۔!!

چنانچہ بعد کے حالات نے جو فرقتیں تقسیم ملک کے وقت مشاہدوں نے آئے ثابت کر دیا کہ خدا کے اس بندہ کی بات بھی سنی کاوش ہمارے ہم وطنوں نے اس پر توجہ نہ دی اور ہوتا۔!!

اگرچہ بعد کے کئی آدھ حالات نے حکومت برطانوی کی حد تک عبور کر دیا کہ مذہبی پیشواؤں کی بے لگائی کو روکنے کے لیے کچھ نہ کچھ کر کے چنانچہ تقریبات جن میں ایسی دعوات رکھا دی گئیں۔ جن کی مدد سے مذہبی عقیدتوں کو بے حسرتی قابل تقریر فرمایا جا سکا۔ ظاہر ہے کہ ایسے عقائد جن میں ایسے اندرون مسلمان پھول گئے ہیں۔ اور یہاں تک اس سلسلہ کوئی ایسا اقدام نہ لیا گیا ہے۔

ظاہر خواہ شاخ کا حاصل ہونا ممکن نہیں چنانچہ ایسے قوانین کے باوجود فرقت و اراٹھا فرقت و فرقت نہ ہو سکا۔

جب ایک ایسے عملی تجربہ کے بعد یہ بات واضح ہو گئی کہ حکومت برطانوی بندہ دستاویزوں کے باہمی اتحاد و محبت کے لیے اس سے زیادہ آہستہ آہستہ کے لیے تیار نہیں ہو سکتا۔ اس لیے حضرت امام جوہر احمدیہ آہستہ آہستہ فرقتوں کے لیے ایک طرف سے وہ مثبت اور موثر اقدامات کا آغاز فرمایا جس کے نتیجے میں ایک طرف فرقت وارانہ کشیدگی کم ہو اور دوسری طرف ہر طبقوں کی باہم الفت و محبت کے جذبہ کو بھر پور انداز کے دلوں میں بھردری کر دیا۔

کئی بار سے زیادہ صحافتی میدانوں میں آپ نے اپنی جماعت کو کھینچ کر پراسال مفید طور پر ایک دن آپس میں مل جلنے کے جس میں مشترکہ جلسے تمام مذہبی پیشواؤں کی شرکت و مسامحہ اور ان کی تنگ نظریات کا مٹاؤ ہو گیا۔ اس دن ہر ایک کے دل میں ایسے خیالات اور پروگرام جن میں مفید کے حاصل اور ساتھ ہی اس جوہر پر جماعت کے اختلافات اور مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

مذہب کی سیرت و اخلاق اور مشعل ایسے عقائد مسلمانین کو جن سے ایک طرف ملی لغت و محبت جو اور ہر طبقوں کی دلوں میں باہمی کو محبت کے بارہوں میں ان کے لوگوں میں حقیقی رنگ میں فرقت اور احترام قائم ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ ایسی مثبت سوسائٹی جس کا خوش کن نتیجہ نکلتا اور تجربہ سے سونے والی کال ہونا اور مختلف فرقوں کے آپس میں تعلقات کا بہتر اور محبت و بردباری کے جذبات کا اظہار ہو سکا۔

اتحاد و یکجہتی کے بارہوں میں ان کے لوگوں میں حقیقی رنگ میں فرقت اور احترام قائم ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ ایسی مثبت سوسائٹی جس کا خوش کن نتیجہ نکلتا اور تجربہ سے سونے والی کال ہونا اور مختلف فرقوں کے آپس میں تعلقات کا بہتر اور محبت و بردباری کے جذبات کا اظہار ہو سکا۔

اتحاد و یکجہتی کے بارہوں میں ان کے لوگوں میں حقیقی رنگ میں فرقت اور احترام قائم ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ ایسی مثبت سوسائٹی جس کا خوش کن نتیجہ نکلتا اور تجربہ سے سونے والی کال ہونا اور مختلف فرقوں کے آپس میں تعلقات کا بہتر اور محبت و بردباری کے جذبات کا اظہار ہو سکا۔

### اخبار احمدیہ

۱۱-۱۲-۱۹۲۱ء اپریل (وقت پانچ بجے) یہاں حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہوں نے اللہ کی محبت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آیت کی پرورش و تفسیر کے آج کل مفید اور اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فعل سے اچھی ہے۔

اصحاب جماعت خاص فرما رہے ہیں کہ ہمیں کوئی کونسا کریم اپنے فضل سے مفید کی محبت کاملہ و جامعہ عطا فرمائے۔ آمین

تاریخ ۲۴ اپریل ۱۹۲۱ء محرم مبارک ہوا۔

بیم احمد صاحب کھانا لگانے سے قبل دو عیالی بفضلہ تعالیٰ سے خیریت سے ہیں اور تندرستی میں ہیں۔

تاریخ ۲۴ اپریل ۱۹۲۱ء حسب اطلاع ۲۹ اپریل کو تادیب میں وسیع پیمانے پر سیرت پیشواؤں مذہب کا جلسہ منعقد ہوا ہے۔ جس میں وزیر اخبار شری بیانات میں لائی ہیں۔ عداوت فرمایا گئے۔ اور مختلف مذاہب کے نامور علماء کو ان کو تقاریر کی دعوت دی گئی ہے اور ان کے لیے ٹیکٹس بھی خریدے گئے۔ آمین

کے فضل سے نہ صرف ملک کو بلکہ دین و دنیا میں تیسری جگہ برپائی تاکہ میں ہی سیکھوں سنا، میں احمدی آہستہ آہستہ اس کے لیے ہر دم تیار ہیں۔ ایسے ایک ایک فریقہ ایک کھانا کھانا میں نے جماعت کو ذہن پرست رہی بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کامیابی میں حاصل ہوئی۔ چنانچہ ہم سال سے ہر سال اپنے طرف سے سال میں ایک ان ایسے جلسے تقریباً ہر دو سال منعقد کئے جاتے ہیں اور سلسلہ کھانا کے خاص فرماؤں کی گزارشت کے ساتھ مذہبی پیشواؤں کو خواہی عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔

تجربہ ہے کہ خدا اپنے فضل سے ایسے طبقوں کو ہر جگہ میدان کی نگاہ سے دیکھا تاکہ جیسے وہ نامور دستوں کے ملک و متحدہ آزاد نے جماعت کے اس ملی اقوام کی سرنگ کی رہے۔ مگر ہر وقت اس میں وزرا و سیاسی رہنما اور اپنے فہم کے نتیجے میں ہر وقت کے لیے مجلسوں میں شمولیت اختیار کر کے اور مشیر اہمات ان جلسوں میں عداوتی و لافنی سرگرمی دیکھو جماعت کی طرف سے اللہ کی گواہی اور ان کے فرماؤں کو سزا دینے کے لیے اپنی طبیعت نامور اور کامیابی عملی فرمت ہے۔

اس سلسلہ میں ان کے دل سے ایک ہی تاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۲۱ء میں پیشواؤں نے ان میں سنا یا ہے اس سلسلہ میں اور وہ سب کچھ پیشواؤں نے اپنے ذہن کو مشعل عقیدت کے سلسلوں میں پیش کرنے کے ساتھ حاصل کر رہے۔ خدا کی دعا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طوفان مفید کے حصول میں ہمہ مددگار ثابت ہو اور ہمارے ہونٹوں کے لیے اس طرح کی اہمیت و فرقت کی طرف سے ہر وقت تادہ جو باقی ملک پہا

# ”دوسری قوموں کے بزرگوں کو عزت یاد کرو!“

دیکھو یہ کیسی پیاری تعلیم ہے جو دنیا میں صلح کی بنیاد ڈالتی ہے اور تمام قوموں کو ایک کی طرح بڑانا چاہتی ہے:  
(کلماتِ طیبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام باقی سلسلہ جلد ۱۰)

انسانی عظمت شہادت دیتی ہے کہ ہر قوم کی عام طور پر بڑے لوگوں میں  
تبریت پھیل جاتی ہے اور دلوں میں ان کی نہایت درجہ محبت اور عظمت بیخود جاتی ہے  
اور نصرت اہل باطن کی طرح اس پر برکتی ہے وہ ہرگز جمع نہیں ہوتے۔  
”ہمیں بڑا خوش ہے کہ جس نبی صلح اسلام کام نے داخل ہوئے خدا کا اس پر بڑی  
فضل ہے۔ وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے اس کا  
مذہب جو ہمیں ملائے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے۔ اسی عظیم الشان نبی نے  
ہمیں سکھایا ہے کہ جن نبیوں اور رسولوں کو دنیا کی توہین مانتی ملی آئی اور خطائے  
سختی اور تہمت ان کی دنیا کے بعض حصوں میں پھیلا دی ہے وہ درحقیقت  
خدا کی طرف سے ہیں اور ان کی آسمانی کتابوں کو دور دراز زمانہ کی وجہ سے کچھ  
تبدیل و تغیر ہو گیا ہو یا ان کے معنی غلط حقیقت سمجھے گئے ہوں مگر دراصل وہ  
کتابیں ہیں جنہاں اللہ اور عزت و عظمت کے لائق ہیں

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دور سے لوگوں کے انبیاء کی نسبت  
سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا کے لئے نبی گذرے ہیں  
اور دنیا کا ان خالص اللہ کا سوا اللہ سمجھا جاتا ہے۔ ہر ایک میں ہر ایک  
نبی گذرے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اس کا کاہن تھا یعنی کھٹیا جس کو کرشن  
کہتے ہیں۔ اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان پارسی میں بھی کسی خدا نے کلام کیا  
ہے۔ تو فرمایا ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی آئے۔ عیا کہ وہ اس زبان میں  
”ایں مشنت خاک را گردن چشم خاتم“ اور خدا نے قرآن شریف میں یہ بھی فرمایا  
ہے۔ ”ہنہم من قصصنا علیک“ ”ہم من قصصنا علیک“  
یعنی جس قدر دنیا میں نبی گذرے ہیں بعض کا ان میں سے ہم نے قرآن شریف میں ذکر  
کیا ہے۔ اور بعض کا ذکر نہیں کیا۔ اس قول کا مطلب یہ ہے کہ تا مسلمان حسن ظن  
سے کام لیں اور ہر ایک جہت کے نبی کو جو گذرے ہیں عورت اور تکلیف  
سے بچیں اور بار بار قرآن شریف میں اس کو ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے معتقد مسلمانوں  
کو یہ سبق دینا ہے کہ وہ دنیا کے کسی حصہ کے ایسے نبی کی کسر شان نہ کریں ہر ایک  
کیسے قوم سے اس کو قبول کر لیا تھا۔ یہ اصول نہایت ہی سادہ اور دلکش اصول  
ہے اور مسلمان اس کے ساتھ ہر قدر شکر کریں وہ بجا ہے۔

ہم لوگ جب مظلوم ہیں تو قرآن شریف کی تعلیم کے موافق دنیا  
کے ہر ایک شاکر جو مقبول اللہ نام گذرے ہیں عزت اور عظمت کی راہ سے دیکھتے  
ہیں اور ان پر ایمان مانتے ہیں مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہر  
یکہ ہمارے مخالف کہتے ہیں اور کہتے ہیں اس کو تمام زمانہ جانتا ہے ہم اس  
بات کا اعلان کرنا اور ایسے اس اقرار کو تمام دنیا میں شائع کرنا ابھی ایک عسارت  
تھیجئے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے  
نبی سب کے سب پاک اور بزرگ اور خدا کے برگزیدہ تھے ایسا  
بھی خدا نے جن بزرگوں کے ذریعے سے پاک بنا دیں اور درنتہن میں نازل  
کیں اور نیز بعد میں آئے واسے جو آروں کے مقدس بزرگ تھے عیا کہ  
راجہ راجندر اور کرشن یہ سب تھے سب مقدس لوگ تھے اور ان میں  
سے تھے جن پر خدا کا فضل ہوتا ہے۔ مگر ہم اس شکایت کے لئے کہسے کہ گئے  
رو دیں اور کس سے ہم اس بات کا انصاف طلب کریں کہ دوسری قومیں ہم سے  
پیدا ہوئیں کریں!!

دیکھو یہ کیسی پیاری تعلیم ہے جو دنیا میں صلح کی بنیاد ڈالتی ہے۔ اور  
تمام قوموں کو ایک کی طرح بڑانا چاہتی ہے۔ یہ تعلیم ہے کہ دوسری قوموں  
کے بزرگوں کو عزت سے یاد کرو۔ اور اس بات کو گونہ نہیں جانتا کہ سخت  
دوستی کی جڑ ان نبیوں اور رسولوں کی حق پر ہے۔ جن کو ہر ایک قوم کے  
پروردگاروں نے قبول کر لیا ہے جو ہر نبی کی حق پر ہے۔ ہر نبی کو اپنے  
دماغے کا دوست اور حامی ہے اور پھر وہ اس قوم سے صلح چاہتا ہے جس

نبی پر دل و جان سے قربان ہے۔ وہ ایسا مرد رکھتا ہے اور نادان سے کہ جمالت  
اور نادانی میں دنیا میں کوئی اس کی نظیر نہیں۔ ایک شخص جو نبی کے پاس  
کو گندی گالیاں دیتا ہے اور پھر پانٹے کے اس کا باٹا اس سے خوش ہو کر کہتا  
ہو سکتا ہے۔ ہر لوگ غصہ زبان سے کہتی قوم کے ساتھ صلح کرنے کے لئے اور  
دیتے ہیں ان کو چاہئے کہ صلح کاری کے کام بھی دکھلائیں۔

”اسے تم وطن چھوڑنا! میری اس بات پر غور کرو اور ہوں ہی نہ بھینک  
دو جب کہ ہم ایک ہی کتاب میں رہتے ہیں چاہے کہ باہم ایسی محبت کریں کہ ایک  
دوسرے کے اعضاء ہو جائیں۔ مگر یہی باہم رکھو اگر سناقتانہ طور  
پر محبت ہو تو وہ محبت نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک نہر بلا تجم سے جو بعد میں اپنا  
ہلک بیل دکھلائے گا۔ صلح کی ہی بہت عمدہ چیز ہے۔ جس کا امداد  
صلح سے ہے۔ تم نے قدم اٹھایا ہے اس میں آپ بھی شریک ہو کر اس توڑنے کو  
دور کریں چلنے لگانا چاہئے آپ کوئی ایسا کام کرنا نہیں چاہئے جو تم نے پہلی بار کیا ہے اور دیکھنا کہ  
کے لئے ہے۔“

کچھ شاکر دکھائی دیتے ہیں کہ جیسا کہ تم آپ کے بزرگ اور تاروں اور رشتہ داروں کو صادق  
مانتے ہیں۔ اس طرح آپ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق مان لیں اور  
اس اعتبار کا آپ ہماری طرح اعلان بھی کریں!

”غرض ہم اس اصول کو ہاگہ میں سے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں  
کہ آپ گواہ رہیں جو ہم نے مذکورہ بالا طریق کے ساتھ آپ کے بزرگوں کو مان  
لیا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے تھے اور آپ کی صلح لیند طبیعت سے ہم اہل ہدایت  
کہ آپ بھی ایسا ہی مان لیں یعنی قربت یہ اقرار کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
خدا قائل کے پیچے رسول اور صادق ہیں جس دلیل کہ ہم نے آپ کی خدمت میں  
پیش کیا ہے وہ نہایت روشن اور کھلی کھلی دلیل ہے۔ اور اگر اس طریق سے صلح  
نہ ہو تو آپ یاد رکھیں کہ کبھی صلح نہ ہوگی۔ بلکہ روز بروز کینے بڑھتے جاتی گئے۔“  
چند عورتوں سے مل کر سفارش کرتے ہیں

## ہر ملک و قوم میں روحانی پیشوا

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کی اس آیت سے شروع کیا کہ الحمد  
للذات الغلیمین اور جانچا اس نے قرآن شریف میں مانتا  
صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی نام تو یہ یا خاص  
ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں۔ بلکہ خدا نے کجا تم اور کجا ملک  
کو فراموش نہیں کیا اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا  
گیا ہے۔ کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے  
مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرنا آیا ہے۔ ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک  
اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیض ب کیا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن  
شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے۔

”وان من امتہ الا اخلا فیھا نذیراً“

کہ کوئی ایسا قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا  
خدا کا فیض عام ہے۔ ہر قسم قوموں اور ملکوں اور تمام زمانوں پر  
عین طور ہے۔ یہ اس لئے تھا کہ تاکسی قوم کو شکایت کرنے کا موقع نہ  
ہے اور یہ نہ کہیں کو خدا نے نشان نشان قوم پر ارمان کیا کہ ہم  
کیا۔ . . . . اس نے تمام نبیوں دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دیکھ کر  
دبا اور ایسے ایسے دین اخلا دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جھانے اور روحانی  
نیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب کر لیا ہے بلکہ  
ہمارے خدا کے یہ اخلاق ہیں تو ہمیں مناسب ہے کہ ہم بھی انہیں اخلاق کی یاد رکھیں۔

## ہم وطنوں میں باہم اتفاق اور اس کی برکت

”یہ بات رکھی سے پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح وہ نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدریب سے حل نہیں ہو سکتیں وہ اتفاق سے حل ہوتی ہیں۔ پس ایک عقلمند سے امید ہے کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے تئیں محروم رکھے ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال عمال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے مسلمان اکتھے ہو کر ہندوؤں کو مسلط و ملال کر دیں گے۔ . . . اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی منہج اور شیخت سے حقیر کرنا چاہے گا تو وہ بھی داغ حقارت سے نہیں بچے گی اور کوئی اُن میں سے اپنے پرانے کسی کی ہمدردی میں نامر رہے گا تو اُس کا نقصان وہ آپ بھی اٹھائے گا۔ جو شخص تمام دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شخص پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے۔ آپ لوگ بفضلِ حق تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا زیبا ہے اور بے ہوشی کو چھوڑ کر ہمدردی اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے“

”جیسے نازک وقت میں یہ راتم آپ کو صلح کے لئے ملتا ہے جبکہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا پر طرح طرح کے تلاء نازل ہو رہے ہیں زلزلے آرہے ہیں غلط پڑ رہا ہے۔ اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہیں چھوڑا اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اسی بد عملی سے باز نہیں آئے گی۔ اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا اچھی بس نہیں کرے گی کہ وہ سری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائے گا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتری مسیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کا لڑنے ہو جائے گی کہ کیا ہے۔“

”سوائے ہموطن بھائیوں تباہی اس کے کہ وہ دل آویں ہر شہار ہو اور چاہئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کریں اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے۔ جو وہ صلح کے مانع ہو۔ اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا۔ . . . درحقیقت . . . چھوٹے چھوٹے اختلاف صلح کے مانع نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہی اختلاف صلح کا دلچسپ نمونہ ہے جس میں کسی کے مقبول پیغمبر اور مقبول الہامی کتاب پر تو ہیں اور تنگدلی کے ساتھ عمل کیا جائے“

### ایک دوسرے سے ہمدردی

ہم سب کیا مسلمان اور کیا ہندو عبادت ایک ہی ملک کے باشندے ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ اسلئے ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ملکی دوسرے کی ہمدردی کریں اور ایسے ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں۔“ (پیغام صلح)

## اس ملک کے اوتار

”صلح پسندوں کے لئے یہ ایک خوشی کا مقام ہے۔ کہ جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے وہ تلبیس و دیک آیلیم کی کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔ مثلاً اگرچہ نو فیز مذہب آریہ سماج کا یہ اصول رکھتا ہے۔ کہ دہروں کے بعد الہام الہی پر ہر لوگ گئی سے ستر جو ہندو مذہب میں وقتاً فوقتاً اوتار پیدا ہوتے رہتے ہیں جن کے تابع کوڑھا لوگ اس ملک میں پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے اس نہر کو اپنے دعوت الہام سے توڑ دیا ہے۔ جبکہ ایک بزرگ اوتار جو اس ملک اور نیز بنگالہ میں بڑی بڑی اور عظمت کے ساتھ مانے جاتے ہیں جن کا نام سری کرشن ہے۔ وہ اپنے لہم ہونے کا دعوت کرتے ہیں اور ان کے پیروں صرف ان کو لہم بلکہ پرمیٹر کر کے لہتے ہیں مگر اس میں شک نہیں کہ سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا اور خدا اس سے ہٹا ہونا تھا۔ (پیغام صلح)

## شری کرشن جی

”واضح ہو کہ راج کرشن جیسا کہ میر سے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس کی تعلیم کو نیچے سے بیت باؤن میں بنگالہ دیا گیا وہ خدا کی محبت سے پر تھا اور نیکی کے دوستی اور شری سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا برز یعنی اوتار پیدا کرے سو یہ وعدہ سیرت ہمدرد سے پورا ہوا۔ مجھے بخدا اور انہوں نے اپنے نبی ایک یہ الہام ہوا تھا کہ ہے کرشن رو وہ لوگوں کی تیرا جھاگت میں کھسی گئی ہے۔ سو میں کرشن سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں اُس کا منظر ہوں۔“

## شری گورونانک صاحب

”ایسا ہی اس آخری زمانہ میں ہندو صاحبوں کی قوم میں سے پایا نانک صاحب ہی جس کی بزرگی کی شہرت اس تمام ملک میں زبان زد نام ہے۔ اور جن کی پیروی کرنے والی اس ملک میں وہ قوم ہے جو سکھ کہلاتے ہیں جو بیس لاکھ سے کم نہیں۔ باوا صاحب اپنی جنم ساکھوں اور گرتھ میں کھلے طور پر الہام کا دعوت کرتے ہیں۔ . . . اس میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ باوا نانک ایک نیک اور بزرگ دیدہ انسان تھے اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو فریضے عزت و عمل اپنی محبت کا شہرت ملتا ہے۔ وہ ہندوؤں میں صرف اس بات کی گواہی دینے کے لئے پیدا ہوا تھا کہ اسلام خدا کی طرف سے . . . . . ہے۔ وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کرانے آیا تھا مگر انہوں نے اس کی تعلیم پر کسی نے توجہ نہیں کی۔ اگر اس سے وجود دار اس کی پاک تیلیوں سے کچھ ٹاڈہ اٹھا دیا جاتا تو آج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے ہائے انہوں ہمیں اس تصور سے رو دنا چاہئے کہ ایسا نیک آدمی دُنیا میں آیا اور گدہ بھی گیا مگر وہ ان لوگوں سے اس کے نور سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی۔“ (یعنی صلح)

# حضرت مقدس بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی بیرت طیبہ کا ایک ورق

از اشاعت قلم حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ذیل کامعنون حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر ائمہ کے  
حضور بیروت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مقتبس ہے اس وجہ سے کہ نظارت و دعوت تبلیغ کی طرف سے عمارت  
کی راہ شرط عبادت سنیہ پر جو زجر کر کے دیدہ و زیبہ صورت میں متعلق کیا گیا ہے۔ شائقین حضرات اور انگریزی اور ہندی ہر زبانوں  
میں اس پر لطف قلم کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

## بیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مقدس بانی اسلام صلی اللہ  
علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے مستحق مگر وہی  
شہادت وہ ہے جو آپ کے توہم سے ہی کہ  
آپ کی نبوت کے دعوے سے ہے آپ  
کی توہم نے آپ کا نام امین اور صدیق رکھا  
کسی شخص کو ساری قوم کا امین اور صدیق  
کا خطاب دے دینا یہ ایک عظیم سہولت  
بات ہے۔ اگر مکہ کے لوگ برشلہ کے  
لوگوں میں سے کسی ایک کو امین اور صدیق  
کا خطاب دیا کرتے تھے تب بھی امین اور  
صدیق کا خطاب سب سے والا ہوتے اور وہی  
سمجھا جاتا لیکن عرب کی تاریخ میں یہی ہے  
کہ عرب کے لوگ برشلہ کی کسی آدمی کو یہ  
خطاب نہیں دیا کرتے تھے۔ بلکہ عرب کی  
سیکڑوں سال کی تاریخ میں صرف ایک  
ہی مثال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا ملتی ہے۔ کہ آپ کو امین و صدیق نے  
اور صدیق کا خطاب دیا یہیں عرب کی  
تاریخ میں سال کی تاریخ میں توہم کا ایک  
سہولت کو امین اور صدیق کا خطاب دینا  
بتاتا ہے کہ امین کی امانت اور اس کا  
صدقہ و وفور ہوتے اور اعلیٰ درجہ کے تھے  
کہ ان کی مثال عربوں کی کسی اور شخص میں  
نہیں پائی جاتی تھی۔

## سادہ زندگی

روا کھانے پینے میں سادگی کھانے پینے  
میں آپ سادگی کو ہمیشہ ملحوظ رکھتے تھے  
کھانے میں بھی نیک زیادہ جو مانے  
یا نیک نہ ہو یا کھانا خوب پکا ہوا جو۔  
تو آپ کسی اظہار نامتگی نہیں فرماتے  
تھے۔ یہاں تک کہ کسی کو نہ کہتے کہ آپ  
کھانا کھا کر کھانے والے کو دل شکنی سے  
بچائے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن اگر  
باکلی ہی ناقابل برداشت ہوتا تو آپ  
صرف ہاتھ پیچھے ہٹتے اور یہ ظاہر  
نہیں کرتے تھے کہ اے اللہ کھانے سے  
مخفی ہونے چاہئے۔  
جب آپ کھانے پینے تو کھانے کی طرف

منزج ہو کر بیٹھے اور فرماتے تھے یہ منکرانہ  
رو بہ بند نہیں رکھیں لوگ نیک نگاہ  
کھانا کھاتے ہیں۔ گریا وہ کھانے سے  
مستحق ہیں۔  
جب آپ کے پاس کوئی بیڑائی تو  
اپنے صحابہ میں بانٹ کر کھاتے۔ چنانچہ  
آپ کے پاس ایک دفعہ کچھ کھجوریں آئیں  
آپ نے صحابہ کا اندازہ لگایا۔ تو سات  
کھجوریں ہی کس آتی تھیں۔ اس پر آٹھ  
سات سات کھجوریں صحابہ میں بانٹ دیں  
حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی  
روٹی بھی کھیں بیٹھ کر کھیں کھانی  
آپ بیٹھتے آپ سے صحابہ کو نصیحت  
فرمایا کرتے تھے۔ کہ بیٹھ بھرنے سے  
پہلے کھانا چھوڑ دو اور فرماتے تھے ایک  
افسان کا کھانا اور انسانوں کے لئے  
کانا ہونا چاہیے۔  
جب کبھی آپ کے گھریں کوئی اچھا  
چیز کھیتی تو آپ ہمیشہ اپنے گھرانوں کو  
نصیحت کرتے تھے کہ اپنے ہمسایوں  
کا بھی خیال رکھو۔ اسی طرح آپ سے  
ہمسایوں کے گھروں میں اکثر ہدیہ  
بجھواتے رہتے تھے۔

(رحمہا لہا) میں سادگی لباس کے متعلق  
بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ نہایت سادگی  
کو پسند فرماتے تھے۔ آپ کا عام لباس  
کرتہ اور تہ بندیا کرتہ اور پاجامہ ہوتا  
تھا۔ آپ اپنے تہ بندیا پاجامہ وغنوں  
سے اوپر اور کھنڈوں سے نیچے رکھتے  
تھے۔ کھنڈوں یا گھنڈوں اور پیر کے  
ٹنگے جو ہوتے تو آپ پسند نہیں فرماتے  
تھے۔ سوائے جوہری کے ایسا کپڑا  
جس پر نقد ہی ہوتا آپ پسند نہیں  
فرماتے تھے۔ نہ انسانی لباس میں اور  
نہ پرورد و غیرہ کی حدت میں۔ جعفر رضا  
بڑی تصویر میں جو کہ شریک کے آثار میں  
سے ہی ان کے آپ کو کبھی اجازت نہیں  
دیتے تھے۔  
(رحمہا لہا) میں سادگی آپ کا پسند کیا  
سادہ ہوتا تھا۔ باہم ایک چمڑہ یا پانچ

کے باؤں کا ایک کپڑا ہوتا تھا۔ حضرت  
عائشہ زینابیہ کے ہمسارا میں اتنا چھوٹا  
تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
رات کو عبادت کے لئے اٹھتے تو یہی  
ایک طرف ہو کر بیٹھ جاتی اور وہ اس  
کے کھمبے چھوڑتا ہوتا تھا۔ جب آپ عبادت  
کے لئے کھڑے ہو جاتے تو یہی ٹانگیں  
ہیں کر سارکتی۔ اور جب آپ سجدہ کرتے  
تو یہی ٹانگیں سمیٹ لیا کرتی تھی (بخاری)  
روایت کھانا اور ہانٹ میں سادگی اس ہانٹی خان  
کے متعلق بھی آپ سادگی کو پسند کرتے تھے  
باہم آپ کے گھروں میں ایک ایک کمرہ  
ہوتا تھا اور چھوٹا سا منہ اس کمرہ میں  
ایک سی جھڑھی ہوتی ہوتی تھی جس پر کپڑا  
ڈال کر طاقات کے وقت میں آپ اپنے  
ٹٹے والوں سے علیحدہ بیٹھ کر گفتگو کر لیا  
کرتے تھے۔ چار یا بی آپ استعمال نہیں  
کرتے تھے۔ بلکہ زمین پر ہی بیٹھ کر  
سوتے تھے۔ آپ کی رہائش کی سادگی  
اس قدر طریقی ہوتی تھی کہ حضرت عائشہ نے  
نے آپ کی وفات کے بعد فرمایا۔ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں  
کبھی وفد مرت بانی اور چھوڑ دیں ہی  
گزارہ کرنا پڑتا تھا۔ یہاں تک کہ جس  
دن آپ کی وفات ہوئی تو اس دن ہمیں ہمارے  
گھریں سوائے کھجور اور دانی کے کھانے  
کے لئے اور کچھ نہیں تھا (بخاری)

## اخلاق فاضلہ

کچھ کی طبیعت نہایت ہی سادہ تھی  
کسی دکھ پر کھراتے نہیں تھے اور کبھی  
کسی خواہش سے حد سے زیادہ منقاد  
نہیں ہوتے تھے۔ آپ کی پیدائش سے  
پہلے آپ تنگہ دالو اور پھین میں رہا آپ  
کی والدہ فوت ہو چکی تھیں۔ ابتدائی  
آٹھ سال آپ نے اپنے والد کی نخوانی  
میں گزارے اس کے بعد آپ نے اپنے  
بچپن اور طالب کی دلالت میں پرورش  
پائی۔ چچا کو نونی مرثیہ ہی تھا۔ اور ان کے  
روئے سے فقہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی  
نادر طور پر پیدا ہوئے اور ان کے ہر صفت

نادر اور رحمت بھی رکھتے تھے۔ اور آپ کا  
خیال ہی رکھتے تھے۔ لیکن سچی میں زندہ  
شخصیت کا مادہ تھا۔ خاندانی ذمہ داریوں  
کا احساس۔ جب گھریں کوئی بیڑائی تو  
لسادات مات وہ اپنے گھروں کو پسند دیتی  
اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال نہ  
رکھتیں۔ اور طالب گھریں کے توہم سے  
اس کے کہنے چھوڑے متعلق کو دتا ہوا  
یا لگا کر تا پڑا پانے وہ دیکھتے کون کے  
پنے تو کوئی چیز کھا رہے ہی۔ لیکن ان کا  
چھوٹا سا بھتیجا کہ وہ تارنا ایک طرف بیٹھا  
ہے۔ چچا کی محبت اور ناندانی ذمہ داریاں  
ان کے سامنے آتا ہیں وہ دور کر اپنے  
بھتیجے کو بغل میں سے لیتے۔ اور کہتے ہیں  
تھے کہ تم کو خیال کرو میرے کے کچھ تو  
خیال کرو۔ ایسا اکثر موبارات تھا دیکھتے تھے  
جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی  
مشکوہ کیا نہ آپ کے چہرہ پر کبھی لال ظاہر  
ہوا نہ اپنے بچے سے بغاوتوں سے رقابت  
پیدا ہوئی۔  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی  
دینی ہی تھی نہایت ہی تلخ طرز پر گذری  
ہے۔ پیدائش سے پہلے ہی اپنے والد کی  
وفات پھر والدہ اور دادا کی بے بعد  
کے وفات۔ پھر شادی ہوئی تو آپ نے  
پنے سزا آفرین ہوتے چلے گئے۔ اور  
اس کے بعد اپنے درپے آپ کی کئی جیویاں  
فوت ہوئیں۔ جن میں حضرت خدیجہ رضی اللہ  
عنها جیسی باوانا اور خدیجہ اموی بھی تھیں  
مگر آپ نے یہ سب مصائب خوشی سے  
برداشت کر کے اور ان غمزدہ ہونے نہ آپ کی  
کہ توڑی نہ آپ کی خوشی نہ اچھا کر کوئی اثر  
پڑا۔ دل کے غم کبھی آنکھوں سے نہیں  
چہرہ ہر ایک کے لئے شش شش ہی رہا۔  
اور شش و دندان ہی کسی مرت پر آپ نے اس  
درد کا اظہار کیا۔  
ایک دفعہ ایک عورت جس کا راز کافوت  
ہو گیا تھا اپنے لڑکے کی تیر تیر نام توڑی  
تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہاں سے  
گدڑ سے تو آپ نے فرمایا۔ اسے عورت  
ممبر۔ خدا کی مشیت ہر ایک سے غالب ہے  
وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
پہنچتی نہ تھی۔ اس نے جواب دیا جس طرح  
میرا بچہ مرا ہے تمہارا بچہ بھی مرقا تو نہیں  
معلوم ہوگا ممبر کھیا۔ رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم صرف یہ بگڑا ہال سے ٹنگے  
چل ویٹے ایک نہیں ہر سے تو سات پنے  
فوت ہو چکے ہی۔ بس اس قسم کے موت  
پر اتنا اظہار کھتا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم اپنے گھر سے متصاف پر کبھی کو دیتے  
تھے۔ ورنہ نہ ہی نوع انسان کی حدت میں  
کوئی کوتاہی ہوتی نہ آپ کی کشت میں  
کوئی فرق آیا۔  
مخمل اٹھو آپ میں اس قدر تھا کہ اس زمانہ

یہ کہ آیت کو خدا تعالیٰ نے بارشمت  
 عطا فرمادی تھی آپ ہر ایک کی بات سنتے  
 اگر وہ سختی بھی کرتا تو آپ خاموش ہو جاتے  
 اور کبھی سختی کرنے والے کا جواب سختی سے  
 دے دیتے مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو آپ کے نام کی بجاگتے آپ کے درمیان  
 درجہ سے بجاگتے تھے یعنی "بارسول اللہ"  
 کہہ کر جاتے تھے اور غیر از اس کے تو کہ  
 ایسی ہی دستور کے مسلمان آپ کا ادب  
 اور احترام کی طرح کرتے تھے کہ کہنے  
 آپ کو چھو کہہ کر کہنے کے اور انعام کہہ  
 کر بلائے تھے۔ جو آپ کی کیفیت تھی  
 ایک دفعہ ایک یهودی مدینہ میں آیا اور  
 اس نے آپ سے انگوٹھ شروع کر دی  
 عٹ کے دوران یہ وہ بار بار کرتا تھا۔  
 اسے چھو بات یوں ہے اسے چھو بات  
 یوں ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر  
 کسی اہل باطن کے اس کی باتوں کا جواب  
 دیتے تھے مگر صحابہ اس کی سختی بھی  
 کر کے تاب نہ دے تھے۔ نیز ایک صحابی  
 سے فرمایا گیا۔ اور اس نے یہودی سے  
 کہا کہ خبردار آپ کا نام کے بات نہ کر دو  
 تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تو ہم کہہ  
 ان اہل باطن کی تو یہودی نے کہا میں تو  
 دیکھتا ہوں کہ جو ان کے ماں باپ نے  
 ان کا رکھا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 سکوڑنے اور اپنے صحابہ سے کہا دعویٰ  
 تمہیں کہتا ہے میرے ماں باپ نے  
 میرا نام تم ہی رکھا تھا جو نام پر لینا چاہتا  
 ہے اسے لینے دو اور اس پر غصہ نہ کرنا  
 اظہار کر دو۔

دینے سے بلا تھوہہ ہر شخص خاص طور پر  
 غصہ نظر آتا ہے اسے اس کے مانگنے کے  
 مسلمان دوسرے دینے کے بعد عزت اتنا  
 زیاد دینے کو کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم دعا پر  
 توکل کرتے۔

**الخصاف**

الخصاف اور عدل آپ کے اندر اتنا  
 پایا جاتا تھا کہ جس کی مثال دنیا میں نہیں  
 پائی جاتی۔ سوروں میں لحاظ داری  
 اور مسلمانوں کا قبول کرنا ایک عام مرتز  
 تھا۔ عرب کا کیا ذکر ہے اس زمانہ میں  
 متھن لکھنے میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ  
 بڑے آدمیوں کو سزا دیتے وقت جھکتے  
 ہیں اور غریبوں کو سزا دیتے وقت نہیں  
 گھبراتے۔ ایک دفعہ ایک مقدمہ آپ  
 کے پاس آیا۔ ایک عورت نے خاندان  
 کی عورت نے بھی دوسرے کا مال لے لیا  
 تھا۔ جب حقیقت کھل گئی تو غریبوں  
 پر ایمان پیدا ہو گیا۔ کیونکہ ایک بہت  
 بڑے معزز خاندان کی بیگم ہوتی تھیں  
 نظر آئی۔ انہوں نے چاہا کہ رسول کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ درخواست پیش  
 کریں کہ اس عورت کو معاف فرما دیں اور  
 تو کسی شخص نے عورت نہ کی۔ لیکن رسول  
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا کہ  
 زیند کو روگروگے چنا اور انہیں مجبور کیا  
 کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت  
 کی سزا مانگ کرے۔ اس وقت رسول کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بات شروع کی گئی  
 تھی کہ آپ کے آپ کے چہرے پر غصہ کے  
 آثار ظاہر ہوئے۔ اور آپ نے فرمایا۔  
 آسمان پر کیا کہہ رہے ہو۔ پہلی تو میں اسی  
 طرح جواب دیتی ہوں کہ وہ عورت کا مال کھانے  
 تھیں اور چھوڑوں پر نظر کرتی تھیں۔ (۱۱)  
 اس بات کی امانت نہیں رہتا اور میں  
 ایسا نہ کہ نہیں کر سکتا۔ خدا کی قسم اگر  
 میری بیٹی ناقہ تھی اس قسم کا جو ہم کرتی تو  
 میں اسے سزا دیتے بغیر نہ رہتا (بخاری)

بدر کی جنگ میں جب حضرت عباس  
 قید ہوئے تو ان کے کراہنے سے آپ  
 کو تکلیف محسوس ہوئی۔ آپ نے جب صحابہ  
 نے آپ کی تکلیف دیکھی کہ حضرت عباس  
 کے ہاتھوں کی رسیاں اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو بات معلوم ہو گئی  
 تو آپ نے فرمایا۔ میرے میرے رشتہ دار  
 وہی وہی ہیں کے رشتہ دار اور تو میرے  
 چچا عباس کو یہ کھریسوں سے باعد وہ  
 اور میرا سے قیدیوں کی رسیاں کھول  
 سعاد کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی تکلیف تھا احساس تھا انہوں نے تمہارا  
 رسول اللہ پر سختی سے وہی سے  
 نہیں۔ تو میں کی رسیاں ہم کھول دیتے  
 ہیں۔ چنانچہ جب قیدیوں کی رسیاں اہل  
 نے کھول دیں۔

**جذبات کا احترام**

اپنے تو اپنے غریبوں کے جذبات کا  
 احترام ہے آپ بہت زیادہ کرتے تھے ایک  
 دفعہ ایک یهودی آپ کے پاس آیا۔ اور  
 اس نے آپ کے شکایت کو دیکھ کر غصہ  
 اور کڑے برادر لے گیا۔ اور یہ کہ  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم تھا کہ  
 کتہوں میں خود اپنے کوئی سے افضل  
 بنایا ہے۔ اس بات کو سن کر رسول کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو بلا کر ان سے  
 پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ حضرت ابو بکر نے  
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی  
 اور کہا تھا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 میں خود اپنے ساری دنیا پر نسبت ہے غلطی  
 ہے۔ اس میں سے یہ کہہ نہیں سکتا کہ رسول اللہ  
 کی قسم تھا کہ جو میں خود اپنے کوئی سے  
 سے افضل بنا ہے۔ آپ نے فرمایا  
 اب نہیں کرنا چاہیے۔ دوسروں کے جذبات  
 کا احترام کرنا چاہیے۔ جسے رسول صلی اللہ  
 زیادہ کر اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ  
 اپنے آپ کو رسول سے افضل نہ سمجھتے  
 تھے۔ بلکہ مطلب یہ تھا کہ یہ فرقہ  
 سے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 زائد ہے یہ فضیلت تھی انسانی  
 ہے۔ یہ دونوں کے دونوں کو تکلیف  
 پہنچتی ہے۔

**خزاعہ کا خیال اور ان کے جذبات کا احترام**

آپ ہمیشہ غریبوں کے حالات کو دوست  
 رکھنے کی کوشش کرتے اور ان کو سہولت  
 میں مناسب مقام دینے کی سعی فرماتے۔  
 ایک غریب عورت سیدہ کعبہ کی بیوی تھی  
 کھانے تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے یہ کہہ کر اس کو نہ دیکھا تو آپ نے  
 پوچھا وہ عورت نظر نہیں آئی۔ تو انہوں نے  
 بتایا کہ وہ فوت ہو چکی ہے۔ آپ نے  
 فرمایا جب وہ فوت ہو چکی تو تم نے  
 مجھے اطلاع کیوں نہ کی کہ میں اس  
 کے جنازے میں شال ہوتا ہوں فرمایا  
 شاید تم نے اس کو غریب سمجھ کے حقیق  
 مانا ایسا کرنا درست نہیں تھا ہے تاکہ  
 اس کی قبر کہاں سے ہے۔ آپ اس کی قبر  
 رکھے اور اس کے لئے دعا کی  
 آپ فرمایا کرتے تھے بیستے دوں  
 اپنے ہوتے ہیں تو ان کے سر کے بال  
 آئندہ ہوتے ہیں اور ان کے جسموں  
 پر پانی پڑی مرقی ہے۔ اگر وہ لوگوں سے  
 ملنے جائیں تو میں اپنے روز سے  
 بند کر دیتا ہوں۔ میں ایسے لوگ اگر  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیر فرمایا  
 کہ ان میں انہا احترام ہوتا ہے کہ وہ  
 ان کی قبر پوری کر کے چھوڑتا ہے  
 آپ اپنی جماعت کو یہی نصیحت

رہنے دیتے تھے ورنہ دعوت میں ہی  
 غریبوں کے جذباتے جائیں وہ بدر بن دعوت  
 ہے

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 بازار میں تشریف لے جا رہے تھے تو آپ  
 کے ایک غریب صحابی جو اتنا ہی طور زینت  
 نہ ہوا تھی گھٹا کر ایک طرف سے دوسرے طرف  
 منتقل کر رہے تھے۔ ایک طرف وہ زینت  
 نہ ہوا تھا تو دوسری طرف وہ زینت  
 لے کر رہے تھے اور وہی نظر آتا تھا  
 تھا۔ میں اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 رسول بازار سے گذرے اور آپ نے ان  
 کے چہرے پر اتنا لوگ کے علاوہ دوسرے  
 آپ خاموشی سے ان کے پیچھے چلے گئے  
 اور جیسے آپس میں کھیلے وقت چوری چوری  
 پیچھے سے ہاتھ دھرتے تھے انہوں نے رات  
 کو نہ دیکھے تھے۔ اور یہ کہ امیر کے یہی  
 کہ وہ اندازاً دیکھا کہ اسے کوشش کرنے  
 اس کا انگلیسہ کی ہر کسی طرح آپ نے  
 ان کی انگوٹھوں پر ہاتھ رکھا کہ وہ اس نے  
 اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ اور دوسرے کو  
 لٹکاتا فرعون کی اور چھوڑ دیا کہ رسول کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان میں وہ سمجھتا تھا کہ  
 اسے غریب اسے بہ صورت اور اسے نڈال  
 آئی کی سزا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 سوا ہی محنت کا انجام ہوا کہ سکتا ہے۔  
 یہ معلوم کر کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہی اس کے ساتھ آج محبت کر رہے ہیں۔  
 اپنا سنا اور اسے سینہ سے جو احمد رسول  
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہاں کے  
 ساتھ منا فرعون کیا مشاہدہ دیکھتا تھا کہ  
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ  
 کا وعدہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 سکا نے رہے اور اس کو اس رشتے سے  
 نہ کیا۔ جب وہ پیش ہوا کہ آپ کے کپڑوں  
 کو غلاب کرنا تو آئے۔ خدا تعالیٰ فرمایا ہے  
 پاس ایک غلام کے لئے کہ اس کو غلاب ہے  
 آپ کے اس فرقہ سے اس کو غلاب سے  
 فریش پر کہ چھوٹا ہے۔ اور انہا بات کی  
 واثق اس کی تو چھوڑ دی کہ محمد رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی دیکھو نہ کہ انہوں  
 سے دیکھو سکتا ہے اور میں سنا ہوا کہ  
 غلام کر کے ہی کوئی شقیہ سے اس نے  
 اشرفی سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دنیا  
 میں کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا میں نہیں  
 مت کہو بخاری نصیحت تھا کہ انہوں میں بہت  
 زیادہ ہے۔ (مشکوٰۃ)

غلاموں سے حسن سلوک

غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کا آپ  
 ہمیشہ مفضل فرماتے رہے۔ آپ کا بارگاہ  
 تیار اگر کوئی شخص کے پاس غلام ہو اور  
 وہ اس کو زبردستی نہ کرنا اور  
 زبردستی نہ کرنا اور اس کو نہ دیکھنے



# سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

## شفقت علی الخلق اللہ کے چند دکاش نمونے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربیع

غیب کے در ہی بڑے حسنے ہیں (۱) تعلق باللہ (۲) شفقت علی خلق اللہ (۳) ایک دوسرے صفوں میں جہاں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مقدس سوراخ اور آپ کا قلب کا مختصر ذکر ہے۔ منشاء ماں آپ کے تعلق باللہ کے پہلو پر یہ روشنی پڑتی ہے۔ مذہبی کا صفوں میں ایک کرامت طبعی ہے۔ معلق رکھتا ہے اس میں پہلو پر نمود صرف ایسے ہی چند اشخاص کا ذکر کیا گیا ہے جو شفقت علی خلق اللہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ چند حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی ایک تقریر سے لیا گیا ہے جو سیرت طیبہ کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے۔ تفصیلی مطالعہ کے لئے تاریخ کرام اس رسالہ کی طرف رجوع فرمائیے (ولہاء)

(۱) میں نہایت اختصار کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند شفقت علی خلق اللہ کے تعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔ اس تعلق میں سے پہلے میرے سامنے وہ مقدس عہد نامے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کی حکمت کے تحت برعینت کرنے والے سے لیتے تھے اور اس پر جو گستاخیاں اور کجیہاں تمام جوئی ہیں۔ ہمدردی شراکت پر عینت کی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔ اور گویا یہ احمیت کا بنیادی حصہ ہے۔ اس عہد کی مشرقیہ نام اور شرط طبرہ کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ جو عینت کرنے والا عہد کرے

"عام خلق اللہ کو عہد اور سلاموں کو خدا صاف اپنے نفسانی چوڑوں کے کسی نوع کا نام از تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طریقہ" اور - نام خلق اللہ کی کھولی میں بعض لفظ متفقوں سے گا اور جہاں تک میں میں لکھتا ہے اپنی خاندان و طاقتوں اور لغت سے ہی نوع انسان کو نافرمانہ پیمانے کا

یہ وہ عہد عینت ہے جو آج ہمیں پہنچا ہوا ہے۔ اس عہد سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذی ان کی حکمت کے ساتھ عہد فرمایا اور جس کے بغیر کوئی آدمی نہیں سمجھا جاسکتا۔ اب مقام خود ہے جو شخص اپنی عینت اور اپنے روحانی تعلق کی بنیاد ہی اس بات پر رکھتا ہے کہ عینت کرنے والا تمام مخلوق کے ساتھ ذی ہمدردی اور شفقت کا سہو کرے گا اور ایسے برکت سے نافرمانہ پیمانے کے لئے کوئی شہ نہیں گا۔ اور اسے کسی نوع کی تکلیف نہیں دے گا۔ اس کا پیمانہ ان ہی سے ہے جس کی اپنے اندر گستاخیاں اور جہاں

پانچے اور خدا کے فضل سے ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بار بار فرمایا کرتے تھے کہ میں ہی شخص کا دشمن نہیں ہوں اور میرا اول ہر انسان اور ہر قوم کی ہمدردی سے مجھ کو ہے جیسا کہ ایک جگہ فرماتے ہیں:- "میں تمام مسلمانوں اور دنیا بیزوں اور ہمدردوں اور آروں پر یہاں بات ٹھاکر کرتا ہوں کہ جن میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے میں ہی نوع انسان سے اپنی عینت کرتا ہوں جسے ایک والدہ ہر ماں اپنے بچوں سے کرتی ہے۔ بلکہ اس سے بڑا بڑا کی صورت ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے کھائی کا خون بڑا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا زین ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بد عمل اور برا مذاق سے بیزاری میرا اصول ہے"

(۲) یہ ایک سخن زبانی دعوے نہیں تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ کی زندگی کا سچا عقائد ہی ہمدردی ہیں گذرتا تھا اور سمجھنے والے میں مران ہوتے تھے کہ خدا کا یہ بندہ کبھی اپنے افعال کا کما کمانے اپنے دشمنوں تک کے لئے حقیقتی ماؤں کی ہی تربیت لکھتا ہے۔ چنانچہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب جو آپ کے مسلمان ہی کے ایک حیدر رہتے تھے اور بڑے ذہین اور مکتوبی مدرس تھے۔ وہ آپ کے ہم درویش تھے۔ ہم درویشوں میں باجا میں طاغون کا دور دورہ تھا۔ اور بے غدار آدمی ایک ایک ہی اسی سوڈی عرض کا شکار ہوا۔ یہ تھے انہوں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے دعا کرتے سنا اور یہ ظلمارہ دیکھ کر حیرت ہو گئے۔ حضرت مولوی صاحب

کے الفاظ یہ ہیں کہ "اس رعایاں آپ کی آواز میں اس قدر درود اور سوزش کیے تھے کہ دالاکا پتہ پتہ ہی برتا تھا اور آپ ان کے آستانہ آبی پر گویہ دزاری کر رہے تھے اور مجھے کوئی عورت دروڑ سے لے کر ہر قوم میں نے غم سے مشاقتوں مخلوق خدا کی ہر ایک طاغون کے خدا سے نجات کے لئے دعا فرماتے تھے اور کبھی رہے تھے کہ ابلیز کو یہ لوگ طاغون کے مذاب سے پاک ہو گئے تو پھر یہی عبادت کون کرے گا؟"

ذرا غور کرو کہ آپ کے مخالفوں پر ایک مذاب الہی نازل ہوا ہے۔ اور مذاب الہی جس وہ ہر ایک خدا کی پیشگوئی کے مطابق کئی مدافعت میں ظاہر ہوا ہے اور عینت ہی اپنی جس کے سمجھنے سے مذہب باز لوگوں کی نظر میں آپ کی مدافعت متفق ہو کر پیش ہو رہی ہے آپ مخلوق خدا کی پاکت کے خیال سے ہے یہیں ہوتے جاتے تار خدا کے سامنے فریب تربیت کو خوں کرتے ہیں کہ خدا یا تو جہم و کرم ہے تو ہی مخلوق کو اس مذاب سے بچانے اور ان کے ایمان کی سلامتی کے لئے اپنی جناب سے کوئی اور راستہ کھول دے۔"

(۳) روح اور دنا داری کے تعلق ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دل حقیقتیہ ہے۔ فطریہ مذہب کا حامل تھا۔ آپ نے کسی کے ساتھ تعلقات قائم کرنے ان تعلقات کو توڑنے میں کبھی پہل نہیں کی۔ اور ہر حال میں محبت اور دوستی کے تعلقات کو کامیاب بنا دیا۔ کسی کے ساتھ جھگڑا۔ چنانچہ آپ کے منتر ہمدردی حضرت مولوی عبد الکریم صاحب

روایت کرتے ہیں کہ "حضرت مسیح موعود نے ایک دن فرمایا میرا مذہب ہے کہ جو شخص خدا کے ساتھ بندھے ہوئے ہے اسے اس عہد کی رعایت ہوتی ہے کہ وہ شخص کسی ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جاسے میں اس سے قطع تعلق نہیں کر سکتا ہوں اگر وہ خود بدلہ چھوڑ کر سے توبہ لا جاوے اور نہ ہمدردی نہ توبہ نہ کرے اور میرے دوستوں میں سے کسی نے شراب پی جو اور بازار میں گناہوں جو توہم بلا خوف دست لائم اسے اٹھانے میں لگے فرمایا دوستی جڑا تھی جوہر ہے اس کو سستی سے شناخت نہیں کرنا چاہیے اور دوستوں کی طرف سے کسی ہی ناگوار بات پیش آئے اور پھر اٹھنا اور قطع تعلق کا طریق اختیار کرنا چاہئے؟"

اس روایت کے متعلق حضرت مولوی شری علی صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مختصر مباحثے میں بیان کرتے تھے کہ اس موقع پر حضرت مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ایک شخص شراب پی رہا ہے تو ہم اس کو اٹھا کر آئیں گے اور اسے جہنم میں لائیں گے کہ کوشش کریں گے اور میں وہ جہنم میں لائیں گے تاکہ وہ میں دیکھ کر شرمندہ نہ ہو۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ خود باطلہ شرابیوں اور ناسحقوں ناخن کو اپنا درست بنانا چاہئے بلکہ مراد یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا کوئی دوست جو شراب پی رہا ہے اور وہ جہنم میں لکھی کر داری میں مبتلا ہو جائے تو آپ وہ اسے اس کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہئے بلکہ وہ فاداری کے طریق پر اس کی اصلاح کی۔ (۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچا زاد بھائی سردار اہم الدین نامہ سردار اہم الدین صاحب نے فرمایا ہے کہ اور دنیا داری کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سخت ترین مخالف تھے بلکہ حقیقتاً وہ اسلام کے ہی دشمن تھے بلکہ ذمہ انہوں نے تھے یعنی حضرت مسیح موعود کی اہلیہ رسالت کے لئے حضور کے گوشت کے قریب والی مسجد بادک کے راستے میں دیوار کھینچ دی اور یہ مسجد بنی آنے جانے والے مکانوں میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملاقاتیوں کے راستے بند کر دیا۔ جس کی وجہ سے حضور کو اور قادری کی تیلیں جی جاعت احمدیہ کو سخت صعوبت کا سامنا کرنا پڑا اور وہ گویا قید کے بغیر جی قید ہو کر نئے لا با را اس صعوبت کو دور کرنے کے لئے دعا کے مشورہ سے تاریخی پارہ کوئی فری پڑی۔ اور ایک ہی عرصہ میں یہ تکلیف دہ مقدمہ باقی رہا اور بالآخر خدا کی بشارت کے مطابق حضرت مسیح موعود کو بیخ بونی اور یہ دو انگڑائی ہی دراب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذہن سے اٹھانے کے لئے حضور سے اجازت لینے کے لئے اطلاع دینے کے لئے حضرت صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب کے خلاف (۵) حضرت صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذہن سے اٹھانے کے لئے حضور سے اجازت لینے کے لئے اطلاع دینے کے لئے حضرت صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب کے خلاف (۵) حضرت صاحب



موعود اقوام عالم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام

رب سوا سخ اور تسلیم

وہ عظیم الشان شخوص کی انتظامیہ  
بھائی لکھنؤ اترار کے نام سے نیکوں کی رکھنا  
یا بیوں کے ناش اور جرح کی امانت کرنے  
کے لئے کر رہے تھے وہ جی کو بیڑی بیڑے  
"عبدالربانی" قرار دیا اور اس کے لئے میثاق  
حضرت بیچ کی آزمائش کے رنگ میں شہم سہ  
تھے۔ وہ جس کو بوجہ مذہب کی پیٹھ کوئی پس  
"میرزا" کا نام دیا گیا۔ اور جس کو "اسلام" سے  
"سرخ و خروار" "بندی موعود" قرار دیا۔ یہاں  
دی جہاں کی مذہب کا "فارسی" "الاسلیم" سے  
اور سکوں کے لئے "مرکز تبلیہ" کا کاروبار  
تاریاں کی تہی میں ظہر ہو گیا۔ وہ میں اس  
وقت خدا خائے کی طرف سے دنیا کی اصلاح  
اور درستی کے لئے بھیجا گیا۔ جب تمام  
ذہاب کے لوگ شرت سے اس کی نظر  
کو رہتے تھے مگر ضرورت زمانہ اور  
گورنمنٹ کے جھگڑا میں اس کے لہجہ کی  
مستحقا نفس۔ ذیل میں اس عظیم المرتبت  
انسان کے جو موجودہ زمانہ کا اوتار  
اقوام عالم کا موعود ہے۔ حالات دیرت  
پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی جاتی  
ہے۔

پیدائش اور خاندانی حالات  
آپ کا نام گرامی مرزا غلام احمد قادیانی  
ہے۔ آپ کی پیدائش ۱۲۸۳ھ میں قادیان  
شہر کے دروازے پر ہوئی۔ آپ کے والد  
ماجد کلام حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب  
اور والدہ ماجدہ کلام حضرت چرخانی  
ساجدہ خاتون اور علی علیہ السلام کے بیٹے آپ  
کے پورے غلام مرزا ہادی بیگ شہزادہ میں  
جب سنہ ۱۳۰۱ھ میں شہنشاہ بابر کی  
حکومت تھی سرکردہ سے منہ دستان میں  
پھرت کر کے آئے۔ آپ کے خاندان کا  
سنہ ۱۳۰۷ھ میں شہزادہ امیر تھیر کے  
پہلے جہاں بربلا سے جا ملتا ہے۔  
تاریاں کی تہی کا بنیاد مرزا ہادی بیگ  
صاحب نے رکھی تھی۔ اور یہ خاندان پورے  
عقبت اور وقار کے ساتھ درحالی اور  
ملی کاغذ سے بہت عین مقام رکھتا تھا۔  
مختلف افتخارات میں سے گذرنا تھا اس  
مرکز میں قادیان میں قائم رہا۔  
محمد طفولیت و ابتدائی تعلیم  
حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ  
السلام کی پیدائش کے وقت اپنے خاندان

کی بست کی تکالیف جو تریجا و اسالی کی  
ملا وطنی اور خاندانی املاک سے بے دخل  
کے رنگ میں اور پیش نہیں بست مذہب  
کم ہو گئیں گویا آپ کی دنیا میں انہماک کے  
ناتوانی کے لئے خیر و برکت کا موجب  
ہوئی۔  
آپ کے والد ماجد نے آپ کی تعلیم  
کا انتظام مشرقی طریق پر اپنے گھر میں  
استوار کر دیا۔ اور طباعت کی تعلیم  
خود بھی دی۔ جس کی عمر سے ہی آپ کی  
ذہانت اور عقلی قابلیت ظاہر تھی۔ آپ کی  
اکثر دینیہ حصہ ذکر اور غور و فہم  
اور مطالعہ کتب میں صرف ہوتا تھا۔ اور آپ  
اپنی اس عمر میں ہی جو کچھ لکھ کر اور سنہ  
مذاق کی ہوتی ہے۔ نہایت سنجیدہ دینیہ  
شہرت پیدا اور یاد اہلی میں مگن رہتے  
وہ اسے تھے۔

جب آپ نے تعلیم سے فراغت پائی  
تو آپ کے والد ماجد نے آپ کو خاندانی  
جائیدادوں کے انتظام اور اوسرے  
دیکھنا اور یہی ٹھکانا چاہا۔ لیکن ان کے  
انوس کی کوئی قدر نہ تھی۔ جب انہوں  
نے دیکھا کہ خاندان کا یہ زوال ان  
دنیوی کاموں اور ترقیات سے کوئی  
دبھی نہیں رکھتا۔ آپ کا نقطہ نگاہ  
اور مقصد سید و صالحان اور آسمانی  
تھا۔

۱۱۔ اور یہ پہلی ذوقوں جب  
آپ نے جہاں لازم ہونا تھا  
چکا ہوں میرے والد صاحب کو  
میرزا خواہ عواہ نکر لاجن رہنے  
یہ کہتے ہوئے آپ وہی لقب کے ہی  
انہا میں گئے کہ جو آپ نے اپنے  
گرد و مال میں کی تکمیل کے لئے  
کیا تھا۔  
القرن حضرت احمد علیہ السلام کے والد  
صاحب اپنی انسانی کوشش کے باوجود  
آپ کو دینی مقاصد کے حصول کے لئے  
آباد نہ کر سکے۔ جسے آپ کو اپنے  
والد ماجد کی انسانی خواہش کے انجام میں  
جنسوں تک یا کھڑے کے نشی کی کو

میں سرکاری ملازمت میں گزارنے پر مجبور  
اس سے بھی آپ کی دینی کاموں میں دبی  
ضروری تھی اس ملازمت کے دوران میں  
جب آپ کو جنوی ماحول کو قریب دیکھنے  
کا موقع ملا۔ تو زمانہ کے عیوب و نقائص  
نمایاں طور پر آپ کے سامنے آ گئے۔  
جن کی اصلاح اور دوری آپ کے خدا دادی  
آئندہ زندگی میں ایک ضروری حصہ بن گیا۔  
میں ملازمت کے چند سال میں آپ نے  
نہایت محنت۔ تاملت اور دیانت داری  
سے اپنے مفروضہ کام کو سر انجام دیا۔ لیکن  
آپ کا دل کبھی بھی اس کام میں نہ لگا۔ اپنی  
والدہ کی نافرمانی اور ملازمت چھوڑ کر  
وہیں تیارانہ تشریف لے آئے اور  
کتب کے مطالعہ۔ غور و فہم اور یاد  
النبی میں مصروف ہو گئے۔ اس دوران میں  
آپ کے والد صاحب نے آپ کو ان مقاصد  
کی پوری کے لئے نہیں لگانا چاہا۔ جو انہوں  
سے خاندانی مالہ اور کمالی کھیلنے دار  
کے ہوئے تھے۔ لیکن وہ آپ کو نر لکھا  
کلام کے لئے کوئی بھی پیدائش نہ کرے۔

الہامات کا زول

حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام  
کے والد ماجد کی وفات ۱۳۰۷ھ میں ہوئی۔  
یہی وہ وقت تھا جب آپ کو خدا نے  
کی طرف سے الہام اور کلام کا شرف بخشا  
پلے والد کی وفات کی خبر خدا کا طرف سے  
دی گئی۔ اور پھر جب آپ اس اطلاع سے آپ  
کو بہترین کے تقاضے سے آپ کو بے گشتی  
اور نکو لاجی پڑا۔ تو خدا تعالیٰ کا چہرہ  
اور اطمینان بخش کلام ان الفاظ میں نازل  
ہوا کہ  
الحسین اللہ کا بیٹا ہے  
یعنی کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں بھی  
وہ الفاظ تھے جو آپ کی آئندہ زندگی میں  
تکملہ صیقل کا سہارا اور دکھ درد کا  
مداغ ہے۔

دوسری شادی

۱۲۔ ۱۳۱۱ھ میں خدائی منشا کے وقت آپ  
کی دوسری شادی حضرت سیدہ نقیرہ بیگم  
صاحبہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت میرزا  
نواب صاحبہ دہلوی نے کی گئی۔ جو آپ کی  
سے بیچاں موعود اور مشرادلادہ اجنبی  
جوہر خاتون کے عہدوں کے مطابق آج بھی  
دنیا کے لئے باعث برکت و نور ہے۔ آپ کا

بچپن ہی بندہ سر رسال کی عمر میں اپنے خاندان  
میں ہی ہوئی تھی جس سے وہ فرزند جیسا کہ

مشن کا آغاز

۱۳۔ ۱۳۱۸ھ میں اپنے خدائی منشا کے وقت  
اپنے مشن کا آغاز کیا اور اپنی موعود  
کا نام "احمد" رکھا۔ لیکن وہ نام رکھنے  
سے آپ کا مقصد۔ خدا کے لئے ہے۔  
اور مسلمانوں کے جوئے طرح کے دینی کو  
میں مثلاً میں نمایاں اور ممتاز ہو جائیں اور اس  
اصول تعلیم اور مہمہ اخلاق پر توجہ ہو جس جو  
آپ ان میں قائم کرنا چاہتے تھے۔

۱۴۔ ایک ایسا ہی بد آپ نے دعویٰ میں کیا کہ آپ  
موعود احمدی ہیں۔ یعنی مسیح علیہ السلام کی آزمائش کی  
پہلے آپ کی ذات میں عطا ہوئی ہے اور صیقل  
پیشہ کی بھی آپ کو موجود ہے اور یہی ہوتی ہے آپ کی  
بات پر دلائل کے ساتھ زور دیا کہ مسیح اسرائیلی  
پہلے کے منکر و فاسد ہے جس کی امت کو آزمائش  
سے یہ سلیب کوئی شخص ان کی صفات اور  
نور سے کوئی نظر نہ ہو آپ نے یہ بتایا کہ وہ اصل  
میسح موعود اور احمدی دونوں ایک ہی موعود ہیں  
علیحدہ نام مختلف صفات کے لئے رکھے گئے۔  
آپ کی تعلیم

۱۵۔ آپ نے اہل بیت پر زور دیا کہ مسلمانوں کی  
قبر چھو جائیں۔ انہیں اپنے نفس میں ان کے گھر  
کی زینت کر سکتی ہیں اور یہ لوگ کوسرا مسلمان بنایا  
ہئے گا۔ آپ نے اس بات کو پیش زینت کر کے کہ  
نفس میں سے کھینکنا حق ہے۔ اور مسلمان کا  
ہکتے ماننے والے ہیں۔

۱۶۔ آپ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ آپ  
تمام مذاہب کا ساتھ داری اختیار کرنے کا حکم  
اور دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کی خدمت و تکریم  
کرنیکا اور خدا فرمایا اور قرآن کریم کی اس ہدایت  
خالص طور پر یاد کیا کہ سر قوم اور کس میں ہادی  
خدا تعالیٰ کی طرف سے جیسے ہے۔ اس اصل میں نظر  
آپ نے سرکاری ریشن ہی سر ری زینت کر کے جہاں  
حضرت زینت حضرت کنوینش عفرہ امید  
دو تاروں کو چار دستہ اور ایک تاروں کا

۱۷۔ آپ نے یہ بیان فرمایا کہ سب نے اپنے اپنے وقت  
اور اپنے اپنے لائق آئے اور زمانہ اور حالات  
کی ضروریات کے مطابق لوگوں کو تعلیم دیا۔ اور  
آخر میں محمد مصطفیٰ رانی اسلام کے ذریعہ تکمیل  
اور مستقل تعلیم کا پورا اور نظام موجود ہے اور یہ  
زمانہ میں خدا تعالیٰ کی گواہی اور درمیان ترقیات  
حاصل کرنے کیلئے اسلام کی ہادی اور تہذیب کو  
آپ نے اس بات پر زور دیا کہ یہ خیال نہ رکھنا  
پلے اپنے ہاں منکر و کلام مرزا تھا کہ میں  
موتی ہے۔ یہ وہ خیال ہے اور ہادی کی پیدائش  
سے خدا تعالیٰ کی حضرت اور کان نفس کا ذریعہ تھی  
تھا۔

۱۸۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ جس طرح کوشش  
میں دنیا کی کوئی شہ نہ۔ اور ہادی دور کیلئے  
نہایت کی طرف سے ہی اور ہادی کا ذریعہ تھی  
اس طرح آئندہ ہی سب حضرت اور ہادی کے

۱۹۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ جس طرح کوشش میں دنیا کی کوئی شہ نہ۔ اور ہادی دور کیلئے نہایت کی طرف سے ہی اور ہادی کا ذریعہ تھی اس طرح آئندہ ہی سب حضرت اور ہادی کے

# حضرت شری کرشن علیہ السلام

ادھوم سید شہامت علی صاحب سہایتہ رتن تارینا

بھارت دیش میں جس تاریخ اور  
پانی جنزب پہنچا تو پورے دیش  
ہے۔ بلا شبہ یہ اس زمانہ میں  
کھسار تھا۔ بیکہ دنیا پر کٹر  
تاریکی ظلمت اپنا قیڑہ لگانے  
تھی۔ اور اس زمانہ میں ہی  
تھا۔ بیکہ دوسرے کئی عالم  
تھے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کا  
انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا  
وہ تو درہن ہے کہ جس پر ایٹور  
عنایت اجرائے کر تیش سے ہی  
چلی آئی ہے۔ اور وہ خدا کا  
ملک ہیں چاری روحانی زبقات  
لئے رتی ہی اور اتنا کھینچا رہا ہے  
جن ہی حضرت شری کرشن علیہ السلام  
سما ایک جہنم پر اور ذی شان اتار  
پڑا۔

آج سے تقریباً چھ ہزار سال قبل  
مشرق اسیا میں کھاروں کی  
باسد کے گریپ کا جنم ہوا۔ جو  
شری کرشن کے ماموں تھے۔ ماموں  
کا کھرا تھا جو کھویرا نے ستیا  
تھاری میں دیو کی گریہ سے ایک  
ایسا لڑکا پیدا ہوا جو بڑھتے  
گدی کا مالک بن جائے گا۔ اور  
کے رشتہ داروں نے اسے اسے  
بانی ہی ہوئی تھی۔ اس نے پالی  
اک ٹونہ سے نہیں بہنے کے  
علاوہ کوئی اور لڑکا نہیں نہ  
ہوئے خرد اقلانے نے اپنا  
کیا کہ والدہ دیو کی نے ذاتوں  
آپ کو کوئی پنی ہوا۔ اور اس  
ایک محافظ نگہ پرورش پائے  
اور ایک وقت آیا جب آپ نے  
پالی میں کوہار ملک میں کچی  
دھار میں پیدا کیا۔

مہندوں میں تھے ہی اقدار  
آئے ہیں۔ اگرچہ وہ سب  
کے برگزیدہ اور مقرب تھے  
مگر حضرت کرشن علیہ السلام  
میں بہت بلند شان دوسے  
دوست اقدار کو مودت میں  
ساتے ہیں۔ جن میں سے کسی  
ناستہ ہی کسی میں اور کتے  
راجمند رہیں پورہ تھیں۔

ہی ایک ایسے ہی ہیں یہ سب  
پا جاتی ہیں۔ اس لئے صرف  
کیا یہ اس میں سال سے  
کرشن کو خود ہی کلا سمیوں  
سود رہا ہے کرنے دلے  
کوٹے پہنے آسنے ہیں۔

مہندوں کے اصول کے مطابق  
جب آپ شروع کرنا ہوئے تو  
اس کی تعلیم ہی اس طرح کی  
مگر آج کی دنیا نے کرشن کے  
کو باکل ہی بدل ڈالا ہے۔ اگر  
ان کی باتوں کی طرف دیکھے  
ان کا مول پر نظر ڈالے جو  
کے متعلق بعض لوگوں کی  
منسوب کئے جاتے ہیں۔ لہذا  
میں نوزاد ہندوہ کسی  
چھوڑا ایک با اطلاق ان کی  
نہیں ہوئے۔ کیا ایک ہی  
پہنچیں ہیں کسی پوری  
وہ ہمیں چاہئے لگا کر  
ہم پرہ دفعہ میں نہیں۔ اس  
طور پر باقی شری کرشن  
انکار کی شان کے میں  
جی کی طرف ایسی تہی  
جوان کی شان کو گرانے  
خدا تعالیٰ ہم کلام ہوتا  
دینا کی اعلان کئے لئے  
تھا۔ مذائے اپنی  
کیا۔ اور اپنی  
کے ذریعے ناسر کیا۔ تاکہ  
کے کڑے ہیں اور وہ جو  
منظرات کے ہماروں میں  
ہیں۔ بچے جن اور ماہ  
مورثہ اپنی اور گمان  
شری کرشن کے ذریعہ  
دیا ہی ظاہر ہوتا۔ اس  
دینا کو دکھایا۔ اور اس  
ناکھوں کو ہدایت حاصل  
طرح وہ با خدا ان  
مردہ زمانہ کے بعض  
نہایت بعض رکھتے ہیں  
نہتے یا صرف اپنی اور  
کرتے کے لئے بہتر  
ناکھوں اور بیاضات  
انصار کے کہ ہماروں  
بادت ہے۔ مگر حضرت  
نے اپنی تعلیم میں

مہندوں کے اصول کے مطابق  
جب آپ شروع کرنا ہوئے تو  
اس کی تعلیم ہی اس طرح کی  
مگر آج کی دنیا نے کرشن کے  
کو باکل ہی بدل ڈالا ہے۔ اگر  
ان کی باتوں کی طرف دیکھے  
ان کا مول پر نظر ڈالے جو  
کے متعلق بعض لوگوں کی  
منسوب کئے جاتے ہیں۔ لہذا  
میں نوزاد ہندوہ کسی  
چھوڑا ایک با اطلاق ان کی  
نہیں ہوئے۔ کیا ایک ہی  
پہنچیں ہیں کسی پوری  
وہ ہمیں چاہئے لگا کر  
ہم پرہ دفعہ میں نہیں۔ اس  
طور پر باقی شری کرشن  
انکار کی شان کے میں  
جی کی طرف ایسی تہی  
جوان کی شان کو گرانے  
خدا تعالیٰ ہم کلام ہوتا  
دینا کی اعلان کئے لئے  
تھا۔ مذائے اپنی  
کیا۔ اور اپنی  
کے ذریعے ناسر کیا۔ تاکہ  
کے کڑے ہیں اور وہ جو  
منظرات کے ہماروں میں  
ہیں۔ بچے جن اور ماہ  
مورثہ اپنی اور گمان  
شری کرشن کے ذریعہ  
دیا ہی ظاہر ہوتا۔ اس  
دینا کو دکھایا۔ اور اس  
ناکھوں کو ہدایت حاصل  
طرح وہ با خدا ان

مردہ زمانہ کے بعض  
نہایت بعض رکھتے ہیں  
نہتے یا صرف اپنی اور  
کرتے کے لئے بہتر  
ناکھوں اور بیاضات  
انصار کے کہ ہماروں  
بادت ہے۔ مگر حضرت  
نے اپنی تعلیم میں

श-शामः कर्म कौशल्ये निजोपमकरी।  
वुभौ। तपोसु कर्म संशामा कर्म-  
योगे विशिष्यते। गीता ११

یوگ یہ دونوں ہی خدا کے  
کرتے کے بہتر میں ذریعہ  
دونوں میں گزرتوں کے  
نہتاکر کرنا ہوئے۔ بیٹہ  
بغیر بلاجے کے کوئی کام  
کو سے تودہ سہایت سے  
خلاصہ کلام یہ کہ خدا  
دعوتوں میں پرستے ہوئے  
ہو سکتا ہے۔ جبکہ انسان  
دل باپارکا مصلحتا ہو اور  
بھی سمجھ معلوم ہوتی ہے۔  
پرستے تھے اور نیک لوگ  
ریاضت کرنے لگتے ہیں اور  
دھارن کو کے جنگوں میں  
تو ان کی شخصیت کو تو  
ترقی حاصل ہو سکتی ہے۔

تو ان کے نیک خون اور  
سے محروم ہو جائیں گے۔ اس  
اور دھارتوں میں ان پر  
میں ٹوٹا اور دینے سے  
کی سوسا شیوارہ جائے  
آئندہ نیک لوگ اور  
کی پنے کی اور انہیں سے  
اور اخلاق حاصل کرے گا۔  
اور حقیقی عالم نوگ  
بیابا زوں میں بے اولاد  
گے۔ اور اس طرح ملک  
سے گریہ میں پیشہ کے  
کی۔ کیونکہ تو ہم ملک  
انہیں چند آدمیوں پر  
امی نے حضرت کرشن علیہ  
دینا میں رہتے ہوئے  
حاصل کرنے کا راستہ  
نظرت ان کی کے عین  
ہے۔

اسی طرح آپ نے ذات  
مجید کو میں سنا ہوا  
یہ خیال غلط ہے کہ  
کریں اور کشت۔ یوں  
کے لئے ہی وقف ہو جائے  
رات ایک کر کے نیش  
لئے لگائے بیٹے اور  
کے سامان ہماروں پر  
ان ان خواہ وہ کسی  
لگتا ہو کر سکتا ہے۔  
کا قریب لگے گا۔ اور  
کام کرنے سے جو  
اگر اس کی نیت صاف  
کے معاملے سمجھو  
قراب لگے گا جو  
حضرت شری کرشن کو  
کے

فنا کے مورثہ اور کئی  
نے اپنا دھرم پر چار  
ایک مغل اسان خدا  
کرشن کے دل پر ایک  
ان کی باسری سے  
کا دھرم پر چار  
ان کی زبان مرلی تھی۔  
نکلتے تھے وہ ایک  
افکر کش رکتے تھے  
دراصل وہ ہر  
اور عمل کرنے کے  
اور گردنیں جو  
تھوڑے کھنڈ میں  
کے تمام گویا  
ان کو لنگر کا  
نظم شان انقلاب  
نے وہ روح  
مرف با اطلاق ان کی  
دیا

حضرت شری کرشن علیہ السلام  
برے سہان نواز تھے۔ میں  
اور سزا کی خدمت  
ان کے دل میں تمام  
اور محبت کا جذبہ  
تصہر ہو سکتے تھے۔  
یہ ہنسنے اور  
سہان نوازی کا کام  
سہما میں سنا ہوا  
کھڑے ہو کر  
خدمت کروں گا۔  
سہان آئے آپ نے  
خدمت کی۔ اور اپنے  
بجائے۔ اسی طرح  
اسا جس کے لئے  
آپ کسی کے دکھ  
سکتے تھے۔  
شری کرشن کے  
پرہیز جو گردش  
ہوئے تھے۔  
آپ نے سدا کی  
جیسی کہ پہلے  
تین مٹی پادوں  
ظاہر محبت کے  
کے چاروں کو  
کے دلوں کو  
نے شری کرشن  
روضہ کو دیا  
کو کون پر  
مانا ہے۔  
کے اطلاق  
نے نہ صرف  
اس کے  
تھوڑی زبا  
کا مہینہ  
کا اپنے جیسا  
(بانی صفر ۲۱)

حضرت شری کرشن علیہ السلام  
برے سہان نواز تھے۔ میں  
اور سزا کی خدمت  
ان کے دل میں تمام  
اور محبت کا جذبہ  
تصہر ہو سکتے تھے۔  
یہ ہنسنے اور  
سہان نوازی کا کام  
سہما میں سنا ہوا  
کھڑے ہو کر  
خدمت کروں گا۔  
سہان آئے آپ نے  
خدمت کی۔ اور اپنے  
بجائے۔ اسی طرح  
اسا جس کے لئے  
آپ کسی کے دکھ  
سکتے تھے۔  
شری کرشن کے  
پرہیز جو گردش  
ہوئے تھے۔  
آپ نے سدا کی  
جیسی کہ پہلے  
تین مٹی پادوں  
ظاہر محبت کے  
کے چاروں کو  
کے دلوں کو  
نے شری کرشن  
روضہ کو دیا  
کو کون پر  
مانا ہے۔  
کے اطلاق  
نے نہ صرف  
اس کے  
تھوڑی زبا  
کا مہینہ  
کا اپنے جیسا  
(بانی صفر ۲۱)

# حضرت شری رام چند راجی کے حالات

ماہر محکم مولوی غورشید احمد صاحب پربھاکر - تھانہ دیان

خدا تعالیٰ نے انسانوں اور حیوانوں کو فطرت میں معین خواہیں نمایاں رنگ سے پیدا کئے ہیں۔ حیوانات اپنے فطری خواہش کے مطابق زندگی بسر کرنے پر ترقی کے جالوں میں تیرنے کا خاصہ نمایاں طور پر پیدا کیا گیا ہے۔ پرندوں میں بادام پر داز فطرتاً موجود ہے۔ اسی طرح انسانوں میں وہ مردوں کے متولدہ تپنے اور عقل و فہم سے کام لینے کا مادہ پیدا کیا گیا ہے۔ انسان جو ہنگامت یا سکیٹ ہے۔ اسی کے مطابق عمل کرتا ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ نے انسان کی جسمانی ضروریات کو پروار کرنے کے لئے آگ، آہن، پانی، سورج، ستارے، سفاد، زمین وغیرہ کا مکمل نظام پیدا کر دیا ہے۔ اسی طرح انسان کو روحانی زندگی کے اجبار و تقاضے سے بچھڑنے اور ان مادوں کا سلسلہ جاری کر دیا ہے۔ انسان ان مادوں یا بیرونی کمپیور کی طرح کے ذوق جانوں کی تلاش نہ کر سکتا۔ اس لئے اس کی فطرت کے مناسب حالت یعنی یا اوتار انسانوں میں سے ہوتے رہے ہیں۔ تاہم اپنے ہمیشہ کی نقل کرنے میں انسانوں کو سہولت دینے اور اس طرح وہ انسانوں کو آسانی سے پاسکیں۔

زمین کی پیش اور پشت کی گری بارش کی فراہمی کرتی ہے۔ گھاٹو آب ذخیرہ یعنی کپاس سے۔ ادھری۔ بلی۔ دی۔ باب اور ظلم و جہم اوتار یعنی کے زوال کا پتہ ہوتے ہیں جب انسان کے عالم دہا جابل واقف و نادانف ہنگامی ہونے والی پھیل جاتی ہے۔ اور ابل دیا۔ دنیا کے مال دستارے۔ آرام و آسائش پر زینت ہوجاتے ہیں۔ لب

यद्य वशा हि प्रथमं नानि प्रवृत्ति  
भारत। अमुत्थानमथर्षस्य  
नवत्कनम सृजाय हम् ॥  
पवित्राणाम साधुना विनाशाय  
न कुर्वताम् ॥ यमं विनाशयना -  
पथि मत्प्राप्ति युगे युगे ॥  
ہرگز ہمدرد میں سمجھ کر دینے  
مناہم خود را شکستہ کے  
یعنی جب جب یہی دھرم کی فزاد  
باب کی زیادتی ہوتی ہے۔ تب یہ اتمام  
کو طرف سے دھرم کی مخالفت اور  
ادھری اور باب کے ناپ کرنے کے  
لئے آہ کا دھرم و جان کرنا ہے  
اس تعالیٰ اصول کے ماتحت بلی

جب کبھی ایسی حالت اور ادھری اپنے  
انتہا کو پہنچے رحیم و کریم خدا کی طرف سے  
کوئی تذکرہ یا پیغمبر اس دنیا کو راہ راست  
پہلانے کے لئے آتا رہا ہے۔ جیسا کہ  
آج تک اس دنیا میں مختلف زمانوں میں  
توسوں اور ملکوں میں ہزاروں اوتار ظاہر  
ہوئے ہیں۔

آج سے تقریباً ساڑھے تین ہزار برس  
پیشتر تہذیب و تمدن کی مذہبی اور سیاسی  
حالت بہت ابتر تھی جس طرح شدت  
گرمی سے محتاج بران ہمارے زمین ہی  
بھارت کو ایک بے نتیجہ اور پیغمبری  
محررت تھی۔ خصوصاً جنوبی ہند میں  
باب مادھوی کا دور دورہ تھا۔  
راگھویش اور پانی پر ماجاں کا رگہ  
ہما ہوا تھا۔ خدا پرستوں اور ایشور  
جنگوں کو مان نہ تھی۔ اس کے باوجود  
ہذا میں کے زمانہ میں براتما کے پیارے  
اور تازہ شری رام چند راجی کا ہمہ جہاں تاپ  
ادھر فزاد دھرم کی نگہ دھرم اور دیگر  
کی جنگش فتح تمام ہوجاے۔ دھرم سے  
خدا تعالیٰ کا بھال بچھے اور جملہ اپنے  
معلق کو پیسائے

شری رام چند راجی کا خاندان  
تقریباً  
تین ہزار برس گزرے ہیں کہ اجودھیا  
میں راجہ دھرت راج کرتے تھے۔ ان  
کی تین دایاں تھیں۔ لیکن اولاد فطری  
آخر پارسا لوگوں کے مشورہ سے رام  
نے ایک بیٹا رکھا۔ کجا جس میں دان میں  
صدقہ و غیرت کیا گیا۔ خدا تعالیٰ نے  
راجہ کو تینوں دایوں سے لڑنے کے عطا  
کئے۔ راجہ کو شلیا کے ملنے سے شری  
رام چند راجی اہ چیت اور شکل پاگل کی  
زویں نام نہن کو پیدا ہونے

تعلیم و شادی آپ کو مغالی گوردھری  
سات برس کی عمر میں  
دہلی سے دوسرے ہی ملک کے لئے بھیجی  
گیا۔ آپ نے سات آٹھ برس کی عمر میں  
چوہدری دیوانہ چند شاستری سے  
مذہبی تعلیم سے فارغ ہوئے ہیں۔ ہتھکے  
کوکاٹ۔ ان شراستری شراستری راجہ دھرت کے  
دور میں آئے۔ اور راجہ کش گوردھری  
کے ظلم و ستم کا بوجہ عباد اور زانیہ  
لوگوں پر آمادہ کئے تھے۔ تذکرہ کے  
شری رام چند اور جنھیں کو جنگی نے اپنے  
پر اصرار کیا۔ ایک طرف اولاد کی  
حیثیت اور دوسری طرف گوردھری کی خواہش

۱۸۱۳ء۔ راجہ جب کش کش کش پر پڑا  
گئے۔ زمین سے باننا منظر رکھنے  
تھے۔ آخر راجہ نے دل پر چھڑک کر بچوں  
کو دھرا مہر کے ساتھ جنگل بھیج دیا۔ جس میں  
جاگ شری رام چند راجی نے سپاہیوں  
علم و دشمن کیسے۔ اس وقت آپ کی  
عمر پندرہ برس کی تھی۔

چوتھے خدا تعالیٰ نے آپ کو بہت  
بڑا کام عطا کیا تھا۔ اس لئے آپ کی نظری  
و باطنی جسمانی اور روحانی تعلیم کو محض اپنے  
فضل و کرم سے مکمل کیا۔ آٹھ سون  
اور بیسویں سے نوک امن میں آئے۔  
بھیسٹ۔ سے۔ راگھویش و دھرت  
آپ کے ہاتھوں سے گئے۔ ابھی  
آپ جنگل میں ہی تھے۔ کہ راجہ جو تک  
و اپنے متعلقانے اپنی راج کی سستا کا  
سوتھر بچایا۔ آپ وہ ذوق عبادتی منتقل  
کئے۔ راجہ جنگ کی کمان پر سوتھر جیتے  
کی شراعتی شری رام چند نے ٹوکے  
منور لکھنے گری۔ سستا سے آپ کی  
شکستہ ہو گئی۔ اس وقت آپ کی عمر  
سولہ برس کی تھی۔ رشاد کی کہ بارہ برس  
بعد تک آپ بیٹے پندرہ سو کے اجودھیا  
میں رہے۔ اس وقت میں آپ اپنی فداد  
ذہانت اور دیکھ و تقویٰ کے باعث بلوچ  
اور مہربانوں کے درخورد ہو چکے تھے۔ راجہ  
دھرت نے اپنے برادر کے کو ماضی رکھنے  
ہونے آپ کو اولیٰ شہزادانے کا اعلان کر  
دیا۔ اصرار و ذرا اور رہا مغاضب کو لوگوں  
کا بر طبق آپ کے دیکھنے کی خوشی  
میں پھر سے نہرانا تھا۔ آپ کے راج تک  
رو بہت دھرت ہونے کے اعلان سے شام  
تک اجودھیا گجراتی خوشنما اور  
بارہ ترقی ہوئی۔ راجہ اور پریا خوش و  
خرم اور دلدادہ تھے مگر تقدیر کچھ ادھری  
پاس تھی۔

راجہ دھرت کے تیسری رانی  
کیسے نے راجہ کو ان کے  
عدو دیکھتے ہوئے قتل یا دودھے سے بھی  
کی کردہ شہی رام چند کو چودہ سال کا  
ہیں۔ اس اور بھرت جو راج دیکھے جانے  
کی خواہش کی۔ سرچند راجہ نے راجہ کو  
سبھا پریا پر عورت ذات کی راجا مٹ  
شہر سے۔ راجہ نے کوئی بات نہ  
اپنی عباد اور فرزند وار ہے نام نے  
اپنے باب کے توال کو پور کرنے کے لئے  
جنگل ماننے کا نفاذ شروع کر دیا۔ جو بھی  
نہی جو کہ شہرت ہوئی کا پگوارہ تھی

آج صبح نام کہہ بی ہوئی تھی۔ مرد دل پر تم اور  
آج صبح نام کہہ بی ہوئی تھی۔ مرد دل پر تم اور  
ہی کر دے۔ زمین۔ آسمان کے ٹکڑے بنائے  
ذوالجلال کے تصرفات کو عوام نہیں سمجھ  
سکتے۔ کیونکہ

تادرسہ بار کا۔ ٹوٹا کام ناپ سے  
بنایا تو تڑپ دے کوئی اس کا کھنڈے  
خدا تعالیٰ نے شری رام جی کو حکومت  
اور عیش و عشرت کے لئے نہیں بھیجا تھا۔ بلکہ  
زمانہ کی ضرورت کے مطابق تادری کو روکنے  
دوڑھی اور نوہ لکھانے کے لئے بھیجا تھا۔ اور  
اس لئے بھیجا تھا۔ جو مہاشن کو شہی اور قوی  
کے روپے تھے۔ اس کو راہ راست پر تاپنی  
اور جو قوت بازو سے ادرم کو دھرم چھین  
کرنے کی کوشش کر رہے تھے ان کو اپنی قوت  
سے منسوب کیا جائے۔ یہیں سے آپ کے  
خدا شن کا فائدہ ہوتا ہے۔

اتحاد پراختیاں  
اس پر تادری آپ کو بھی  
میں سے گذرنا پڑا۔ ان اتحاد میں آپ  
اور اولاد کو قبول کی طرح کیا جا چوسنے  
آپ کی حقیقی والدہ کو شلیا نے آمنا کا  
داہلہ سے کہ ان کا حق باپ سے زیادہ  
جنگل کر پانے بر صاحب اور عبادتی کا مدبر  
تاکر جنگل جانے کے ارادہ کو ترک کرنے  
تھے لئے عمیر کیا۔ سستا جی نے خود جنگ  
میں رفاقت کا ارادہ ظاہر کر کے نہایت  
لطیف چیرا میں متصف تاز تک اور  
ذند واری کے جذبات افسار کر کے  
ارادہ کو متزلزل کرنا چاہا۔ جان شراستری  
جنھوں نے سستا صاحب قوت بازو سے  
دور کرنے میں اپنی خدمت کرنے اور  
بعصورت دیگر خود سستا جنگل جانے کی  
مذکرہ کئے۔ دن کا چاہا۔ اصرار و ذرا اول  
دیگر ارکان حکومت نے حکمت اور رعیت  
پروری کے زائنق کی مات تورا دلا کر پڑھے  
باب کا واسطہ دے کر جنگل جانے سے روکا  
تھو آپ نے ہی فرمایا

دودھ عبادتی پریم دھرم ہے  
اگر شری رام چند راجی اپنے والد کے قول کو پورا  
نہی کرتے تو ہی ان پر کوئی دھرت نہ تھا۔ لیکن  
اخلاقی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو عورت  
عورت ذات کا ہر قہادت تک مردوں  
کے خلاف لکھنے کے۔ تک میں آٹھ لکھتا  
تھا۔ کیونکہ راجہ دھرت نے یہ قول راجہ کیسے  
کے حسن و جمال یا عشرت میں نہ کر سکتے نہ تھا  
بلکہ یہ ان کا راز رہی ہو سکتا۔ یہیں سوتوں  
دینش کی آزادی کے لئے لڑا تھا۔ اس  
مالت جنگ میں راجہ نے لڑا تھا۔ اس  
کے لئے ہونے دھرم کے بنگہ۔ انما  
سے کہ ایک دھرم کی آتلائی کو کہاں رکھا  
تھا۔ ایسے نہ کہ وقت میں جو احسان راجی  
نے حکم کیا۔ اس کے صلہ میں کیے  
میں راجہ نے راجہ کو قول کیا۔ جو ایک لحاظ



# حضرت گوتم بدھ کے حالات زندگی

ان کے مولیٰ شورش، چانچو، اچھا اور حسن مسلم مشعلی اولاد اس

حضرت گوتم بدھ کی شہزادگی کا بیابان کے جنوب میں ایک چھوٹی سی شاہی ریاست تھی۔ جس کا دارالخلافہ کپیل شریقا۔ حضرت جین نامی ۲۰۰ برس قبل شاہراہ خانان میں شاہو د نای ایک راہ علاج کرتا تھا۔ جو بہت نیک تھا۔ اور رہا یا اس سے ہر طرح خوش نسی کیل دستور کے مشرق کی طرف گیا ہی ایک اور چھوٹی سی ریاست تھی۔ ویڈوہ جگر اس ریاست کا دارالخلافہ تھا۔ راہ ہر دو دھن نے گل کے راہیہ ان کی دور در کیوں جاتی اور پرباؤں کی جس کا در انام گوئی تھانہ کی کا مجبب اتفاق تھا کہ راہ ہر دو دھن کے ہاں کافی عرصہ تک کی اولاد نہ ہوئی اس کو یہ خیال ہونے لگا کہ شاہراہ شاہراہ خانان کا نام منتر جانتی سے اٹھ جائے گا اور ہما یا کی عمر ۴۰ برس کی ہو گئی۔ تو خدا کی ندرت سے راہ کی کو امید داری ہوئی۔ پنجہ کی بدانت کے مروت پر راہ ہر دو دھن نے راہ کو اس کے میکہ ویڈوہ جگر جانے کی اجازت دے دی۔ مگر راہ ستمی ہی ایک آرام باغ میں ہمانا بدھ پیدا ہوئے آپ کے پیدائش حضرت جین نامی سے یہ کھانا ہر دو دھن نے لگا کر بدھ کی بدانت بھی سات دن ہی جوڑے تھے۔ کہ نہایا اس دینی سے کو بی کر تھی۔ اب راہ کی دوسری بیوی کوئی نے پیکر کی پرورش کا پوچھا ہے۔

### ابتدائی زندگی

راہ ہر دو دھن نامی سے پیدا ہوئے۔ اس کے ایک مہلک کیما شروع کیا۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں اچھی تعلیم حاصل کر لی آپ کو کچھ سے ہی شہر و نفل سے الگ ہو کر خلد میں رہنا پسند تھا۔ کبھی کبھی شاہی محل سے بہت دور شاہراہ کے گاؤں میں چلے جاتے اور خود ہی اپنی کھری سوچ بچار میں ڈوب جاتے۔ کہ سچی لکھا ہے یہی چھوڑا ہوا نہ پاسے بہت آہستہ دھیان ان کے لئے بہت ہی چاری اور محروم چری گیا اور جب دینا اور اس کی لذت سے دور حاصل ہوا تھا۔ اور کھار کی اس حالت کو دیکھ کر راہ بہت متفقہ ہوا۔ اور آخری رضا خانان کے جلد ادب میں سے خود رکھنے پہنیکہ راہ کے کی خواہی ملو کارا دی جاتے۔ تاکہ دیاری کے دور میں اس کو

دیجی پیدا ہو۔ چنانچہ جاتا بدھ کی ۱۱ برس کی عیس جیتا کے عیانی زلیا پانی کی راگ گویا سے خادی ردی کھی گیا عقلمند اور عاقل تھی ماسیکہ کی طرح اپنے نازنہ کی پیروی کرنے والی۔ اس کی کہلانی کے کام کرنے والی اور سب معاملات میں اس کی فرما ہر دار تھی۔

### راجکشیوں کی

تھی اس پر محو ہر ایک وہ دن ہر پچھے سب فارسی ہوتے جاتے۔ ہر مایا کا کبھی نہ لڑنے والا مال ان کی زمین دلی پچھ رہا ہے۔ جن کیلنی اور لیلز کعب کی پچھ کی طرح خیال کرتے تھے وہی ان کی خوش کامیابی ہر سیر تو چھٹیوں سے عقلمند و کبھی سے اپنے کر دھیان کا شروع کیا۔ و دھن کی کبیب بلانت سے ان کی آتمنیس کھل گئیں۔ سنا اور سنا ہر آہستہ آہستہ فریب ہر ک۔ انہر نے سمجھ لیا کہ اس و نیاں سب کچھ نیا نیا برابر ہے۔ یہ زندگی وہ لگا ہواں کو کر تھوڑے سے پیدا شدہ آگ کی حرمہ جگر کی کی طرح ہے۔ اس نالی دنیا کے دو میان دھینا گونی ہر آہستہ سے ہر کو یا کرا ان اسکی حاصل کرتا ہے۔ اگرچہ یہی کو اول ہلے تو اس ان لوں کے ساتھ ایک نیا روشنی لگا کر سکوں گا۔ گری خود آزاد ہونا و ان کی سب کو نجات کاراستہ دھا سکوں گا۔

ہر عہدہ کو بہت تفکرات میں ہر تاب دیکھ کر گویا گویا کہا۔ تاہر تابا دن وہ آ گیا۔ جب سدھارتھ نے کہا کہ کو تیا یا کہ جس ہنگلی میں رہنا اور زندگی کا شکر نہ ہو گا اور وہ دن آ گیا۔ جب سدھارتھ نے کہا تو یہ ایکس ہنگلی میں رہنا اور لوگ کی خاطر کہنا پاتا ہوں تاکہ اس کے نتیجہ میں اس لوں کو آرام سمیٹا ہوں۔ گویا کہ اس سے سبب صحت ہوتی ہنگوں نے اپنے خاوند کے راستے میں ہر روک تھام نہ کرنا اور اس کو ہر شکر کو ہر کرنے کے لئے وہ دن کی اور سب کو ترکان گویا۔ یہ پھر معلوم کر کے کہ وہ دن کو بہت غم ہوا اور لوگ کے طرح طرح سے سمجھانے لگے۔ مگ کسی طرح کامیاب نہ ہو

دیوی زندگی کی گرہیدہ نہ ہوئے تھے مگر وہ اگلا دنیا میں ہی زندگی بسر کرتے تھے۔ آخر کار ایک ناخوشوارے اور ایک ترسہ الگ بیمار اور فردہ کو دیکھ کر ان کے دل میں دنیا میں رہنے سے بہت بے رغبت ہو گئی۔ اور ان کو اس کو سنا ہر ان کی راوی و اشوں کو چھوڑ کر اور پیشوں کی طرح زندگی بسر کرے۔ اور آہستہ آہستہ ان کے دل کی سڑاری کا لوانن زیادہ بڑھ گیا۔ اس آٹاں میں گیا کے ہاں لاگایا ہوا۔ میں پکسل ہتو یہ بہت ہوشی سانی کھی جیب سدھارتھ اپنے باپ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو اس نے رو کر پچھ پچھے کہ سمجھا یا نہ وہ ہنیکا ہر عہدہ لے۔ سدھارتھ نے ہی روزانہ شروع کر یا اور آخر کار باپ سے کہا کہ اگر بڑھایے بیماری اور موت سے نجات نہ ہوگی تو پیکر ہی کے پیکر ہو کر رہے گا۔ اور یہی کہہ کر باپ سے کہا کہ اگر یہ طاقت کہاں اس میں رہنے سے حاصل کی کہ پیکر ہنگلی کے دکھ دور کرنے کے لئے یہ زندگی چھوڑنے کی بجائے اجازت دیکھے۔ جب راہ کی تمام کوششیں بے فائدہ ثابت ہوئیں۔ تو دھا رکسا جانے لڑنے کی عزم حاصل کرنے کے لئے یہی سنبھرا متغیر راہ کی دیکھ کر کھلنے بیٹے کو پکسل جانے سے روکنا ہر اس کے ساتھ درویش ہر نے کی اجازت دے

دی جب یہ فرودوں کو پہنچی تو شاہراہ خانان کے لوگوں نے تکرار نہ ہر راہ کی ہار اور کوشش میں جانے دہے۔ چنانچہ ان کے ہباور کو کوئی یا بھی راہ کو کوئی گھوڑے پر سوار ہر کر تھوڑے پارا اور ان پر پھر دیکھے۔ اس طرح سدھارتھ کی درمی دھاہ کوئی نے پوچھا تو کرا تون کو کھڑکرا کہا کہ ہر راہ کی کہ سونے کے کمرے کی فرنگیوں میں ان سب اھیالوں سے ہر دو سب نصف رات کے ترسہ سدھارتھ کو ہر لڑنے کے لئے تیار ہوئے۔ اس وقت سب دکر اور ان سوئی ہوئی تھی اور راہ کی آڑی ڈانڈا ہوا اور ہلنے لگے کہ سنا۔ دیکھ کر وہ انہر سے گئے۔ چنیدہر کے حامی دیکھ کر اور کھا کر کہا۔ پھر سے اپنے تیرہ دھوڑا ہا۔ حدتک۔ نے اپنے تو سمجھا کے کو کوشش کی۔ مگ کھٹا کے نتیجہ میں خود ہی اپنا ہی ہر راہ کی کے ہر راہ کے لئے تیار ہوئی اور کھٹک نالی میور دھوڑا ہر راہ فریب دیا۔ شھر کے دروازوں کی بجائے کہ ہاں سب دن پھرہ دار تھ

انہوں نے تعیال کارنگ کیا اور بعد ہی پھرے باہر تھے سدھارتھ اپنے ساتھی کے ترسہ ترسہ کی طرف روڑا ہر نے اور تکہ راج سے ہر ہر کو کہہ کر ہر راج میں اور پھر کہہ ڈیر راجت میں راج میں داخل ہوا۔ اور جب اپنا ہی نہی کے کھار سے پر پہنچی تو چنیدہر کو کہہ دیا کہ میرے بیٹے ہر سوتے زواراں اور گھڑاے کہ تم وہاں اپنے باؤہر خندہ نے اگر چیت ہی نا دی سے سنباسی ہر کاٹا۔ و س تھے لئے سنت و دھاوت کیا۔ مگ سدھارتھ نے اس کی درخواست کو قبول نہ کیا اور اپنے زواراں عہدہ کو کہہ کر ایک شکاری سے جس کے کپڑے چھلے پڑتے اپنے کپڑے تبدیل کرنے

سدھارتھ کی تحصیل علم سدھارتھ نے کچھ اور سدھارتھ کی طرف سے ملنا شروع کیا۔ اور اس وقت بہت بھلائی شہریں جاپیچہ ریشہ کی پٹنے سے شمال کی طرف واقع ہے، وہاں ایک بڑے ہر سے جس کے عین مشرک ہر تھے شھر حاصل کرنا شروع کیا اور وقت سے ہی لوں میں گور کی تمام عہدہ کو حاصل کر لیا۔ لیکن جس چیز کے لئے دشا کو چھوڑنا تھا وہ نملی اس لئے ہاں سے راج کو رہا کی طرف دروازہ ہر بلے کر وہ اس وقت سلطنت کجا کا دارالخلافہ تھا۔ وہاں کے راج کا نام ہی اس وقت ہر واقع سے شھر کے نزدیک ہی پانڈو نہی ہر ہر دھتے آجکل تھی کہ کبھی ہی کے ایک خاں میں اپنے دہتے کے لئے ایک جگر ہر کی۔ وہ نیس سیر سے راج کر کے دروازے دور اور سے ٹھیک مانگتے لگے اور پانڈو میں حاصل کردہ اشیاء کھا ہی

راجہ ہی سار کو جب اس زوجہ ان کا مال اٹتے معلوم ہوا تو وہ ہنڈ لوں اور چنیدہر کو کو ساتھ کر لوں کے پاس گئے اور جب گفتھر سے معلوم ہوا کہ وہ راہ ہر دو دھن کے لئے سدھارتھ ہی راجن کی مال ان کو بیٹے سلام تھا۔ اگرچہ علاقہ نہ ہوتی تو ان کے متعلق خیال کیا۔ تاکہ تاہم اس پر کرکھا آئے ہیں۔ اس سے ان کو اپنی سلطنت میں آرام ہے۔ رہنے کے لئے دعوت دی اس پر سدھارتھ نے اپنا سارا مال جان کیا۔ اور راہ ہر سار کی فراموشی کو منسوخ نہ کیا

عزیم پھر دور کی اس کا مشاگردی ایک مشرک رہتے اور سات سات گروں کو شراستہ پڑھانے تھے۔ سدھارتھ نے ان کی شکرادی اختیار کی۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں اپنے گروہ کے راہ ہر تھے۔ تب دور کے کہ نام اور قومہ و قون کو شکر راوی کو تسلیم ہو گیا

سدا رہنے سے ان کی جڑوں کو منظور کیا  
ارادہ ہر ماہ ہر بجے نکلے ۔ آنکارہ  
آٹھ بیدار گاؤں دس کا مجہود نام آدراں  
سے اور یہ جگہ بدھ کی ہے ایک میل شرق  
کی طرف سے آسودہ ہوتے۔ اس گاؤں  
کے پاس نئی انجن نئی آہستہ آہستہ یعنی  
اس جگہ کو عبادت کے لئے چیلنے کے  
توال خیال کے سدا رہنے میں پروردگانی  
جنگ کرنے کے اور زندگی کے حقیقی  
مفقد کو حاصل کرنے کے لئے سخت ایست  
پس عہدت ہوتے اور اس میں چھ برس  
گزار گئے۔

دینا اور ناکوشی وغیرہ کرنا اور دوسری طرف  
دینی پیش و پشت اور جسمانی نشکوں کا  
مقدم ہوجانا۔ یہ دو چیزیں جانتے تھیں  
پس راجتوال اور میا زور کی کاراستہ ہی  
تھیں راستہ ہے

**سدا رہنے کو لیکھان**  
معاصل کرنے کے لئے  
عقل اور سدا رہنے کے  
جوش کے ساتھ دھیان  
کرنے لگا۔ آخر کار انہیں ایک لیٹیاں ملے۔  
کہ ان کو کوئی ماٹھے پیدا نہیں۔ نام۔ گور  
رفنا والی تعلق ذات۔ دونوں میں جو  
چاروںوں میں سے کوئی جیون اور عمر  
نہیں رہتا۔ لیٹیاں نے کھو لیا کہ راجھا پار  
موت شخصیت کی جیون کے گمان سے  
پیدا ہوتا ہے۔ جنم مرگ کی بنیاد شخصی  
سوتے گمان سے ہے اور یہی کار لیکھان  
جگت کے گمان سے ہوتا ہے

**سدا رہنے بدھ**  
ہو گئے۔  
ہوئے تھے جس لیٹیاں  
گو یا نے کے لئے انہوں نے سخت پیلی  
اور سخت جسمانی ریاضت کی تھی۔ آخر  
موت کے بدوہ گمان حاصل کر لیا لیکن  
عمد گمان حاصل کر لینے سے اس کی کام  
نہیں ہو سکتا۔ اس لئے سدا رہنے اور  
دو گئے جوش کے ساتھ دھیان کرنے لگے  
دھیان کرتے ہوئے ان کے دل سے  
آدم گمان یعنی اپنی جانتا کالم اور دونوں گمان  
راجیوں کالم اور بدھ کیا۔ اور ان کے تمام  
شکوک اور ہتھیادھرم ملت دھیان ہی مقام  
دو برس گئے۔ سدا رہنے اس طرح کہ  
زندگی باقی رہا۔ اس کا سرغل مردہ کے جس  
حکوت ہو گیا۔ ان کے چکر کے ساتھ  
اس دن کے دل میں کوئی اسپر نہیں ہوس  
نہیں۔ اعلیٰ نہیں۔ لغت نہیں۔ خواہش  
نہیں۔ اور ہوا اور فعلیت نہیں۔ اور  
اب وہ اعلیٰ درجہ کی شائستگی میں رہنے  
لگے۔

طلوہ سے سدا رہنے کے دس احکام اپنے مانے  
داہن کو دینے ہی  
راہ کسی بائیں اور تومت فارو (۲) کوئی  
چیز سمت لوجب تک کہ تم کو ہی سٹے  
(۳) بھوت مذکورہ (۴) نشہ اور چور کا  
استعمال نہ کرو (۵) دنالاری سے بیزیر  
کو (۶) نام کے بندھنا نہ لکھو (۷)  
پلوں کی کمان نہ۔ پنہنادر خوش۔ اور چور  
کا استعمال نہ کرو (۸) اگر کسی نے مزور  
ہو تو ذہن پر چٹا ہی بھکا سو (۹) لالچ  
جو۔ گمان کھانا اور لالچ کے تماشوں  
سے پرہیز کرو (۱۰) سوتے پاندھی کے  
استعمال سے پرہیز کرو۔

**ہماتما بدھ کی تبلیغ**  
**خیالات کی تبلیغ**

کرنے کے لئے مختلف مقامات پر گئے  
اپنے استاد دروگ کو نصیحت کرنے  
کی فرض سے گئے۔ کراہ اس وقت  
تک موت پر چکا تھا۔ راہ بھی ساتھ  
کو باہر دھتلا بصیحت کی۔ باہر باہر اپنے  
خیالات کو کھلیا۔ اس طرح بعض اور  
رہاؤوں کو نصیحت کرنے کے لئے  
گئے۔ اور جب بہت سے لوگ ان کے خیال  
ہونے لگے۔ تو اپنے شاگردوں کو بھی اپنے  
مذہب کی تبلیغ کرنے سے روک دیا۔ جب  
”بدھ“ نے اس نازک وقت میں جھک کر  
تھوڑے لوگ ان کے ملہا اور ان کے  
سے ان کے دشمن تھے۔ اور ان کو فرقی  
حقارت کی گاہ سے دیکھتے تھے۔  
جوش کے ساتھ اسے رقم کی صداقتوں  
کا رد عمل شروع کیا اور شہر پتھر جانے لگے  
تو پیاروں طرف آن کا پرا پا پھونکا  
**بایں بیٹھ کی**  
**ملاطحت**  
بہت دنوں پہنچے پورا کیل رستہ سے بیٹے

اس سوچ کو مناسب سمجھ کر راہیں بڑھ کاپٹا  
کو تیش میں پھرتوں سے آراستہ کر کے آگے  
پان تھکا گیا۔ اور لاکہ باب کے پاس جا کر کہ  
پدری کے لئے رہو آراستہ کرو۔ راہل نے  
باب کو جاکر کہا کہ یہ کو کچھ کھائے بہت لگے  
بنا ہے۔ بیٹھتے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔  
اور کھانا کھانے کے بعد نہ کو کچھ کھانے کا  
طرت میں بیٹھ۔ راہل بھی ان کے آگے  
بیٹھے سر پنا جب جھلک پوچھے گئے تو فرمایا  
کو کہہ۔ کہ اس لئے کو اپنا اس میں بناؤ یعنی  
اسی وقت راہل کے ہوسات سال کا بچہ تھا  
عمدہ بیٹھ اندر بیٹھے۔ سر نہ پنا دیا گیا۔  
اور رگھو پر سے پنا دیے گئے

کہا جاتا ہے کہ اس عمر میں انہوں نے  
کبھی ایک ہی بیٹھتے ہی ان میں جادوں کا  
ایک دانہ لکھ کر زندگی کو تمام رکھا۔ اور  
جب کبھی ریاضت میں بہت جھوٹے  
تھے ہی دن ہی دن کھانا کھانے کے کھار  
دیتے۔ کچھ سمجھ کر سوتے کے باوجود  
سدا رہنے کا اہم دور نہ رہی۔ اس دور  
ریاضت کرنے کے بعد بھی جب بدھ ہوا  
تو ہوئے۔ تو بات ان کی کو بھی لگتی کہ  
جیم کو اس طرح تکلیف پہنچ کر سدا رہا  
تھو گیا۔ انہوں نے شروع میں خیال کیا تھا  
کہ اگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تو ہی کی صورت  
بنا لینے اور اس طرح شہر کو روتے طور  
پر اپنی مرضی کے مطابق تصرف میں لائے  
اور کچھ دینے سے ہی گمان کی تکلیفیں  
روشنی ہو جائیں۔ لیکن۔ اس پر برہمن  
معلوم ہوا کہ وہ ہم کی خاطر جسم کی مارن  
مخالفت اور بھراوان کرنا اعلیٰ مرتبہ ہے

**سدا رہنے کی ایک اہم روپا**  
اپنے ہی مقصد  
کو حاصل کرنے کے لئے پہلے جو طریق اختیار  
کیا۔ وہ بے سواد ثابت ہوا۔ اسی حالت  
میں وہ بہت شکر ہوئے ان کے روز  
نظر کی جیم حالت ہو گئی کہ وہ کچھ نہ بدھ  
کر سکتے تھے کہ اب لیٹیاں پہلے۔ لیٹیاں  
گھر رہنے کا خیال آیا اور بدھ کو اسی اعلیٰ مقصد  
نکلے۔ لے لکھ کر کہ وہ کس طرح حاصل ہو۔  
اسی حالت میں نے کو ایک دن انہوں نے  
نواب میں دیکھا کہ جو راج اندر تھا جس  
ایک تین تارستانی ہستارے کو ان کے ساتھ  
آہود ہوئے۔ اس کی ایک نام بہت بھی  
جوتی تھی۔ اس لئے اس سے نہایت سخت  
آواز اٹھائی۔ اور ایک تار بہت دھلے تھی  
اس لئے اس سے کچھ آواز نہ نکلتی تھی لیکن  
تیرہ دانہ جیب اور تمام طور سے کھوئی  
تھی۔ اس لئے ان سے نہایت شہادت اور جھجھکی  
جھکی جس نے چاروں طرف میں تھا اور  
سبہا سے ظنارہ پیدا کر دیا اور اس خواہش  
دیکھنے اور ان کے لئے اور وہ بھی کھانا  
دور ہوئی۔ اور پھر اس کی بجا گیا کہ وہ کھانا  
ہوئی اور بدھ نے اس کو جو پر بیٹھے کی ایک  
طرف سے زیادہ جیم کو کھانے میں کھپتے

**امتحان برتھیاں کلیمیاں اور درخو دعا**

برادرم دادو صاحب عرفان کاھی پیکڑ  
اعظم ماجی لاہ اور نظر کی جھوٹی ہما زاری  
سیما سلطان عرفان جی پانی کی کشت اور  
کے امتحان میں خاکے فضل و کم سے نہایت لائق  
ہندوں کے ساتھ زخم آئی ہے۔ اسباب کم  
دعا فرمایا کہ خدا تعالیٰ عزیز کو اس سال میں  
کلاج میں داخل کر دے اور فرمائے آج ہی اور نیا  
کلیمیاں اعلا فرمائے۔ آج۔

**اعلان نکاح**

مردہ ہار ایسٹ  
صاحب مددین کا نکاح براہ روزہ تعمیر ہو گیا  
کوہ چوڑی اور صاحب جسد ہی تم کا کو کھل  
انجا ذیل سات نکتہ تحریر حضرت صاحب روزہ  
مرزا دم احمد صاحب اعلیٰ مقامی نے بعد خدا  
صدا دہنے میں جو صاحب اور مقرر خلیفہ کے بعد

مہل ہوتی۔ اب سدا رہنے بدھ  
ہوئے بدھ کے۔ سید منظور کے گئے  
کے ہیں mind عقل و باہر سے  
one) پیام آیکے لئے ان کی طرف  
سے آپ کو بلور عزت دیا جاتے۔

**جزہ پر بیٹے بعض احکام**  
اعظم خواہت پروری کو دستور اور تعریف  
معاصل رہا ہے۔ انہوں نے دو دم کا جو رات  
تالیف وہ کو ان کے کہ اس میں پاک  
افغانی اصول ہیں۔ اور کچھ ہی نہیں۔ ان  
کے خیال میں بیٹھ نفس عوامی پر قابو  
نواہت کا ترک۔ سماجی۔ معانی۔ رقم  
نافیست۔ کٹ وہ دلی وغیرہ کے  
ذریعے ہی روح کلاتی کرنا خدا کو حاصل  
کرنے کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ تمام اعلیٰ تعلیم  
اور تیشیوں کے علاوہ ”بدھ“ نے خاص

بہت سے شاگردوں کو لکھ کر رہتوں کی  
طرت روانہ ہوتے۔ اس وقت تک کہ  
راہاؤں نے ہی بدھ دھرم کو قبول کر لیا  
تھا۔ بدھ کیل دستور گئے۔ اور وہ ہاں تک  
یا کئی شروع کر دی۔ ان کے باب۔ بیوی  
اور اور کے مشرتہ دار اور کو پر کچھ  
کرسخت رنج ہوا۔ اس پر بدھ نے ان کو  
دھیان نصیحت کی اور ان کے سب سے دھیان  
سنا کر سوتے دھرم پر ایمان قائم کیا۔ کو تھی  
کے لاکہ تنہا ہی رہتے اور سے ان شاہی  
تھی تو کچھ بدھ جیون کی ملاقات کر گئے  
تو اس کو بھی دھیان کیا۔ اس پر اس نے دھیان  
اس تو وہ اہم ایک اس نے ان کے دم  
کو تھل کر کے شادی کرنے سے انکار  
کیا۔

پھر ایک دن راج محل میں کھانا کھانے  
کے لئے گئے۔ گو پار بدھ کی بیوی رہے

# آثار حضرت کنفیوشس علیہ السلام

ترجمہ مولوی سید عبدالغفار صاحب احمدیہ مسلم مشن - بمبئی

آج کے فکریوں نے بعض ایسے کار  
کا بھی اکثر ان کی بے جس کے متعلق  
ساجا کرانے کو بروہ سننا ہے جسے  
نقل ہزاروں سال پہلے دریافت کر چکے

کنفیوشس کا شمار  
یہ صحیح ہے کہ آج سے اڑھائی ہزار سال پہلے  
"انجمن چینی" پر ایک روحانی سنسار لاطرا  
ہوا تھا۔ جسے کچھ مدعاوں سے یاد کیا

مانا ہے۔ اہل میں انہیں کونگ تزی  
کہتے ہیں۔ جس کا معنی "معلم اعظم" کے ہیں  
اور اہل یورپ "کنفیوشس" کہتے ہیں۔  
وہ جن کے ان تالیفوں میں پیدایو

جس کو کچھ "شانزنگ" کہتے ہیں اور  
یہ ہیں کہ "شمالی علاقہ" ہے۔ ان کے بدش  
مطابق نام بتائی جاتی ہے۔ کہتے ہیں  
کہ ان کے پیدائش کے وقت بھی بہت

سے غارت عورت اور لڑکیوں کے  
جیسے ہوسٹری کے ادا نہ لڑکیوں کے آمد  
اور خوشیوں کی ٹیک۔

یہ چین اور جاپانی  
متنوں کا خزانہ ہیں

ہوتی ہے حکومت بیل باک کا سپر سے  
آگے گیا۔ اور یہ زمانے کے دم دم پر  
لگے کے سستی میں ہی ڈوگری کی۔ کیلی خود  
حضرت کنفیوشس کا قول ہے کہ میں

یہ پندرہ سال کا ہوا تو دل میں ایک  
تحریر اٹھی اور میں نے ایک نام بنے  
کا ارادہ کر لیا۔ حضرت کنفیوشس نے

کرت فضا بقیہ تمام کیا۔ اس کی کوئی  
تعمیل ہمارے سامنے نہیں۔ یہی یہ  
ضرورت معلوم ہے کہ جب وہ چالیس سال  
کا عمر کو پہنچے تو صرف عالم ہی نہیں بلکہ  
اہل میں کے حالت دہندہ بھی بنائے

ان میں کی اخلاقی حالت اس وقت  
اپنی ہیں  
کی اخلاق درست ہو کر لگا لگا حضرت  
کنفیوشس نے شاہک جات الفاظ  
میں اس کا نقشہ کھینچا ہے وہ کہتے ہیں

آج کل میں بھی پرکھ رہی کا۔  
دھار زور دینی و زور دگی کا۔  
اور اسے ہر ہی کے ہی کی  
نقشبند ہے۔

ان کے تالیف میں ایک ایسا لفظ  
ہی تھا جو اجماع اللہ یعنی امور پر استوار

نہیں رکھنا تھا جزا و سزا اور تقدیر  
کا اثر تقدیر تعلیم عام نہیں تھی۔ صرف ارا  
اور جاگیر داروں کے لڑکے ہی تعلیم حاصل  
کرتے تھے۔ جاگیرداروں کا نظام شباب  
پر تھا۔ حضرت کنفیوشس کے آثار  
میں ہمیں ملتا ہے کہ انہوں نے میں  
میں ایک انقلابی تحریک جاری کی اور  
اس تحریک کی بنیاد علم کے فروغ اور  
سماجی و سیاسی اور اخلاقی اصلاح  
پر رکھی۔

ان کے تذکرہ فرماتے ہیں کہ انہوں  
کے حضرت اور تقدیر کے سرائے نے انہوں  
اور عام ہم الفاظ میں پیش کئے تعلیم عام  
کی۔ سستی و ہزاروں ہنگام سستی حاصل  
کا اور سستی مرتبہ سے تبدیل ہونا شروع  
گھر گھونچنے کا انہوں نے۔ سستی کی  
مددیت، تمام بھائی

میں تھے ادبیات میں  
بیچ مقالہ "بیچ مقالہ گوہری ہست  
حاصل ہے یہ چینی رسوم و رواج  
اور علوم کا مجموعہ ہے۔ ان پانچ مقالوں  
کے نام یہ ہیں۔

۱۔ گیتوں کا کتابچہ  
۲۔ کتاب تاریخ  
۳۔ کتاب رسوم  
۴۔ کتاب تاریخ ہمارے دور  
۵۔ کتاب غیرات

کہتے ہیں کہ حضرت کنفیوشس نے  
پانچوں مقالوں کی تصحیح کی اور عمومی  
اپنی تعلیمات کیوں میں پیش کیا کہتے  
ہم جب بائبل کے مجموعہ کو دیکھتے ہیں  
اور میران پانچوں مقالوں پر غور کرتے  
ہیں تو حیرت انگیز بہت نظر آتی ہے

بائبل میں بھی خزل الغزوات ہیں گھنٹوں  
کہتے ہیں۔ کتاب تاریخ ہمیں  
بلکہ بائبل ہی کا طرز تاریخ پر دو مقالے  
ہیں۔ بیچ تاریخ ہمارے دور کا بلکہ  
سماجی مقصد ہے۔

بیچ مقالہ اور بائبل  
نام میں مختلف ہیں  
نکو معنیوں کے اعتبار سے بائبل اور  
بیچ مقالہ اور ارشاد و حدیث کا ذریعہ  
نہا جب طرح انہیں اپنی منزل کے تو ان  
کو۔ اور یہ معلوم ہے کہ "بیچ مقالہ" کی  
طرح "تورات" میں بھی پانچ جہاں بائبل  
انہوں نے اپنی تعلیم کے لئے لکھی ہے۔

لفظ کو نہیں چنانچہ ان کے آثار اور ادب  
تعمیل میں ملک کے رسم اور رسم کے  
رنگ آتے۔ یہی حضرت بیچ مقالہ کے

ان کے ذرا کہ جو ملتے ہیں۔  
وفات  
انے دنات باقی اس وقت  
تک اہل میں آپ کی تعلیمات سے  
بہت متاثر ہو چکے تھے۔ آپ نے ایک  
نئی نئی سماج کی گواہی جو ملت حاصل  
ہوتی کہ بہت سے لوگوں نے اسے  
حفظ کیا۔

ان کے تالیف میں ایک ایسا لفظ  
ہی تھا جو اجماع اللہ یعنی امور پر استوار

ان کے تالیف میں ایک ایسا لفظ  
ہی تھا جو اجماع اللہ یعنی امور پر استوار

علماء دو تین ہزار قسم کی کتابیں لکھ چکے ہیں  
مگر میں یہ معلومات کرنا ہی کہ رہ  
سے جاپان ہونے اور جاپانی علم مذکور بہت  
افراد ہونے جاپانی ممالک سے بھی سیکھوں

کتابیں اس کی شرح و تفصیل لکھ  
کنفیوشس کی کتابوں کی تالیف میں  
انہوں نے اسے ایسی لکھی

کی کہ وہیں صدیوں تک ان کا اور ان  
کے معلومات کا نام میں سے باہر نہ جاسکا  
یہ صدیوں صدی کے آخر میں یورپ "کونگ  
نوزی" تھے کہ مقام و منصب سے یورپ  
واقف نہ ہو سکا۔ یہی گمان ہے ان کے لفظ

کا مانا اڑایا۔ کسی نشان کو لکھ نہ سکا  
سما۔ اور جس نے ان کو خدایت کہا انہوں  
نے ہی نقطہ مرتبہ و لہت تک بھی بائبل  
اس عدمی اللہ تعالیٰ نے گم شدہ صحاح  
کی تلاش کے لئے جس جماعت کو منتخب  
کیا ہے اس کا اعلان ہے کہ وہ اپنے خدا کے  
پیغمبر تھے۔ انہوں نے عمری اور درستی کی  
تاریکی میں نیک روی اور غصہ سستی کا چراغ  
چلایا۔

میں کا شمار دنیا کے تمام ممالک  
میں ہوتا ہے۔ اس کا لفظ تدریس  
اور ثقافت کا قیام ہے۔ مندرجہ نام کے  
اس کا تعلق اتنا قدیم اور مستحکم ہے کہ  
یہی اس ملک نے جہاں کو گم لکھوں کی تعلیمات  
و عقائد کو سراہی نہ ہو کہ انہوں نے تسلیم  
کر لیا۔ لیکن اس کے باوجود ان دنوں ملکوں  
کا لئے عمری تعجب ہے۔ مندرجہ ۵  
انہیں تک پہنچنا مشا اور دینی فلسفہ و حکمت  
کے مشن بہت کم معلومات حاصل کر سکتے ہیں  
اس لئے روحانیت کا وہ ستارہ جو سارے پانچ  
پوس بھل چکے طویل ہوا تھا اور حال ہزار سال

انہیں تک پہنچنا مشا اور دینی فلسفہ و حکمت  
کے مشن بہت کم معلومات حاصل کر سکتے ہیں  
اس لئے روحانیت کا وہ ستارہ جو سارے پانچ  
پوس بھل چکے طویل ہوا تھا اور حال ہزار سال

انہیں تک پہنچنا مشا اور دینی فلسفہ و حکمت  
کے مشن بہت کم معلومات حاصل کر سکتے ہیں  
اس لئے روحانیت کا وہ ستارہ جو سارے پانچ  
پوس بھل چکے طویل ہوا تھا اور حال ہزار سال

انہیں تک پہنچنا مشا اور دینی فلسفہ و حکمت  
کے مشن بہت کم معلومات حاصل کر سکتے ہیں  
اس لئے روحانیت کا وہ ستارہ جو سارے پانچ  
پوس بھل چکے طویل ہوا تھا اور حال ہزار سال

انہیں تک پہنچنا مشا اور دینی فلسفہ و حکمت  
کے مشن بہت کم معلومات حاصل کر سکتے ہیں  
اس لئے روحانیت کا وہ ستارہ جو سارے پانچ  
پوس بھل چکے طویل ہوا تھا اور حال ہزار سال

انہیں تک پہنچنا مشا اور دینی فلسفہ و حکمت  
کے مشن بہت کم معلومات حاصل کر سکتے ہیں  
اس لئے روحانیت کا وہ ستارہ جو سارے پانچ  
پوس بھل چکے طویل ہوا تھا اور حال ہزار سال

انہیں تک پہنچنا مشا اور دینی فلسفہ و حکمت  
کے مشن بہت کم معلومات حاصل کر سکتے ہیں  
اس لئے روحانیت کا وہ ستارہ جو سارے پانچ  
پوس بھل چکے طویل ہوا تھا اور حال ہزار سال

انہیں تک پہنچنا مشا اور دینی فلسفہ و حکمت  
کے مشن بہت کم معلومات حاصل کر سکتے ہیں  
اس لئے روحانیت کا وہ ستارہ جو سارے پانچ  
پوس بھل چکے طویل ہوا تھا اور حال ہزار سال

انہیں تک پہنچنا مشا اور دینی فلسفہ و حکمت  
کے مشن بہت کم معلومات حاصل کر سکتے ہیں  
اس لئے روحانیت کا وہ ستارہ جو سارے پانچ  
پوس بھل چکے طویل ہوا تھا اور حال ہزار سال

انہیں تک پہنچنا مشا اور دینی فلسفہ و حکمت  
کے مشن بہت کم معلومات حاصل کر سکتے ہیں  
اس لئے روحانیت کا وہ ستارہ جو سارے پانچ  
پوس بھل چکے طویل ہوا تھا اور حال ہزار سال

# حضرت موسیٰ علیہ السلام

از محترم محکم جناب تاجی محمد رحیم صاحب کراچی

قرآن عزیز اور بائبل میں جو حالات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ساری حیات کے متعلق بیان ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے تئیں تیسرا سائے نہیں ہزار سال پہلے مصر میں اس زمانہ میں حکم شاہ مصر نے مقرر کیا کہ وہاں کی ایک شخص سے مشاشر کو کہہ دیا کہ تم دیکھا کرو کہ اچھا ہے یا نہیں۔ ایک اسرائیلی تھا کہ اسرائیلی قوم کی زندگیوں کو بچھڑا دیا گیا اور لوگوں کو مار دیا جائے۔ ایک اسرائیلی گھرانے میں پیدا ہوا ہے۔ پھر وہی وہ لوگ آئے اسے اس پر کو بھیجا تے رکھا۔ پھر حکومت کے اشرفوں کے ڈر سے کہ مبادا پورے نہ جاویں۔ انہوں نے ایک شخص تیار کیا اور اس میں خود کو ڈال کر دیانے سر کر دیا۔ ستران خریف میں آگاہے (۱۲۵) سو ڈھانے سوسہ کی ماں کو دیکھی کہ کڑوں پر اسے کہ جس مینا ہوتا دیا ہے کہ مار سے پرانے ہوے گھاس جوس میں ایک جگہ جا کر انکس کھارو میں یاقاق سے مشاھی خاندان کی ایک لڑکی ہوانے کے لئے آئی تھی۔ وہ عورت تھی اسنے حضرت سے بچھڑو کہ اور اہل مدوحانے کے کہہ گوئی اسرائیلی بچہ ہوگا۔ اسے انکس انیابیک کے دالیں۔ اس کی بڑی ہیں کو بھیجے لیکن لگا رکھا تھا کہ دیکھے ہر کجاں جاتا ہے اور اس کا کیا عشر ہوتا ہے۔ جب مصری لہڑا دکانے پھر اٹھا لیا۔ اس نے اپنے مذبحگاروں سے خواہش ظاہر کی کہ مجھے بھی مگر یا اس جگھے انتظام میں ہونا چاہیے۔ اس پر بچہ کی من کو پھر لی گیا۔ اس نے اسے بڑھ کر دیا تو پاس ہی ایک گائوں میں ایک لڑکی اچھی دیر رہتی۔ اسے اگتھم ہوتی ہے بنا لیا جاے پھر انکا سے پنے پیر پیر قبول کیا۔ اور وہیں اپنی ماں کو پی سے آئی۔ اس اس طرف حضرت نے سونے اپنے ماں کے کہ وہیں نیکن مصر کے شاہی محل میں پرورش پائی (پٹیل) ایسے حالات میں یہ بالکل ترن تھا ہے۔ کہ روئے ہوتے ہی آپ کو اپنی اصلیت کا پتہ نہ لگ گیا ہوگا۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہوگا کہ آپ اسرائیلی ہیں اور خدا تعالیٰ کی خدمت سے بھی طرح طرح نکلے ہیں۔ یہ آپ کو اپنی قوم کی عیسیٰ تاریخ کا بھی علم ہو گیا ہوگا اور تمام کی غلطی اور بے خبری ہو چکی ہوگی۔ اس کا کلی واقعت ہوگا اور آپ یہ معلوم ہی بھی ایک معروف شخصیت رہتے ہیں گئے۔ اور یہی من ممکن ہے کہ وہی مدد بھی کہ بھدہر کی وجہ سے آپ نے حضرت جیسے ہوئے۔ آپ کی جوانی کو جسے کہ آپ نے ایک مددگار کو ایک اسرائیلی پر غلط کرتے دیکھے اور اس میں مددگار ہزاروں کی زندگی بیکر نہ گئے اور انہوں نے

خدا ہر عماروں کے لئے انہیں پانتے کا کام باکل تبدیل کر دیا کرتے تھے، آپ نے مظلوم کی حمایت میں ظلم کو ایک منگاہ سے ارا۔ اور مکتا پتھو ایسا تھا کہ ظالم مصری بعد میں مصری گیا۔ اور گنہگار آپ شاہی محل میں پرورش پاچے تھے اور وہیں رہتے تھے۔ لیکن آخر اسرائیلی تھے۔ اس لئے آپ کو یہ خوب ہوئی کہ آپ کے ساتھ انصاف نہیں کیا جائے گا۔ اور یہ سن کر دیکھا جائے گا کہ آپ نے ظلم کے مقابروں مظلوم کی حمایت کی ہے۔ اور اظلم کرنے سے آپ کا ارادہ مار ڈالنے کا تھا۔ مگر صرت ظلم کو روکنے کا مقنا۔ اسکا مرانا محض اتفاق تھا۔ اس لئے آپ نے بے بصرت اختیار کر لیا کہ آپ بچہ ظلم کے شرف کی طرف غلط تریں ہی گئے تھے۔ اور یہاں تک کہ آپ کو مجتہد و اقریب میں آتا۔ آپ کو بھینٹ فرا کی طرف میں تھی اور کوئی نہیں گی بائ زبوں کی۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ جو ان کی فریب سے آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی ذمگی تک میں ہدایت آئی شروع ہو گئی ہوں۔ اور وہ یہ دیکھ دالاسنہ ہی کسی انجی ایشاہ کے باعث ہی پڑا ہو۔ وہیں بھی آپ ایک موفی ایک پتھر کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے فریبی کہبت سے لوگ اپنے سوشلیوں کو پائی پلا رہے ہیں۔ اور ان سے الگ دور زمین اپنی جویان ہے کھڑے ہیں۔ مگر یا اس جگھے اور حرم کی وجہ سے آگے نہیں بڑھیں گی وہ بھی اپنی جویوں کو پائی بھالیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان سے ہمہ روی ہوتی آپ نے پوچھا کہ تم کون ہو اور یہاں کیا تیار کیا نام ہے، انہوں نے جیسا کہ تبارا باب بہت بڑھنے سے اور خود کام نہیں کرکتا آئے۔ ہم اس کی بجائے کام کرتی ہیں۔ اور یہ آوی جب تک نہیں پڑا اپنی باری نہیں سے سکتیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے عرش سے اوجھیں کو کھٹا یا۔ اور لوگ نہیں نے بھی اپنے جانوں کو پائی پلا یا۔ اس پر پھیل گیا۔ یہ مگر ذکر کیا ہوگا۔ باپ کو اس نوجوان کی خلاق بہت پسند تھے۔ اور اس نے ایک لڑکی سے ہاتھ کیلا۔ اس کا کہ نوجوان کو طے ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اس شخص پر سوس کے ریش سے جو کہ نام "بیتھو" تھا۔ پٹ پٹ تھے۔ اور وہ وہی اس ملاقات سے۔ اس قدر مشاشر ہوئے کہ اور وہ بہت ہو گیا نے دعا کی کہ جو کہ کوئی تویہری خاندان میں رہا ہے اور بیتھو نے لے لیا ہے کہ وہ اپنے ایک لڑکی اسی صاحب اور بارہ ہزار

سے بیاہ دسے گا میں نے حضرت موسیٰ سے اس بات کا ذکر بھی کر لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبول کر لیا۔ شرط یہ تھی کہ حضرت موسیٰ آٹھ سال اور اگر ہونے تو اس سال ان کی بجویاں ہو جائیں اور زندہ اور کام میں مراد ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بات مان لی۔ اور وہ اسے پڑ رنگ نے مشاہد آپ کا استمان میں اٹھا اور آپ کی لیاقت اور آپ کے گیر بیکر کو یہی طرح دیکھنا تھا۔ بہر حال حضرت موسیٰ علیہ السلام اس استمان میں دوسے آڑے سے آپ کی شادی ہو گئی۔ اور اس سال مصر سے باہر رہنے کے بعد آپ وہاں مقہر شریف سے گئے۔ اور ۶۹۱۱۲ واپس پڑا راستہ میں آپ کو آگ لگی۔ فرات ہوئی۔ ایک طرف آپ کو لوگ لنگڑائی۔ چنانچہ آپ اپنے اہل کو چھوڑ کر آگ کی طرف چل پڑے۔ سب وہاں پہنچے تو آپ پر خدا تعالیٰ نے یہ وہی نماز کی۔ فرمایا:

إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَأَخْلَعُ نَعْلَكُمُكُ حَبْرَ أَقْرَابِكُ بِالْأَوَّلِ الْمَكْرُومِ مُطْرِي هُوَ أَرَا أَخْبَرْتُكَ... حُرْمَةُ وَ أَتَقْرَبُ الْبَشَلَةَ لِأَجْلِ رِي وَأَخْبَرُكُمْ

آپ کو کٹھن رنگ میں یہ شاہکار ایک کدو دھاسا حضرت سے دیتے جائیں گے ایک یہ کدو زوت اور دقت پر آپ کا سنا سانسب ہی باہر کرے گا۔ اور ستر ایک ک آپ کا ہاتھ روکھی سے چبک پڑے گا۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ آپ زخون مصر کے پاس جا کر اپنی اولاد کی خلعی کے لئے کوشش کریں۔ اس پر آپ نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ آپ کے سبب کو کو دل سے ماہد آپ کو ملتا ہے۔ اور نیک راستھی کے لئے بھی خدا تعالیٰ سے درخواست کی۔ اور عرض کی کہ میرے بھائی ہادی کو ساقا زدیاں ہے (۲۵ + ۲۵) خدا تعالیٰ نے یہ سب کچھ قبول کیا اور آپ اور حضرت ہادی زخون مصر کے وہاں میں حضرت سے گئے۔ اور وہاں قوم اسرائیلی کی خلعی کے لئے گفت و شنید کہ بہت بھی چوڑی بحث ہوئی۔ اور اس بحث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زخون کوئی سے سمجھا یا کہ آپ خدا تعالیٰ کے نبی ہی نہ اور زخون سے آچھا ہوگا کہ آپ کی بات مان لے۔ اور چیلے جو کچھ خدا تعالیٰ کے سینا ہوں سے سہی کرنے دالساہ عالی ہوتا رہا ہے۔ وہ مشنار زخون کو ڈرا یا بھی۔ لیکن زخون انکار پر مصر ہا۔ ایک مشاشر میں اپنی جوانی اور طاقا کا دعویٰ کرتا رہا۔ وہ پون

اس موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے الافرغونی مصر کا ایک اربابی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے بحث میں مصیبت رہا (۲۵ + ۲۵) زخون نے نفاذ کا کلاما نیابہر ہوا۔ کہے زمانہ میں نشانات کا مطالعہ ہوتا رہا ہے۔ اس مطالعہ کے نتیجے میں یہ سالہی ہوتی ہے۔ اور نشان دیکھنے کے بعد یہ بھی انکار پر اصرار ہوتا ہے۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دونوں نشان یعنی موسیٰ کا سانسب بنا اور یہ بیخیاہن ہاتھ کا روشن جویانا دکھائے (پٹیل) زخون نے مشاشر میں اپنے جاہلوں اور شعبہ باز جمح کر دائے۔ لیکن ان کا ہنودہ باز ابان حضرت موسیٰ کے مقادیر میں باکل نہ میں (۲۵ + ۲۵) بارہ دفعہ باز خود بخوب ہو گئے۔ اور ایمان لائے۔ لیکن زخون فریبلازم رہا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے کسی نشانات دکھائے۔ غزاس آئے۔ لیکن زخون نے سب مذاب سمجھنے کے باوجود۔ زخون نے اپنی سرکش میں اور اپنی تحصیل میں کوئی کمی کی اسے غذاب کے موقع پر حضرت سے زخون ہتاسا کہ اور قدرے غذاب ملا۔ وہ۔ اس کے بعد میں ماں یوں گا۔ لیکن غذاب مل جائے۔ اس کے بعد ہر انکار کو رستا شعلی شکا۔ اس پر حضرت نے اپنے ذہنی قوم کو مبر کی نقیوں کا۔ اور خدا کے حضور گئے اور اس سے دعا کی ان کی طرف ان کو شکر کیا اور آپ ایک عرصہ تک صبر سے تمام امتحان برداشت کریں۔ آخر خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ آپ اپنی قوم کے مھر سے نکل جائیں۔ گویا ہجرت کا حکم گیا۔ غطف اشکان ہجرت جس کے بعد نبی اسرائیل کی گویا یا ہی پلاشگی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک زبردست مشاہت ثابت کرتی ہے۔ اور اس میں یہ بھی مگر اعتسایا جاتا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کے نزدیک ہر نکتوں کے مطابق یا خودی طرح نہیں کران کے وقت وہ کران کے تالافوں کو توڑا بیٹے۔ بلکہ سب چیلے کا نام ہو چکیں۔ اور تو یہ وہن اور خدا پرست انسان کے لئے ہیں چارہ ہے کہ وہ اسی حکومت کو چھوڑ کر کہیں باہر چلا جائے۔

کہہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہجرت میں ہی مذکورہ نبی اسرائیل کی خلعی اور ان سے اپنے یادیں پر کھڑا ہونے کے سامان رکھ دئے۔ جن اسرائیلی کی چوزہ زخون اور اس کی حکومت کے لئے یہ ایک زبردست اقتصادی نقصان تھا۔ یہ مذکورہ سستی سزاوی کا غفلت وہ اور اسکی صورت سے ہتسارکتا تھا۔ چھوڑی کے وہ عجب اور وہ بہر



# حضرت بابا نانک جنتہ اللہ علیہ کا ذکر خیر

از محرم سیانی عبد اللطیف صاحب تادیان

بھی نقصان تھا۔ بہر حال آپ اپنی قوم کو  
 سے کھل کر کھڑے ہوئے۔ زخروں نے ایک  
 طرح سے آپ کو اجازت بھی دیدی تھی  
 لیکن بعد میں اس نے آپ کو روکنا چاہا۔  
 اور آپ کے بچے چھپے چھپے ہولیا حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام جب بحیرہ نلیم کے  
 اسی حصہ کے پاس پہنچے جو اب سربز  
 کی تنگ نری کے زریں پتھر کے کھمبے کا  
 لایا گیا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی قدرت کا  
 نمونہ کرشمہ نظر آیا۔ یہ مندر میں چتر  
 کا وقت تھا جبکہ سمندر کا پانی چھپ چکا  
 تھا۔ خانیہ آہٹ اپنے آدھریوں اور  
 سرداروں سمیت غلزار شروع ہو گئے  
 اور اسی طرح پارسل گئے زخروں اور  
 ان کے لشکر بھی آہٹ ہو گئے اور وہ  
 ہی مندر کو خشک چلا داخل ہو گئے۔  
 لیکن وہ راستہ ہی ہی سے کہ سمندر وہیں  
 چتر کا وقت باہم آکر اور مدینہ پہنچا تو  
 ہب کے سبوت ہوئے۔ کہ خانیہ  
 کو زخروں کی لاش دستیاں ہوگی۔  
 اور اس کو اس وقت کی دوایوں  
 وغیرہ کا کھنڈنا کر لیا گیا۔ اس زمانہ  
 میں مصر میں جو برائے آثار کی کھوج کی  
 گئی۔ حضرت موسیٰ نے اسی زمانہ زخروں  
 کی لاش بھی ان میں مل گئی۔ اور اس  
 دور میں کاہرہ کے عجیبات میں مشہور  
 ہے۔ متران شریف کی صداقت حکایہ  
 ایک زبردست جوت ہے۔ کہ زخروں  
 قرینہ (سورہ بقرہ) میں آتا ہے کہ ہم  
 تمہاری زبانی زخروں کو مٹائے گا۔  
 بدلیں گے۔ زکریا کے ساتھ صیدوں  
 بد زخروں کی لاش کا کھلی آنا حیرت میں  
 ڈانے والی بات نہیں نواد رکھا ہے۔  
 یاد رکھئے کہ بعد حضرت موسیٰ  
 علیہ السلام اپنی قوم کو ایک جگہ کھرا  
 کر پھیریں وہیں تک کہ ہرگز و ہر  
 کی طاقت میں چلے گئے۔ اوپر پر  
 شریعت کے احکام نازل ہوئے  
 (۱۱)

آپ نے اپنی قوم سے وادی مقدس  
 کی طرف ہجرت کرنے کو کہا۔ لیکن آپ کی  
 قوم قربانیوں کی نسبت لاشوں اور  
 نہیں اس وقت جبکہ خدا کا وہرہ پورا  
 ہونے والا تھا۔ اس نے آگے چلنے  
 سے انکار کر دیا۔ اس پر پچاس سال  
 تک آپ کی قوم سرگردان پھرتی رہی  
 اور اس پر خدا تعالیٰ نے آپ کو بتایا  
 کہ آئندہ وہی شریعت نبی اسرائیل میں  
 نہیں رہے گی۔ لیکن ان سے چھپ کر ان  
 کے کھانچوں میں نبی امین کو دیدی  
 جائے گی۔ چنانچہ آپ حضرت سیدنا اللہ  
 علیہ السلام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 کی اس پیشگوئی کے مطابق اپنی قوم  
 اس میں سے تھے۔ ان کو اس کے  
 بعد دعوت ہو گئے۔

شری گوردانک دیوی ہراج کے  
 جنم ایسے میں ہوا۔ جبکہ لوگوں کے  
 نہیں۔ اخلاقی سماجی اور عقلی طور پر  
 بہت سے دکھاوے۔ ریاضی اور سائنس کے  
 باول چھاپے تھے۔ شری گوردانک ہی  
 ہراج نے خود ہی اپنے زمانہ کا فقہ  
 ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے  
 "معلم دھرم دے چھب کھلے  
 گڑھیرے برھان منے لالو"  
 قاضیاں ہنساں کی گل کھسکی  
 عقیدہ پڑھنے شیطان دے لالو"  
 (پرائی)  
 "گل کا کافی اسے قصائی  
 دھرم پیکھ کر اڈریا  
 کو ڈانا اس سے سچ چندرا  
 ویسے ناہیں کھیرے پڑھیا  
 چون کھالی دیکھی جوتی  
 دےج ہوسے کہ دکھ ہوتی  
 کہہ چھاپک بکت بدھ گت ہوتی ہلا  
 سا بے حالات ہی نانک دیوی ہراج  
 کا پراش ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ اپنے  
 اپنے جملے کے بعد ہی من اور وہ  
 سے ان بگڑے ہوئے حالات کو مد  
 کے انتھک جتن کئے  
 (۱۲)

خدا کے اس دل ایسا زور والی عشق  
 میں غور انان نے سب سے پہلے ان کی  
 توجہ کو خدا پر اپنی طاقتوں ان کی قدرتوں اور  
 شکستوں کی کیا کیا اور اسے متنبہ کیا کہ اگر تو  
 ہر اس طرح بیروں۔ گناہوں کی عیاد افلاقی  
 گزاروں میں جو تیرہ زندگی کا حقیقی مقصد  
 نہیں پڑھتا چلا گیا تو ایسی سب سے نجات  
 ہوتی آج ہی موجود رہنے کو کھٹے تیری اپنی ہی  
 کر تو توں پر تیار رہنا۔ تیری طاقت کھتے  
 ہے۔ اس میں آج تیری ان طاقتوں کو ہی  
 تو اتنا آدمی گھنڈ کرنا ہے۔ عیاد کرنے  
 کی قوت موجود ہے۔ خدا کے ان بندوں  
 کو جنکو تو قدرت اور گونا گے گناہ سے نجات  
 ہے اور انہیں انسانی دائرہ میں ہی مشا کہنے  
 کیلئے تیار نہیں۔ انہیں تخت شاہی پر بٹھائے  
 نیز ریاضی ہیں طاقتیں اور مکتوں میں کھٹے  
 اس لئے ہے انسان۔ کھتے کھتے کھتے کھتے  
 کہ قدم اٹھانے والی زندگی کے اس مقصد  
 کھتے کہ ضرورت ہے یہ ایک ایسا سچا ہے  
 کہ ان قدرتی طاقتوں اور قدرتوں کو کھتے  
 کہ کھتے کہنے پر ہرگز کہتا ہے اگر انسان  
 کو اس بات کا علم جو ہے کہ میرے ایک ایک  
 حکم الہامی کی طاقتوں کے ساتھ ہی موجود

ہے تو اس کا ہاتھ بھی باپ کی طرف ہے  
 کی برات نہیں رکھتا۔ سوشلی گوردانک  
 دیوی ہراج نے ہی انسان کو ایک زندہ  
 قدرتوں اور طاقتوں والے زندہ کی طرف توجہ  
 کیا۔ عیاد کہ آپ کا زمانہ ہے۔  
 سیان۔ پان۔ پرگان۔ کرسیاں انہیں کھتے  
 گھا دکھان جنہاں اس کھو لے راہ چائے نہ  
 نیاں مئے کھتے کھتے تھیں کئے اسکا  
 کیڑا کھاپ چکا تھی لاکر کئے سراہ  
 اسے علاہ آئیے اس عقیدہ کو کہیں کھتے  
 یہ سے غلط قرار دیا کہ اس زمانہ میں کسی  
 انسان کے ساتھ جھکا نہیں ہوتا۔ وہ اگر  
 ہوتا تھا تو زمانہ ہی میں۔ اگر دعاؤں کو کھتے  
 تھا تو اس زمانہ گذشتہ میں آج نہ کھتے کی  
 دعا کو سنتا اور نہ ہی زندگی کا ثبوت جیسے  
 کے لئے کسی کو اپنی کھتے کی کھتے جیسے  
 مئے مئے مئے زور دیا ان الفاظ میں اسی بات کے  
 ڈھنگے کی چوٹ اعلان فرمایا کہ اسی سرشت  
 داتا اور سر پھار کھتے ہی اپنے بندوں کی  
 دعاؤں کو سنتا اور اطمینان قلب کے لئے  
 ان کے ساتھ کھتا مہو کر اپنی زندگی کا ثبوت  
 ان کو کیا فرماتا ہے۔ جب تک کہ کافران  
 ہے

جی ہی آدے ختم کی باقی  
 تھیں لاکھی کھیان دے لاو  
 کہ اسے جھائی لاو میرے اوپر میرے  
 نانک پر درکار کا کام نازل ہوتا ہے  
 اس میں بعض مستقبل کے باروں میں کھتے  
 بھی ہوتی ہیں۔ جھکا کھیان ان کو کو کھتے زندہ  
 سے ہر نامک ہے۔  
 اس طرح شری بابا نانک دیوی ہراج  
 نے اپنے خدا کو پیش کیا کہ ہر انسان کو اس  
 دیوانہ اور اس کے حضور جو روح نوح کے  
 ساتھ دعاؤں میں مشغول ہوتا ہے تو وہ  
 ان کی دعاؤں کو سنتا اور شرف قبولیت  
 بخشتا ہے جس کا آپ فرماتے ہیں:-  
 صحت سنتو کہ ہوتے اور اس  
 تاں من سدھا ہے پاس  
 مین اگر گے دل کے ساتھ میرا اور  
 ہاتا ہدی نہ نظر رکھتے ہوتے خدا کے  
 حضور اور اس گدا ہی ہلے تو وہ میرے  
 بندہ کی آواز کو نہ کر اپنی بارگاہ میں ہلک  
 ان کی مشکلات کو کھتے اور پریم سے سنتا  
 اور اس کو دل سے کھتے جیسے  
 فریمت کہ گوردی ہراج نے ہر  
 جیسے جہاں کام کیا وہ ہی ہر جگہ کہہ  
 ہوتے اور دعاؤں کے ساتھ جیسے جیسے  
 ان کو کھتے مئے زبا۔ کیوں کھتے کھتے

ان گناہوں اور پاؤں سے مکت ہر کھتے  
 اور نہ ہی اسے بھنگے ہوتے مکت ہی پائیت  
 پر کھتے تھی۔

(۱۳)  
 ہم یہ آپ کی پاک زندگی پر نظر ڈالنے میں توری  
 حقیقت سے بخوبی آگاہ ہوجاتے ہیں کہ سچے زندگی  
 کا مدعا صرف اور صرف خدا نکرہ کا عشق اور  
 ہی محبت میں مشغول رہنا تھا۔ آپ کو اس پریم اور  
 اپنی محبت کی تمام خاطر کھتے بار۔ خدا اور یاد کی  
 کو ہی خبر یاد کھتے بار۔ اور سچے خدا نکرہ کا عشق  
 کو کھتے بار کھتے بار۔ دیا دی قسم کی ماہیں آپ کو  
 ہرگز پسند نہیں۔ آپ سچوں میں گوردی ہراج  
 کے حضور دعاؤں میں مشغول رہے جن کا اصل یہ  
 تھا کہ اسے خدا میں کھتے صرف تیری ہی ذات کا  
 خواہشمند ہوں اگر تو نے میری زندگی کا تیری ہی  
 ناپہرنا لگا۔ جیسا کہ آپ نے اپنے حقیقی  
 مشغول کران الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔  
 آکھن آ کھیان دے لاو  
 ساچے نام کی لاگے ہوکھ  
 اوت ہوکھ کھتے مئے کھتے  
 (مدعا صفحہ ۱۹۹)

جی مکت ہی خدا کے گناہ کا رستہ ہوں  
 اپنے اندر زندگی کو کھتے اور ان کے لہیر  
 تو جے موت نظر آتی ہے۔ اسے خدایں قوتوں  
 اسی بات کا زور دینا ہوں کہ تیرے عشق محبت  
 اور پریم کی ہی مجھے ہوکھ کے گناہ کو ایسی ہوکھ  
 ہی میرے کھتے کا مدعا ہے۔  
 سب آپ اس پر بخوبی ہی موجود ہوتے تھے  
 تو گروں نے آپ کو مرے کھتے گناہوں میں  
 سے مشورے لینے شروع کر دیے جس کے لئے  
 زیادہ کھتے میرا مرے توہ کھتے ہے۔ میں جس عیاد ہی  
 مبتلا ہو چکا ہوں۔ اس کی تھیں ان دنیا دار  
 ڈاکڑوں کے ہوں گا لوگ نہیں کیوں نہ ٹھیک  
 تو خود بے شمار سوز گناہ کھتے کھتے اور  
 بچے رات دن ہی چھٹا مگی رہتا ہے کہ کسی طرح  
 ان کو ان مشوروں سے نجات دلائی جاسکتی ہے۔ تب  
 آپ کو کہ ہوکھ کے ہاتھ شخص کے لئے بے جایا  
 گیا تو اپنے اس کو تیری سران کن جواب دیا  
 وہ بھلا یاد کی گڑا کھتے ہوکھ بے ہاتھ  
 بھلا دیدہ نہ جانی کر کھتے کھتے ہاتھ  
 آپ ہی نے درد کو اور جو فرخ کھتے  
 ان مشوروں میں خدا کے حضور دعاؤں میں کھتے ہوکھ  
 موت پر کھتے سے خانیہ اپنی محبت اور پھیر  
 کا شرف بھلا دیں گا جنہ بندہ کو اپنی دھتے  
 تھلا فرمایا آپ نے دنیا سے بے نیاز ہونا اختیار  
 کر کے اسی قسم کی دعا ہی بارگاہ اپنی میں  
 کھتے کھتے اور کھتے ہوکھ ہے

آج دکھتا ہوں تو یہ مانگو  
 دیکھو ایسا تما  
 (۱-۲ صفر ۱۲۲۹)  
 ۱۵ قرآن پیکر و تادان مت پورا  
 ہم تقدسے عکاس ری جید  
 میں کیا مانگو کچھ تفرقہ نہائی  
 ہر وہ جگہ بیسایا نام جید  
 (۱۵) بیت مسند نبی کریم جیتے اورنگ آباد  
 دیکھو کچھ سراپا د-ہر  
 ڈبہ سے بچتر تارے  
 (۲-۱ صفر ۱۵۶)

بانی مسند احمدیہ حضرت سرخشاہ احمد  
 صاحب خاں رانی علیہ السلام نے آپ کے ان  
 سفر و مکاتبات کو ان الفاظ میں بیان فرمایا  
 ہے۔

پھر آخر کو صلاحہ دیوانہ دار  
 نہ دیکھے یا یاں نہ دیکھے بیار  
 ہند اپنے نو بڑھوں سے بیجا کھار  
 طلب میں سفر کیا زحمت سیلا  
 خدا کے لئے ہو گیا دردمند  
 تنہم کی راہ میں نہ آگیا ہند  
 محبت کا تھی سبب یہی کہ خلق  
 لئے پھرتی تھی اس کو دل کی کشش  
 پر بند ہے ہی آرام کہہ دیتے ہی  
 چھینے ہی یہ کام کہہ دیتے ہی  
 نگاہ تو ایک دم نہ کرنا قرار  
 اور اگر دیا عشق کا کاروبار  
 سفر ہی وہ رود کے کنارہ دعا  
 کو اسے میرے کنارہ دلکش  
 بس غار ہوں کچھ بھی نہیں مانگ  
 گلہ بندہ درگاہ پاک ہوں  
 گم کر کے وہ راہ اپنی دکھا  
 کہ جس میں ہر لے جیتے تری رضا  
 (درد میں ادو)

پس مسند گووردنا تک دیو جی ہمارے کی  
 ان درد بھری اور سوز و گداز سے کہ دعاؤں  
 کا نتیجہ یہ ہوا کہ خداوند عالم نے آپ کو سنبھلنے  
 دیا اور اپنے ورثی دینے اور اپنی مملکت کے  
 مذہب و آداب کے دل کو چھلکے کیا اور اسے خد کو  
 اس خد میں بدل ڈالا۔ جب آپ اپنے پیہر  
 سنبھلے دارہ درشن کے تو آپ نے مانگے  
 پراسلئے زنج دی تاکہ آپ کو اپنے کنارہ سے  
 جیتنے کے لئے ایک جگہ مکتا حاصل ہوتی  
 رہے۔ آپ سرگرا اپنے اس خدا سے جدا  
 ہونا نہ چاہتے تھے جسے وہ ماں کی آپ نے  
 اپنا سب کچھ تران کر دیا۔ ابھی آپ کے اس  
 سنبھلنے کا ذکر ہی ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ  
 ہمیں آپ کے ان عشق و محبت کا قدرہ اندازہ  
 ہر کے جو آپ کو اپنے خدا سے تھے۔ آپ نے اپنے  
 سنبھلنے کا ذکر ان میں ہونے اور سندہ الفاظ  
 ذیل پر کیا ہے۔  
 سنبھلنے آج بھی گیا  
 میں چل کھڑا روئے  
 آئے نہ نال جگہ جگہ

کھج نہ سماں کوئے  
 آسماں کی نیشہ و نیشہ  
 مت شاہہ سلیمان ہونے  
 تے صاحب کی بات بھانگے  
 کہ ناہنگ کیا دیکھے  
 سرو ڈسے کر میں دیکھے  
 بن سر سید کہ تیکھے  
 (۲-۱ صفر ۵۵۸)  
 فرزند آپ نے جس خدا سے اپنی لو  
 لگائی اسی کے ساتھ آپ کی ذات باپ  
 کا محبت تمام تعلق۔ محبت اور عشق مکتا آپ  
 ایک سنبھلنے کی بداف لکھی اسی سے گوارا  
 نہ کر سکتے تھے۔

۴۔ خدمت خلق کا جذبہ  
 بابا نامک رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں  
 خدا کی مخلوق کی خدمت کا جذبہ بھی لانا تھا  
 تھا۔ چنانچہ اس میں باپ جیوار کی خاطر رقم  
 تو آپ نے اس نام کو خدا کے بندوں کی  
 ہموگ دور کرنے پر صرف کر دیا۔ پھر  
 سلطان بنور آپ کو مودی خانہ میں ملازم  
 کر دیا گیا تو آپ ان شاہدوں کے ساتھ  
 گمانے خدا میں نبی جبرائیل اور بندہ  
 بھی تیرے ہی۔ اس کی ہموگ اور  
 تکلیف نہیں کچھ سکتا سارا کارا اذبح  
 فریبوں اور سنبھلنے کے وارڈ کر دیا۔ آپ  
 نے اپنے لئے کوئی دولت سرسرایا یا  
 دھن اکٹھا نہ کیا۔ بلکہ تمام حیران فرود  
 نازہ کی خدمت میں گزارا۔

۵۔ اچھتا کیلئے جتن  
 شری گوردنا تک دیو جی ہمارے کی  
 زمانہ میں سند و مسلم نفاق نے ایک گناہی  
 صورت اختیار کر رکھی تھی۔ یہ دونوں تو ہیں  
 ایک دوسرے سے گھران اور نفرت کرنا گوارا  
 نہیں کا ایک جگہ سمجھنے لگے تھے جنہیں  
 نہ ایک دوسرے کے مذہب کی خبروں  
 کا احترام تھا اور نہ ہی ایک دوسرے کے  
 نہیں پتہ۔ ان کو حیرت کے الفاظ سے یاد  
 کیا جاتا۔ آپ نے اس فحاش اور دوری کو  
 دور کر کے دونوں تو ہیں کو ایک دوسرے  
 کے سنبھلنے لگانے کی کوشش کی۔ وہ تفریق  
 اور بیان سے ابھرے۔ سنبھلنے اپنے  
 مذہب کی مدد انت کو پیش کیا۔ کہہ کر وہ انت  
 کے بغیر ان دونوں میں تفریق اور جنگ  
 کا یہ اہم ناموں نہیں۔ آپ نے اپنے مخالفین  
 کو سنبھلنے کی کوشش کی کہ جس طرح اس  
 سرشتی کا پانہار اپنے تمام بندوں کے  
 ساتھ محبت اور ہمدردی کا سنبھلنے کرنا  
 اور ان سے نہایت ہی ہرمانی اور شفقت  
 سے پیش آئے۔ ویسے ہی ہم کو بھی خدا کے  
 بندوں کے ساتھ محبت بھرا کر سنبھلنے کرنا  
 چاہیے تاکہ ہمیں ایک ہی پاک سنبھلنے  
 میں ہمارا پورا دھرم کو آپس میں نفرت

اور گھرانے دیکھ کر بھی اپنی سربت کی  
 ننگا کپڑے نہیں ڈال سکتا۔ آپ نے  
 "ایسی جتا ایکس کے ہم باگ"  
 میں حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 اس قول کو اٹھلے عیال اللہ کا ہونے  
 پیش کیا۔ اور پھر عمل طور پر آپ نے سلمان  
 بزرگ سے روحانی فیض حاصل کرنے  
 کے ساتھ انہیں بڑے ہی پریم بھریے  
 الفاظ سے یاد فرمایا۔ یہ سب مسلمانوں کے  
 دلوں کو سنبھلنے اور ان کے دلوں میں بندوں  
 کے لئے پیدا ہونے والے کا پوری راز افشا  
 تھا

اسی طرح آپ نے دیکھا کہ مسلمانوں  
 میں پچھلے نیک اور پارسا بندے موجود  
 ہیں تو آپ نے ان بزرگوں سے مل کر  
 روحانی لذت پائی اور فریڈ ثانی جیسے  
 بزرگتر انسان کو آپ نے جس کے خلا  
 سے نوازا کہہ رہا تھا کہ مسلمان اور کھنوں  
 کا رشتہ بھائی بہن جیسا ہے جس طرح  
 ایک بہن ہمیشہ گئے لئے ایک بھائی  
 مستقل طور پر ایک دوسرے سے نفرت  
 نہیں کر سکتے۔ اسی طرح ایک سکھ اور  
 مسلمان کے دل میں بھی ایک دوسرے  
 کے متعلق ہمیشہ کے لئے گھنا گھریں  
 کر سکتی۔ آپ نے جب شیخ فریدی کو لے کر  
 آپ نے پیر شہزاد پچارن کیا۔  
 آدھ ہونے میں گلہ اٹھا کہ سنبھلنے  
 مل کر گئے کہا یاں ہم کھنوں کی کہ  
 پیلے صاحب سب گن اور گن سبساہ

آج یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ شری  
 بابا ہی فرید کو بہن کہہ کر کس قدر لطف و  
 سرد حاصل کرتے ہو گئے۔ یہ ایک عجیب  
 حیرت انگیز نظارہ ہے۔  
 کھنوں کو دلائے آپ کے ساتھ  
 خطرات سے خطرناک سمجھتے اور آپ  
 ہمیشہ مردانہ کھنوں کو کہہ کر انہیں اپنے پیار  
 مستحکم اور محبت سے ڈالنا۔  
 اسی طرح آپ سنبھلنے اور مسلمانوں  
 پیروں سے مل کر ان کی طرٹ پیار محبت کا  
 ناتہ پڑھایا اور ان کے دل میں بھی سنبھلنے  
 کھنوں کے لئے پیار کے بذات پیدا  
 کئے۔ بابا نامک رحمۃ اللہ علیہ۔

تبعیہ  
**اصحاب احمد جلد دوم**

۱۱۔ **اصحاب احمد جلد اول**

از حضرت احمد علی رضی اللہ عنہما  
 یہ دونوں مفید و ایمان اور فو  
 کتا ہی میرے سلطانوں میں آئی۔ اللہ تعالیٰ  
 حکم تک صلاح الدین صاحب امیر اسے  
 کو ہوائے فریڈے جو سب سے زانی کام پڑی محبت  
 سے سر انجام دے کر ہے۔  
 میں اصحاب جماعت احمدیہ میں پرورش  
 جو تک کرنا ہوں کہ ان کتب کی اشاعت  
 میں براہ چارہ کھنوں میں خصوصاً پاکستان فی  
 (اصحاب) تاکہ اس سے اگلا مجمع خدہ  
 سواد شائع ہو سکے۔ تک صاحب کے  
 پاس بہت سلاخہ جمع ہے جو بعض ہاں  
 تفریق کی وجہ سے نیک پڑا ہے۔ پڑھنے  
 اور تفصیل کے اصحاب و سامعین ضرور  
 دیہات کے افراد کے حالات تبلیغہ  
 سرنے پائیں۔ حضرت تانہی محمد یونس  
 خاص آفت ہوتی حوران نے ایک سب مشال  
 پیش کی ہے اور میں محمد سرحد کے پاس  
 میں اپنے تفریح پر شائع کیا ہے اسلئے  
 ہمارا اولادوں اور رشتہ دار مرکز اور  
 سے داخلہ نہیں گئے یا رکھے پاس نہیں گئے۔  
 قیمت اصحاب احمد جلد دوم ۱۲ روپے  
 تالیف اول دوم فی ڈیڑھ روپیہ و خلا وہ  
 حوالہ ایک  
 ملنے کا پتہ پتہ اصحاب احمد دار المسیح قادیان

**درخواست و دعا**  
 میری اہلیہ کی طبیعت کچھ غم  
 سے میں ہے بڑھانسی کی سب تکلیف  
 ہے۔ اصحاب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ  
 اپنے فضل سے تمام تکلیف کو رفع فرمادے  
 آمین۔ خاکار عبد العظیم درویش قادیان

**احمدیہ جگہ پوچھنا قادیان کی ملکیت کے متعلق ضروری علم**  
 احمدیہ جگہ پوچھنا قادیان میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیت تھا۔ لیکن  
 سے صدر انجمن احمدیہ نے احمدیہ کھنوں کا جملہ مشاک کتب حکم خدا علیہ صاحب  
 رویش اور کتب کے پاس ضرورت کرنا تھا۔ لہذا انہیں زبردستی اخلاق بڑھانے  
 کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مذکورہ بالا تاریخ سے حکم عبد العظیم صاحب احمدیہ  
 کھنوں کے مالک۔ ہمتارہ دیر امٹھی۔ اب صدر انجمن احمدیہ نے کھنوں کو احمدیہ  
 کھنوں کو قادیان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں رہا اور نہ انجمن کا کوئی مسدود  
 کے ساتھ ہیں دن کے کسی معاملہ میں اس کا نہ ہوا۔ اس میں دین کے تعلق  
 میں براہ راست عبد العظیم صاحب صاحب کو تعلق سے معاملہ نہیں کریں۔ اور آئندہ انجمن  
 کے سفیرات کو اس بارہ میں نہ لگنا با  
 و نال ملنے آمادان

# حضرت علیؓ کی علیہ السلام

از مکتوم مولوی عبدالغفار صاحب مدرسہ علمی نوافل سادان غلہ غلہ تہذیب نوابا

حضرت علیؓ علیہ السلام جو بیت العلم ہیں حضرت پر کے بطن سے عروا نے خود پر بنی بآب کے پیدا ہوئے آپ کی ابتداء زندگی ایک جموں کی کسبتی تھی۔ یہ گوری ساجد و مجتازانہ ابن باب پیدا ہونے کے آپ کی زندگی میں آپ کو حضرت مریم کے خاندان پرست بنانے کی طرف متوجہ کیا گیا۔ آپ کی مادہ ہو ایک راجع العقیدہ اور مخلص بیویہ تھیں نے آپ کی تربیت پور سے طور پر ہوئی تو ان دنوں در سوات کے محنت کی آپ کی زندگی کے حالات نے عبدنامہ کی درشتا میں اور وقتا میں زیادہ تفصیل سے مذکور ہیں۔

آپ کی عمر تیس سال کی ہوئی اور وقت حضرت محمد علیہ السلام پر آپ کے خانہ زادوں کی نئے سے مذہبی۔ عارفی امتیاز کی ایک ترکیب شروع کی تھی۔ جب علیؓ علیہ السلام نے اپنے بیٹے ہونے کا خوشی سے پیش کیا تو آپ کو قوم میں اسرائیل سے اس بنا پر چھلکا دیا کہ مسیح کی آمد سے پہلے ایسا ہونا کا جو رتہ کیمت آسمان پر جا چکا ہے وہاں لوٹنا فرود ہے۔ لیکن یہ آپ کے مخالفین کی نا اہمی اور ہرگز استقامت سے انقضی تھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے منکرین پر یہ واقعہ کیا کہ یہ ایک مذہبی استعارہ ہے۔ اور حضرت محمدی جو آپ سے پہلے سموت، پہلے ہی۔ ان صفات اور عروا کے اعتقاد سے ایک نبی کے تمام مقام اور شہیں ہیں۔ اور آپ کا ان کی لغت کے بعد ظاہر ہونا بھی سابقہ جہنگوں کے خلاف نہیں۔

جب آپ نے وعظ کیا و فطیبتہ کا نام شروع کیا اور نایابا لہی سے بعض بات دکھا۔ کہ تو صحت سے دلگ آپ کے مقصد ارادت میں آئے۔ یہود آپ کی کبابی کو ناپسندیدگی کی بنا سے دیکھتے تھے اب یہودی واقعی اور ذہنی جو امتیاز کی روزمانی گدی پر تامل سے یہ یہودت نہ کر سکتے تھے کہ یہ گدی ان سے چھو کر بھی اور جنس کے پاس ملی جاسے۔ بعد انہوں نے ان پر دم کی حکومت سے خلاف نبادت کا ارم دکھا کر مینا طرس کی عدالت میں آپ کو پیش کیا اور عیسائی کا نہ انکار حاصل کیا۔ صلیب کے سزا جینے سے ان کا یہ کچھ مقصد تھا کہ یہودی روایات کے مطابق اس کو ملعون ثابت کریں۔ اور جو کچھ ملعون شخص تھا اسے قرب اور نبی نہیں ہو سکتا۔ اس طرح اس جیل سے انہوں نے

آپ کو نوز ماہد جو ناما مت رکھا جانا۔ عیسائی حضرات کے نزدیک بھی حضرت علیؓ علیہ السلام صلیب پر فرت ہوئے اور ملعون بھی ہوئے۔ لیکن ان کا عقیدہ ہے کہ وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے نہ تھے بلکہ دنیا کے لوگوں کے گناہوں کے کفارہ کے طور پر ہوئے۔ ان دنوں خیالات کے مقابل پر احمدی مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت علیؓ علیہ السلام اگرچہ صلیب پر چڑھائے گئے لیکن زندہ ہی اتار لئے گئے۔ آپ کو زمینوں کو علاج سے جب نشا ہوئی۔ تو آپ اپنے منہ کی تھمیں کے لئے جو بنی اسرائیل کی کھدی ہوئی بھڑوں کو تبلیغ کرنے سے پورا ہونا تھا غلطیوں سے نکل کر عراق۔ ایران۔ افغانستان ہوتے ہوئے کثیر آگے۔ جہاں بنی اسرائیل کے بھی تبلیغ ہوتے تھے اس طرح لمبی سیرت سے آپ مسیح بھی کہلائے۔ اور جہاں پر چلی ہی عمر بیکار ۱۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اسے انجیل مقدس کی بعض آیات سے جو اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ آپ صلیب پر فرت نہیں ہوئے۔ اولیٰ تھا اسی موقع پر آپ نہایت درد اور عجزی سے نکلا ہوئی دعا کرائی اعلیٰ ماستفتی اور موت کا پالٹا دیا۔ یہ کہ در خواست ایسی نہ تھی جو فدا فی قانون کے تحت روکی جاتی۔ پھر آپ کا یہ زمانہ کہ چورنگ مجوزہ طلب کرتے تھے ان کو سوائے یوش نبی کے مجوزہ کے اور کوئی مجوزہ نہیں دکھایا جائے گا یہی ثابت کرتا ہے جس طرح یوش نبی تین دن اور تین رات بھی کے صلیب میں زندہ رہے۔ اس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی تین دن اور تین رات زندہ ہی قبر میں جو مجلس کے پیش کے مشابہ تھی رہنا تھا جو اسی صورت میں درست ہو سکتا تھا کہ آپ صلیب سے زندہ اتارے جا کر مکان نما قبر میں داخل کئے جاتے۔

بہر حال عقلی نظریہ اور تاریخی شواہد سے اس کے متعلق بہت سے دلائل مینا ہوتے ہیں کہ آپ کی وفات صلیب نہیں ہوئی۔ بلکہ آپ کی عمر بیکار تھیں ہی طبعی موت سے ہوئی۔

آپ کی تعلیم میں نمایاں پہلو غلو کا ہے جس کا یہی وجہ یہ تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حالات اور خاصہ انفاقانوں کے ماتحت جو حضرت علیؓ علیہ السلام کی خدمت میں اسرائیل بہت درشت۔ سخت گیر اور کینہ پرور رہیں گئے۔ اور ان میں

زنی۔ ملائمت اور غلو اور درگزر کا نام تک نہ رہا۔ خدا تعالیٰ نے اس بڑی اور سختی کو دور کرنے کے لئے حضرت علیؓ علیہ السلام کے ذریعہ عفو اور درگزر کی تعلیم دی۔ جیسا کہ آپ سے فرمایا کہ اگر کوئی تمہارے دائیں کان پر ٹھپکے مارے تو بائیں کان لگائے کہ دوسرے۔ اگر کوئی تیل تیار کرے جائے تو درمیل ساتھ ملا جا۔ اسی طرح اگر کوئی کرتے مانگے تو جوڑا بھی بنا دے۔

یہ تعلیم اگرچہ حضرت علیؓ علیہ السلام کے زمانہ کے حالات کے ہیں۔ مطابق تھی۔ لیکن اسی کو عالمگیر نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اسادات ابک شرہ پر انقض ای شری آخری اور ظلم میں اس قدر رٹھا جاتا ہے کہ اس پر ہی غلو اور درگزر کوئی اثر نہیں کر سکتا۔ اور اس کے ظلم کا مقابلہ کرنا ظلم کو رٹھانے اور مظلوموں اور نیک لوگوں کو تیرا کرنے کا باعہ۔ جس سے اس لئے ایسے مواقع پر جبکہ حالات کے تقاضا اور عظمت انسانی کے مسلمات کی وجہ سے مقابلہ کرنا اور ظلم کو سٹانا ضروری ہو جاتا ہے۔ ایسی تعلیم کام نہیں دے سکتی۔

حضرت علیؓ علیہ السلام نے جس تربیت کی بنیاد ڈالی وہ اگرچہ اسلامی غلطیوں سے شروع ہوا۔ لیکن اسی کی ترقی اور صحت زیادہ تر مضمونی ممالک میں ہوئی۔ اور آج بھی مغربی ممالک ہی اس تربیت کے گناہوں کی مشرق میں بھی کر رہے ہیں۔ اور ایشیا۔ اور افریقہ کے ممالک میں زیادہ تر عیسائی تبلیغی مشن امریکہ اور برطانیہ وغیرہ کے ہی قائم شدہ ہیں۔

عیسائیوں کی مقدس کتاب بائبل سے جس میں آیتیں کتابیں پرانے خدا کی مثال ہیں سادہ سادہ کتابیں کتب نئے خدا نام کی ہیں۔ نئے خدا نام میں اگرچہ حضرت مسیح علیہ السلام اور آپ کے اسنادی شاگردوں کے حالات، تقریبات اور تعلیمات ملتی ہیں۔ لیکن جو آپ کے بائبل کے حوالوں کے خدا کے دست قبضہ تحریر میں نہیں آیا۔ بلکہ بعد میں لکھا گیا ہے اور زمانہ ما بعد میں بھی اس کے مزاج میں بہت سی تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔

حضرت علیؓ علیہ السلام نے اپنے عین حیات میں جو وعظ و نصیحت اور تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کی۔ اس کا مشہور نمونہ اسی وعظ میں پایا جاتا ہے جو "بہاوی وعظا کے نام سے موسوم ہے۔ اگرچہ اسی زمانہ کی عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے اس وعظ و نصیحت نے بہت کام کیا۔ لیکن نئے مذہبی عقیدوں و مفکرین نے ذرا یہ مانگے گناہ سے اس میں بہت سی خامیاں پائیں۔

آپ کا یہ بھی دستور تھا کہ اپنے عوام علیہ السلام سے گفتگو فرماتے تھے۔ جیسا کہ یوش نبی کی تمثیل کا ذکر آیا ہے۔ ان ہی تعلیمات کی روشنی میں آپ کے ان صحیحہ اور نشانات بھی مبارکوں کو اٹھانے اور بائبلوں کو ہونے دینا اور انہوں کو نوز عید کو مسیح رسالہ کرنے اور ہونے کو نوزہ کرنے کے وقت میں مذکور ہیں کھنا چاہئے۔ حد اصل یہ سب روحانی دستورات اور تعلیمات تھیں۔ اور خدا کے امتیاز اور صحت۔ جو یہ صحتک وغیرہ طریق علاج کی حیات پیدا کرنے کے لئے معیوش نہیں ہوتے۔

آجکل کی عیسائی دنیا کا اکثر حصہ حضرت علیؓ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیتا ہے۔ یہودی آپ کے منکر و دشمن ہیں۔ آپ کو اور آپ کی پیدائش کو شکاک اور آپ کو ناپسندیدہ خیال کرتے ہیں۔ مسلمان آپ کو خدا کا بیٹا نہیں دیکھتے۔ اور خدا کے احکام پر عمل کرتے ہوئے کرنا والا خیال کرتے ہیں۔

جہاں لوگوں کا ایمان آپ کی الوہیت پر سے دہی پر یقین کرتے ہیں۔ آپ کی زندگی میں آپ کے وجود پر ایسے حالات نشانات نظر آتے جو آپ کی الوہیت کا عین ثبوت تھے۔ جیسا کہ آپ سفر امتیاز کرتے اور آپ کو حکاکا دس محسوس ہوتی۔ گرمی کی شدت میں آپ بیابان محسوس کرتے آپ کھلتے پتے اور سوتے تھکا لہفہ و مصائب میں آپ کے آسویں مبارک ہو جاتے۔ آپ دوسرے انسانوں سے زیادہ تصفیات بھی رکھتے۔ آپ میں حب الوطنی کا جذبہ بھی قانونی تجربے کے گناہوں کو شل پھول گھاس پر بندھے ہوئی قبضرات سے بھی لطف اندوز ہوتے۔ آپ کا یہ قول کہ:-

"وطنوں کے لئے کھڑے رہی۔ ان دونوں کے لئے کھڑے رہی۔ آدم کے سر پہلے کے لئے کوفی ہو گئیں۔ نیزہ قول کہ کوئی نبی سے موت نہیں ہوتا۔ اگرچہ اپنے وطن میں آپ کے خلاف اس مخالفت کا نتیجہ ہا ہے جو آپ کے زمانہ میں آپ کی قوم کے کچھ یہود نے آپ کو صلیب پر چڑھا کر اور اپنے خلاف ذلیل زنی اور م تراسی کر کے یہ کہہ دیا کہ انہوں نے آپ کو مارا۔ آپ کے منہ کو پھینکے تھے۔ تیرا نوزہ۔ لیکن خدا تعالیٰ کیازلی تازوں کہ

كتب الله لا قلبن انا درمصلی۔

آپ کے سامنے داہنوں کے حق میں پورا ہوا۔ اور آپ کو عین عظامت ان ترقی حاصل ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے سلامتی اس کے پاس مسیح پر پڑ

# آثار حضرت زرتشت علیہ السلام

از مہتمم مولوی سعید اللہ صاحب اخبار احمدیہ سہ ماہیہ - بمبئی

## عظمت ایران

زمین ایران کے سینے پر مانند بید و تمدن کے بہت سے دلیقے پوشیدہ ہیں ایک دھن پرست مثنویین "زردشتی" نے جب ایران کی مشائخ میں قصیدہ خوانی شروع کی تو سلاطین و اشراف کے ذوق علم سے اٹھ گئے۔ اس نے ایرانی بادشاہوں کو کابنت دلورہ پر اسے ہی ذکر کیا ہے۔ ایران کو علم تہذیب اور ترقی کا جنڈیڑی چوٹی پر چڑھانے کا کوشش ہی کے لئے "زردشتی" کے اس "مشائخ" سے ہی ہمیں رسول نہیں بننا کہ ایران کی تہذیب و دانش انسانی میں خدا کے فرستادوں کا کتنا حصہ ہے۔

## آہور مزدہ

یہی وہ مہتمم پانچ سو برس قبل مسیح کے ایران کا سلطان تھا کہ جس نے وہاں دین تہذیب کا تقاضا ملاحظہ کیا ہے تاکہ پچھلی تہذیب سے آہور مزدہ "آہور مزدہ" کے نام سے "زردشتی" پر مشائخہ دارا نے جسے ہمیں ایک پرست خاندان پر بیاہوتی ہے۔ اس میں دارا کا بیاب ہوتا ہے۔

## دارا کا لقب

نبششاہ دارا نے اپنے مشہور کتبہ "کتبے ستون" میں صاف لکھا ہے کہ "ہم کو یہ کامیاب یعنی "آہور مزدہ" کے فضل سے حاصل ہوتی ہے۔

## سائرس باذو القربین

اس جگہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ نبششاہ دارا "سائرس بادشاہ کا چارٹھیں لقب۔ جنہیں قرآن مجید نے "ذو القربین" کے لقب سے یاد کیا ہے۔ حضرت ذوالقربین کی ذات کے اس شخص کا بعد دارا ان کے خارج وقت کا وادع قرار دیا گیا۔

## سائرس کی زندگی و خدایپرستی

سائرس بادشاہ کا تہذیب و تمدن اور عقول خلق فنا کرنے کی مشاہدات قرآن مجید کے عقودہ تمام ذکر و تہذیب سے دی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ابوہریرہ نے اسے "تفسیر کریمہ" میں "ذو القربین" کے لقب سے یاد کیا ہے۔

اور یہ مسلم ہے کہ آہور مزدہ "زمین زرتشت کا خدا ہے۔ میں حضرت زرتشت علیہ السلام کا اصطلاح جس خدا کو "آہور مزدہ" کہتے ہیں۔

ان تراجم سے ظاہر ہے کہ ایران میں سائرس یا دارا بادشاہ کے ذریعہ جس تہذیب نے فروغ پامادہ حضرت زرتشت کا لائق موقی تہذیب تھا۔

## پچھ سو سال قبل مسیح

دینا کی زندگی تاریخ میں پانچ سو سال قبل مسیح کا زمانہ پانچ سو سال ہوتا ہے۔ اس زمانے میں انہیں برطرس سے منکر و مصلح دنیا کے تین ملکوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں جیسا کہ ہم پچھ سو سال میں حضرت کنفیوشس اور ایران میں حضرت زرتشت علیہ السلام

## ظہور زرتشت

حضرت زرتشت کا ظہور رنگ بھگت تھے جو برس قبل مسیح شروع ہوا۔ ایران کا شمال مغربی علاقہ اس نواسے نواز گیا ان کے تذکرے میں آتا ہے کہ انہوں نے حضرت دارا نیال علیہ السلام کا زمانہ پایا تھا۔ بلکہ وہی ان کا راہ سلوک ہر شدت ہے۔

## زرتشت تاریخ کی نظریں میں

جس طرح ایران نے زرتشت عظیم کے بعد سے سائنس پیدا کرنا ایک نئی تہذیب کی بنیاد ڈالی۔ بلکہ ایک نئی دنیا کا سابقہ کھلیا۔ اس کا تقاضا تھا کہ حضرت زرتشت کی زندگی کے تمام گوشے میں حرفت سے لکھے جائے جو مسلم نہیں کہ ایران پر کون سی آئندہ پڑی کہ بہت طو ان گلزار ایران سے منٹ گئے۔ اور آج ہمیں ان کی حقیقت مسلم کرنے کے لئے سائرس و دارا صیب، رخشاور

کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ ہندوستان میں ایسا سلاسل جانتا ہوا کہ ہمہ کے ساتھ پیش آیا کہ آج ہم انہیں اشک اعظم کے ذریعہ پہچانتے ہیں مگر جو برہمنوں اور شاہ زرتشت جیوں کے قبضے میں اور اس قابل ہیں تو آج ان کے ساتھ سلاسل کے اندر تہذیب کا پیش قدمی عالم میں اور کھلیاں بلکہ سنی کی وجہ سے انہیں وہ کہ نبی کے قبضے تھے۔ بلکہ تاریخ سے ان کے نام ناسخ اور مکران کے طور پر محفوظ رکھے ہیں۔ دنیا کا سلاسل

یہ ہے کہ وہ انسان جو یاں سے انقلاب برپا کرتا ہے۔ خیالات عقائد اور ساختے کی اصلاح کر کے ہی نوع انسان کی غیر نافی خدمات انجام دے جاتا ہے۔ اس کو دنیا جلد فراموش کر دیتا ہے۔ لیکن جو باہر کی کو رہے اسے اور شہر کو کھنڈوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ دنیا انہیں یاد رکھتی ہے اور شہر قبیل کا مورخ انہیں کے آثار و سوانح پر اپنی تحقیقات کی بنیاد رکھتا ہے۔

آج ہمیں حضرت کنفیوشس، زرتشت اور گوتہ بدھ کے حالات و تعلیمات کی تحقیق میں جو دستاویز یاں پیش آتی ہیں۔ ان کا وہ یہ ہے۔

## زرتشتی تعلیمات

حضرت زرتشت نے اپنی قوم کو خدا سے مادد کی پرستش کی دعوت دی۔ لیکن جب سائیسوں کے دور حکومت میں زرتشتی تعلیمات کی از سر نو زندگی ہوئی تو وہیں بلکہ تہذیب نے مہلے۔ اور مظاہر قدرت کی پرستش کو نمایاں بلکہ دی گئی۔

## زرتشتیوں کی دعاؤں

اس میں کوئی شک نہیں کہ اور ادیان کی طرح "زمین زرتشت" میں بھی انسانی اطلاق کے متعلق اطلاق تعلیم دی گئی ہے۔ مگر انہوں نے یہ بھی بتلین نہیں۔ آج کوئی غیر زرتشتی ان کا یہ قبول کر کے "آتش کو" کا مہتمم نہیں ہی سکتا۔ ہندوستان میں ہر وہاں زرتشت کی تعداد بھی چار لاکھ سے اندر ہے۔ اور وہ ہندوستان کی تعداد لگتی ہی پانچ ہے۔ اگر تعداد کو نصف فراہمی شدہ زمین کی طرح یہ قوم بھی جنسا کی کئی ہیں۔ گئی تو یہ تاریخ کا ایک زردشت المیہ ہوگا۔

## یہ وہ زرتشت کا نظریہ

یہ وہ زرتشت کی مہتمم ہے کہ وہی زرتشتیہ زرتشت کا وہی ہے۔ انہوں نے یہ سلاسل کے ساتھ پیش آیا کہ آج ہم انہیں اشک اعظم کے ذریعہ پہچانتے ہیں مگر جو برہمنوں اور شاہ زرتشت جیوں کے قبضے میں اور اس قابل ہیں تو آج ان کے ساتھ سلاسل کے اندر تہذیب کا پیش قدمی عالم میں اور کھلیاں بلکہ سنی کی وجہ سے انہیں وہ کہ نبی کے قبضے تھے۔ بلکہ تاریخ سے ان کے نام ناسخ اور مکران کے طور پر محفوظ رکھے ہیں۔ دنیا کا سلاسل

## زرتشتی اقلیت کا رجحان

یہ وہ زرتشتی اقلیت کا رجحان ہے کہ وہی زرتشتیہ زرتشت کا وہی ہے۔ انہوں نے یہ سلاسل کے ساتھ پیش آیا کہ آج ہم انہیں اشک اعظم کے ذریعہ پہچانتے ہیں مگر جو برہمنوں اور شاہ زرتشت جیوں کے قبضے میں اور اس قابل ہیں تو آج ان کے ساتھ سلاسل کے اندر تہذیب کا پیش قدمی عالم میں اور کھلیاں بلکہ سنی کی وجہ سے انہیں وہ کہ نبی کے قبضے تھے۔ بلکہ تاریخ سے ان کے نام ناسخ اور مکران کے طور پر محفوظ رکھے ہیں۔ دنیا کا سلاسل

یہ وہ زرتشتیہ زرتشت کا وہی ہے۔ انہوں نے یہ سلاسل کے ساتھ پیش آیا کہ آج ہم انہیں اشک اعظم کے ذریعہ پہچانتے ہیں مگر جو برہمنوں اور شاہ زرتشت جیوں کے قبضے میں اور اس قابل ہیں تو آج ان کے ساتھ سلاسل کے اندر تہذیب کا پیش قدمی عالم میں اور کھلیاں بلکہ سنی کی وجہ سے انہیں وہ کہ نبی کے قبضے تھے۔ بلکہ تاریخ سے ان کے نام ناسخ اور مکران کے طور پر محفوظ رکھے ہیں۔ دنیا کا سلاسل

یہ وہ زرتشتیہ زرتشت کا وہی ہے۔ انہوں نے یہ سلاسل کے ساتھ پیش آیا کہ آج ہم انہیں اشک اعظم کے ذریعہ پہچانتے ہیں مگر جو برہمنوں اور شاہ زرتشت جیوں کے قبضے میں اور اس قابل ہیں تو آج ان کے ساتھ سلاسل کے اندر تہذیب کا پیش قدمی عالم میں اور کھلیاں بلکہ سنی کی وجہ سے انہیں وہ کہ نبی کے قبضے تھے۔ بلکہ تاریخ سے ان کے نام ناسخ اور مکران کے طور پر محفوظ رکھے ہیں۔ دنیا کا سلاسل

یہ وہ زرتشتیہ زرتشت کا وہی ہے۔ انہوں نے یہ سلاسل کے ساتھ پیش آیا کہ آج ہم انہیں اشک اعظم کے ذریعہ پہچانتے ہیں مگر جو برہمنوں اور شاہ زرتشت جیوں کے قبضے میں اور اس قابل ہیں تو آج ان کے ساتھ سلاسل کے اندر تہذیب کا پیش قدمی عالم میں اور کھلیاں بلکہ سنی کی وجہ سے انہیں وہ کہ نبی کے قبضے تھے۔ بلکہ تاریخ سے ان کے نام ناسخ اور مکران کے طور پر محفوظ رکھے ہیں۔ دنیا کا سلاسل

یہ وہ زرتشتیہ زرتشت کا وہی ہے۔ انہوں نے یہ سلاسل کے ساتھ پیش آیا کہ آج ہم انہیں اشک اعظم کے ذریعہ پہچانتے ہیں مگر جو برہمنوں اور شاہ زرتشت جیوں کے قبضے میں اور اس قابل ہیں تو آج ان کے ساتھ سلاسل کے اندر تہذیب کا پیش قدمی عالم میں اور کھلیاں بلکہ سنی کی وجہ سے انہیں وہ کہ نبی کے قبضے تھے۔ بلکہ تاریخ سے ان کے نام ناسخ اور مکران کے طور پر محفوظ رکھے ہیں۔ دنیا کا سلاسل

یہ وہ زرتشتیہ زرتشت کا وہی ہے۔ انہوں نے یہ سلاسل کے ساتھ پیش آیا کہ آج ہم انہیں اشک اعظم کے ذریعہ پہچانتے ہیں مگر جو برہمنوں اور شاہ زرتشت جیوں کے قبضے میں اور اس قابل ہیں تو آج ان کے ساتھ سلاسل کے اندر تہذیب کا پیش قدمی عالم میں اور کھلیاں بلکہ سنی کی وجہ سے انہیں وہ کہ نبی کے قبضے تھے۔ بلکہ تاریخ سے ان کے نام ناسخ اور مکران کے طور پر محفوظ رکھے ہیں۔ دنیا کا سلاسل

یہ وہ زرتشتیہ زرتشت کا وہی ہے۔ انہوں نے یہ سلاسل کے ساتھ پیش آیا کہ آج ہم انہیں اشک اعظم کے ذریعہ پہچانتے ہیں مگر جو برہمنوں اور شاہ زرتشت جیوں کے قبضے میں اور اس قابل ہیں تو آج ان کے ساتھ سلاسل کے اندر تہذیب کا پیش قدمی عالم میں اور کھلیاں بلکہ سنی کی وجہ سے انہیں وہ کہ نبی کے قبضے تھے۔ بلکہ تاریخ سے ان کے نام ناسخ اور مکران کے طور پر محفوظ رکھے ہیں۔ دنیا کا سلاسل

آثار ہیں یہی ہیں جو سے جماعت احمدیہ کو اس تعلق سے ایک تریا میروں کے حصے میں بار بار ایک ایسی عبارت کا آنا برسم اللہ الرحمن الرحیم کا ترجمہ میں سے خود منتخب خانہ سالانہ جنگ سیریم حیدر آباد میں منتخب مکتبہ خیریت پورہ میں اس کتاب کا نام ہے۔ یہ کتاب در نظام و نشر اس کتاب کے سر باب کی ابتداء اس عبارت سے ہوتی ہے

بنام ایزد منشا سندہ و بخشش  
گر مہربان و ادگر

پھر جماعت احمدیہ فدا واد بغیرت کے سلطان پر اعتقاد رکھتی ہے کہ حضرت زرتشت کے اہلدار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اس لئے ہم "بوم پیشوا یان مذہب" کے موعود پر حضرت زرتشت علیہ السلام کے آنے کا عقیدت پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں تاہم پیشواؤں کا حرد و زلفت قائم ہو۔ اقوام مسلم کے درمیان "اختلاف" چھتے کا جذبہ پیدا ہو۔ اور ہندو اور ان کے تعلقات میں اور استحکام و پائیداری آجائے۔

## حضرت شری کرشن علیہ السلام (بقیہ صفحہ نمبر ۱۰)

آپ کی سوانح حیات میں ایک اور واقعہ مشہور ہے۔ ایک وفد دربار دکن کے گھر کی پوری کچھڑی اور خوب خوش ڈانڈ کھانا پڑھنا پڑھا بلکہ دور کے گھر کا ساگ اور خشک مٹی دی کر قبول فرمایا۔ اس سے آپ کی زمانہ اولی اور فرمایا ہدی کا اندازہ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کی طرح مغربا سے عظمت و پریم سے پیش کرتے تھے۔ آپ کا زمانہ ہے زرتشت کے دل میں پریم نہیں اور دکن کے دل میں تکبر نہیں اس کے ڈیوروں ڈیورساں کو میں دیکھتا ہوں پس نہیں کرتا۔ یہ جا بیکہ اس کی ہے جیہٹ زرتشت کو قبول کر دے۔ مہراں محبت و پریم کے طرف ایکسپان سے زرتشت جاتا ہے۔

حضرت شری کرشن علیہ السلام میں زرتشت کا وہ کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ انہیں اپنے مشن کے پرجا کر کے جس بڑی بڑی روکش پیش آجس موعود کا پودا لگایا جاتا ہے۔ وہ بھلائی نئی کے ساتھ زرتشت جاتا ہے۔

سے۔ ایسا ہی آپ کی جماعت کا حال ہوا کہ باوجود درد کا دلوں کے وہ ترقی کر گئی۔ زرتشت نے ایک دفعہ آپ پر گلابوں کی پوچھا ڈالا آپ خاموشی سے سنتے رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ اور صبر سے برداشت کرتے رہے۔ مگر صبر کے حدود کرنا نہیں نظر کا موعود جوتا ہے۔ جب آپ نے دیکھا کہ کتب پاپ کا پیار لہریں ہو گیا ہے تو آپ نے ایک ہا سہ درخش چوکے اسے لٹش کر دیا۔ فرخیکہ حضرت شری کرشن نے اپنی تعلیم اور تفریح کے ذریعہ دنیا میں ایک عظیم اثر انقلاب پیدا کر دیا۔ خدا کے زندہ وجود کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور بھلے ہوئی دنیا کو راہ راست پر لے آئے۔ ہر ایک انسان کو ایک مدت کا خدا شہادت ہے کہ میرے بعد میرے گواہے یا میرے پیرو کار کس جانتے ہر کارن ہوں گے کہ میں نے اپنے اصل بارے سے بھلے نہ جا میں۔ مگر خدا کے سرسل اپنے پیروکاروں کو یقین دلا کر دنیا سے جاتے ہیں۔ یہ گواہے کہ فیوں کے دنات کے ایک عرصہ بعد لوگ آگئی تھی تعلیم سے دور چلے جاتے ہیں۔ سچائی آگے جاتی ہے کذب زوروں پر جاتا ہے۔ پھر رحمت الہی ہوتی ہی آتی ہے۔ اور وہ خدا دنیا کو راہ راست پر لانے کے لئے اپنا کوئی سندہ دنیا میں مبعوث فرماتا ہے۔ جو اس کی تکلیف ہوتی دنیا کو ایک جھنڈے کے نیچے اکٹھا کر جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت شری کرشن علیہ السلام نے آجی گیتا میں اپنے وہ بارہ جہنم دھارن کے متعلق ان الفاظ میں پیشگوئی فرمائی ہے۔

۱. मायाया विप्रमय्या ज्ञानिकविति आनत  
श्रीपुत्रानामप्यस्य दयात्मनां मुखापवाचल  
श्रीपुत्रानामप्यस्य दयात्मनां मुखापवाचल  
۲. ज्ञानिकविति आनत  
۳. ज्ञानिकविति आनत  
۴. ज्ञानिकविति आनत

۱. انہیں جیہٹ میں دھم کا تاں ہوتے ہیں  
۲. جیہٹ میں دھم کا تاں ہوتے ہیں  
۳. جیہٹ میں دھم کا تاں ہوتے ہیں  
۴. جیہٹ میں دھم کا تاں ہوتے ہیں

۱. انہیں زمانہ میں دھم کا ہالی نہیں ہو رہی  
۲. انہیں زمانہ میں دھم کا ہالی نہیں ہو رہی  
۳. انہیں زمانہ میں دھم کا ہالی نہیں ہو رہی  
۴. انہیں زمانہ میں دھم کا ہالی نہیں ہو رہی

اس بیان وقت کا بیان کرنا ہے جہان  
ہر گا کہ امری مقد زنگ سے گیتیں ہر گاہ  
دہرے کو بھی جہان کے ہر وہ کہ سلطان  
خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کے

نے حضرت کرشن کی جہاں ہی کے اور  
ہیں ایک مقدس نشان کو بھی بنا جو ایمان  
کی مقدس نشانی میں پیدا کرنا اور اس کے  
پوری اور اس سے سب دنیا کو اپنی فرشتہ بنا  
اور کہ:

معا شری کرشن کی مساک  
ہر سے بلا کر کب سے زرتشت  
اس کا ان آج ان نما جس  
کے نظر میں وہوں کر کسی رشتی  
اور اہلدار میں نہیں پائی جاتی  
اور اپنے وقت سے ہندو اور  
جی کتاب میں لکھ کر کچھ سے  
ست باتوں میں بچا کر دیا گیا  
وہ خدا کی محبت سے پڑھا کہ  
آخری زمانہ میں اس کا موعود  
یعنی اوقار میرا کہے سورہ  
وعدہ میرے ظہور سے پورا  
ہوا ہے۔ ہندو اور الہیوں کے  
اپنی قسمت ایک ہی ہے (ہم ہوا  
حق)

اسے کرشن اور درگیاں تیری ہما  
گیتا میں لکھی تھی ہے  
سری کرشن سے محبت کرنا ہوں  
کہو تو جی اس کا مظہر ہوں  
دیکھو سا کہوت مقدس عالم  
سارک بھی وہ جو خدا اقلے کے  
اور کہیں وہ مساب وعدہ اس نام  
میں ظاہر ہونے والے اتحاد کو قبول کرے  
مصطفیٰ زرتشت کی حاصل کریں۔

## ضروری اعلان

ہندہ آجکی سمیت کے متعلق ایک رسالہ  
لکھ دیا ہے۔ جس میں تمہیں کے اہل کے  
تھے اور پرانے اعتراضات کا جواب دینے  
کا کوشش کی جائے گی۔ صاحب کام سے  
دعا کی درخواست ہے جو دستوں کے پاس  
کوئی سچی اور انگلیش خوبی رسالہ یا انبار  
یا کتاب یا کوئی نیا سوال پورہ جیسے جہان  
کر کے بھیجیں۔ جسے کتاب بعد مطالعہ اور  
کی جائے گی۔ زیادہ ضرورت ہے جہان کی  
ہے جو ابھی سچی رنگ اسلام اور احیاء کے  
مشن کر کے یہی زیادہ سوالوں کی ضرورت  
ہے کہ جی ہانی اسلام اور اسلام اور قرآن  
یا کہ احیاء کا ذکر ہو۔ خواہ کسی مذہب  
کی کہہ کرانہ کتاب پارسا اور اخباری ہو اور  
قائلے تمام جہت کو من کے قبول کرنے کی  
توفیق دے۔

تاجدار  
ماہی محمد امیر ایم فطیل عرفی اور عرفی  
اور لیشی آباد (پانک) سندھ  
شہید آباد سندھ

## درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے پیچھے عربی نصیر احمد اور برادران نسیم الدین و حفیظ الرحمن  
استحان دینے والے ہیں۔ ان کی مٹیاں کا سیاہی کے لئے قشر صاحب کی  
محبت اور مالی طاقت کا بھری کے لئے اصحاب دعا فرمائیں۔ نیز میرا تادار  
ہونے والا ہے بہتر بلکہ یوسٹنگ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

فناکر سیف الدین ان جا جیور ڈاڑھیہ  
۲۔ اصحاب کرام سے مود باہر و فروقت سے کہ میرے حق میں دعا کر کے کہ اللہ  
قائلے مجھے وہ دن دنیا کے کار و بار میں ترقی دے اور سلسلہ کی خدمت  
کی توفیق دے۔ نیز در صاحب کی محبت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

فناکر لیشی احمد ان مارک بڑی بیکری ہینڈ کرتے  
۳۔ میرے والد محترم موری بیب اللہ صاحب ساکن آسنڈر ممالی حضرت مسیح  
موجود علیہ السلام ان موقد تخت ہمار ہیں۔ اصحاب جماعت و درویشان  
کی خدمت میں ان کی صحبت مالی کے لئے نہایت ماہر اندر دعا کی درخواست  
ہے۔

فناکر ملک صاحب الکیم آسنڈری کلکتہ  
۴۔ عزیز سیاق طارق احمد سوزہ ٹیل کا ساڑھپ استحان دے سے سہاے اصحاب  
کدام و علم فرمائیں کہ اللہ قائلے عزیز کو سار شہد کے ساتھ نمایاں کا سیاہی  
عطا فرمائے اور خاندان احمد سلسلہ کے لئے خوشہ گوہر بنا دے۔  
آمین۔  
فناکر سید محمد مونس مسلمان سلسلہ متیم کے رنگ ڈاڑھیہ

۵۔ مری محمد صاحب کا ان افغانا ذرہ مٹی کا دیان نے اپنی اولیہ کو قبضہ میں  
علاج لال سپتال امرتسر میں داخل فرمایا ہے۔ اور پھر کو پیش  
نہ تھا۔ و دیگر سلطان جاری ہے۔ اصحاب جماعت سے مودتہ کی محبت کامل  
کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ فرمایا ہے

۶۔ میرے دوستیہ پیشہ اس سال سالہ اس کے استن میں سر شریک ہوا ہے۔ یک  
مئی سے استحان مشرف ہے۔ نمایاں کا سیاہی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔  
محمد علیہ نقی پوری

## سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بزبان ہندی

اس مفید کتاب کو پائبریری میں رکھنے کی ضرورت ہے

از محترم صاحبزادہ مرزا ایم احمد صاحب خان دعوتِ تہذیبیہ قادیان

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہندی زبان میں شائع ہو چکی ہے بعض لوگ اپنی ناچھی اور حالات سے بے خبری کی وجہ سے حضرت بانی اسلام کی ذات اقدس کے متعلق خیر میری یا خیر میری طور پر نامناسب خیالات یا تنبیہ آمیز الفاظ کا استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اس کا ازالہ کرنا ہر محبِ رسول اور باخبرت احمدی مسلمان کا اولین فرض ہے۔ اس لیے جماعت احمدیہ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت۔ منانب جلیلہ اور حالات زندگی کو دنیا کی مختلف مشہور زبانوں میں شائع کرنے کا پروگرام بنا یا گیا ہے۔ کتاب سیرت آنحضرت معلّم بزبان ہندی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تحریر فرمودہ دیباچہ قرآن کریم میں سے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل جمعہ کا ہندی میں ترجمہ ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ان غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے جو اسلام اور حضرت بانی اسلام کے خلاف مندی جاننے والے دوستوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور اہل ملکِ دلوں میں اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جذبہ تعجب و عقیدت پیدا ہو گا۔ اور ہندوستان کی دو بڑی قوموں میں باہم محبت و اتحاد کو فروغ حاصل ہو گا۔

یہ کتاب زیادہ سے زیادہ کھلا دیں تک بھر کی بیکنگ لائبریریوں۔ کالجوں سکولوں اور یونیورسٹیوں کی لائبریریوں میں رکھی جانی ضروری ہے۔ اسی طرح ہندو مذہبی ویسی لیکچرروں کو بھی مطالعہ کے لئے دی جانی ضروری ہے نظارت ہند نے اس پر کتاب میدان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کئے نشہ کے مطالعہ پر تیزا خراجات کر کے شائع کرائی ہے۔ کتاب ۲۲ ۱۸ سائز کے ۲۴۸ صفحات پر مشتمل ہے! اور اس کی قیمت چار روپے ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ میں تحریک کرتا ہوں کہ آپ حسبِ توفیق جس قدر کتاب اپنی طرف سے اس بارکاتِ غرض کی تکمیل کیلئے لائبریریوں میں رکھوانا چاہیں دیکھنا کہ ایک نسخہ تو ضرور رکھوایا جائے تو فی نسخہ چار روپے کے حساب ناظر دعوت تبلیغ کے نام یا دفتر محاسبین امانت سیرت آنحضرت معلّم ہندی کی مدد میں ارسال فرما کر ممنون فرمادیں۔ یہ امید کرتا ہوں کہ میری یہ تحریک جو حاصل احباب کے لئے بہت مبارک ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ خیر ثابت ہوگی۔ اور حسب سابق احباب میری اس درخواست کو قبول فرما کر جلد اپنی پیشکش سے مطلع فرمائیں گے۔

امید ہے کہ درخواست کے جن مشہور میں حیدری لائبریریاں ہوں ان کے پتوں سے بھی اطلاع دی تاکہ کتاب کی پیشکش کے بعد نظارت ہند ان لائبریریوں کو بھیجا سکے۔

## قادیان میں عبدالانجمیہ کی قربانیاں

جیسا کہ انجمیہ فریڈ سے توبہ فراموشی ہے صاحبِ مشیت مومن اس موقر قریانی ذبح کرنے کے فریضہ کو ادا کرنے کی دلی خواہش رکھتا ہے۔ لہذا اس کی اس نیک تمنا کو پورا کرنے کے سامان کرے۔ اور اُسے بپا یہ قبولیت جگہ سے شرعی نقطہ نگاہ سے چونکہ قریانی کا گوشت کوئی عمدہ نہیں ہوتا اسلئے قریانی کو نینالا اپنے گوشہ داروں پر و سبیلوں اور دوسرے تعلق داروں کو اس گوشت کا ہدیہ پیش کر سکتا ہے۔ نیز اپنے رہائشی مقام کے علاوہ کسی دوسرے مقام پر بھی اس کی طرف سے قریانی دی جا سکتی ہے۔

قادیان جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز ہونے کے لحاظ سے اور اس پہلو سے کہ اس مقدس مقام میں جن دوستوں کو اس وقت قیام کی سعادت حاصل ہے وہ اس ذمہ داری احمدیہ جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ بعض دوستوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی قریانی کا جانور صحیح انتظام کے تحت قادیان ہی میں ذبح کیا جائے تاکہ ان کی طرف سے گوشت کا ہدیہ درویشانِ کرام کو پیش کیا جاسکے۔

اسی طرح بعض دوست ایسے مقامات میں رہائش رکھتے ہیں۔ جہاں قریانی کا جانور دستیاب ہونے میں وقت پیش آتی ہے یا بعض دوست اپنی مصروفیات کی وجہ سے جانور کے ذبح کرنے اور اس کا گوشت حسبِ دلخواہ اذاد تک پہنچانے کے وسائل نہیں رکھتے۔ ان سب احباب کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے ان کی طرف سے مرکز سلسلہ میں قریانی ذبح کرنے کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس وقت قادیان میں اوسط درجہ کا قریانی والا جانور ۲۲ روپے میں دستیاب ہوتا ہے پس جو دوست اس بات کی خواہش رکھتے ہوں کہ عبدالانجمیہ کے موقر پر اس کی طرف سے قادیان میں قریانی ذبح جائے۔ وہ جلد از جلد مندرجہ بالا حساب سے قریانی کی رقم انجمیہ جماعت احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرمائیں۔ اور اپنے ارادہ اور خواہش سے اطلاع بخشیں۔ تبادرت انتظام کیا جاسکے

خاکِ مرزا نسیم احمد قادیان جماعت احمدیہ قادیان

### محکم دہلوی محمد اسماعیل صاحب قاضی وکیل یادگیر کیسے نصدوی علی تحریک

محکم دہلوی محمد اسماعیل صاحب قاضی وکیل یادگیر جماعت میں شہور و معروف دوست ہیں سلسلہ صحیح اور مطہر کے باعث علاقہ جنوبی ہند میں تبلیغ و اشاعت میں آزادی خدمت بڑی محنت اور تندی سے سمجھاتے رہے ہیں۔ آپ چند ماہ سے بلوچ پریشرنگروں میں عزائی نیرول کے عارضہ سے بھرپور طریقہ لیں ہیں اس وقت تک کہ وہ اور صحیفہ ہو چکے ہیں علاج معالجہ جاری ہے۔ احباب جماعت اپنے نخلص بھائی کی محنت کاملہ جلد اور درازی عمر کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو جلد محتیاں فرمائے۔ اور ہمیشہ ان پر پیش خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق دے۔ آمین۔

(رادار)

# مالی سال کا آخر

صدر راجن احمدیہ خاویان کا موجودہ مالی سال سہراپریل کو ختم ہو رہا ہے جس میں صرف ایک مہینہ باقی ہے۔ متعدد جماعتوں کی تاریخ وصولی چندہ جات بھٹ کے مطابق نہیں ہے۔ اور بعض جماعتوں کی طرف سے وصول شدہ چندہ جات کی رقم بھٹ کے مقابل پر بہت کم ہے۔ لہذا جملہ احباب جماعت اور عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس آخری مہینہ میں اپنی اپنی حالت سے وصولی چندہ جات کے لئے خاص کوشش اور جہد و ہمت کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں اور عندالہما مجبور ہوں۔

بیزمن جماعتوں میں مرکزی چندہ وصول شدہ رقم ناقابل مرکز بھجوانی باقی مہان کو چاہئے کہ فوری توجہ دیا جائے اور بلاتاخر جمع شدہ برقوم مرکز میں بھجوائیں۔ تاکہ سہراپریل تک داخل فرمائے ہو کر موجودہ مالی سال میں شمار ہو سکے۔

امید ہے کہ جملہ احباب جماعت صدر صاحبان اور عہدہ داران مال ان چندایام میں وصولی چندہ جات کے کام کو زیادہ سے زیادہ تیز کر کے گذشتہ کمی کا ازالہ کر سکیں گے۔ اللہ قائلے سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## ناظر بیعت المال تادیان

### جناب سردار گلاب سنگھ صاحب چیف پارلمینٹری سیکریٹری

#### گورداسپور میں

گورداسپور ۲۴ اپریل چیف پارلمینٹری سیکریٹری جناب سردار گلاب سنگھ صاحب اپنے دورہ پر گورداسپور تشریف لائے۔ دست و دستاویزوں اور نفاذ میں سرور میں وہیں کے کھانے کے بعد جبکہ ڈاک سے صاحب گورداسپور و دیگر اتران ضلع کے حلاوت ضلع کے تمام اخباری نمائندے موجود تھے اس لئے تیار کر کے ہوئے پنجاب کے پریس کمیٹی کی اورت باکر جنرل میں تدریجی ہے کسی قدر اہم اور پریس ذمہ داری کا کام ہے۔ ان معاملات اپنے مہینے مشرفہ اندیکھے ہوئے مزاج کے ساتھ ملک دولت کی گرانقدر خدمات بجا لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں اس موقع پر پنجاب کے صحافیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنے وطن کی آزادی کے حصول میں نمایاں کام کیا ہے اور معاہدہ نیارا اب جبکہ ملک کی تھیکا رفت سے وہ اپنا بہتر تعاون پیش کر رہے ہیں۔ آپ نے تقابلیت کی باہمی تعاون اور ملکی اتحاد پر زور دیا جانا چاہئے۔ آپ نے ضلع کے اخباروں کی بعض مشکلات کو سمجھنا امداد کے عمل کی توجہ دینی چاہئے۔ خیال فرمایا۔ اپنے توجہ مشورہ سے مجھ مستند فرمایا۔

جناب سردار صاحب سے قبل ہنرمند آرائی جہاں درما ڈاکٹر کپور جی سنگھ ریاضیتور نے آپ کا تادیان کیا ہے کہ آپ کی ان جملہ قیمت خدمات کا ذکر کیا جو آزادی وطن کے سلسلہ میں آپ نے سر انجام دیں۔ آپ نے تادیان کر صورت سے قبول اور کائنات نام کی اپنی تعریف میں اس کا کیا سبب بعد دیکھنا مفصل سے بیان کیا۔ جناب سردار صاحب نے حوصلہ آزادی کے بعد کئی تجربے سلسلہ میں بھی صورت کی قابل قدر سعی جو باقاعدہ صورت میں خدمت ملی

(۱۲ مارچ ۱۹۱۰ء)

# سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام - بقیہ ص ۱۱

فریجہ کی ڈگری حاصل کر کے ترقی کا عہدہ پائی۔ اس پر مرزا صاحبان نے جس کے پاس اس وقت ترقی کی بے باک کے لئے ریورٹیں تھا حضرت مسیح علیہ السلام کو بڑی توجہ کا خفا تھا اور یہاں تک کہ کھلا بیچارہ بھائی جو اس ترقی کے ذریعہ ہیں کیوں نہیں کہنے کے جو حضرت مسیح موعود کو ان حالات کا علم پورا کر اپنے دلیل پر سخت خفا ہوئے اور میری اہوازت کے پیریز جو کی ڈگری کیوں کرانی گئی ہے؟ اسے فرمایا۔ پس لو اور درویشی لڑت مرزا صاحبان کو جواب پھر لیا۔ آپ باطل مفسق رہیں کوئی ترقی نہیں ہوگی۔ یہ ساری کاروائی میرے عمل کے بغیر ہوتی ہے۔

دوست مرزا میں اور عزیزوں کی حضرت مسیح موعود کے شہکار جن کی دشمنی تھا کہ بیٹھی ہوئی تھی حضور کو دکھانے کے لئے اور حضور کو مسیخ اور جماعت کو اور امت جماعت سمیٹھی ہوئی تھی پریشان کر کے

منتشر کرنے کے لئے ایک خط لکھا کہ تبیر کرتے ہیں اور اس تبیر کو کامیاب بنانے کے لئے ایشیائی جوئی کا زور لگا دیتے ہیں اور جملہ اور سپانکولی رقیقہ زور کا سخت نہیں کرتے تھے کہ وہ سب نکال ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعود کی اطلاع کے بغیر ان پر فریب کا بوجھ ڈال دیا جاتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ظلم ہوتے ہوئے لاکر دیتے ہیں کہ ہم پر یہ بوجھ کیوں ڈالا جا رہا ہے اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود منقاد ہوتے ہوئے بھی اپنے دشمنوں سے مددرت کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ میری دیکھنے سے مجھ سے بوجھ پیریز ڈگری ہمارا کرادی ہے۔ یہ سب لکھ کر حضرت مسیح موعود کو دکھانے کے لئے اس عظیم الشان سلسلہ کے ارتعاش میں تھا۔ جو آپ نے ختم کیا کہ جو موعود پر اپنے مفتوح اور مغلوب دشمنوں سے زایا تھا۔

اَذْهَبُوا اَنْتُمْ الْمَطْلَقَاتُ لَا تَسْتَوِيَتْ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ مَعِينِ بِالْآزَادِ بُوَسْرِي لَوْتَ سَعْمِي رُوْنِ (۵)

انسان کے اخلاق میں جہان کا کسی ایک خاص مقام ہوتا ہے اس تعلق میں ایک منقہ صری بات بیان کرنے پر انکشاف کرتا ہوں ایک بہت شریف اور ادراسے غریب مزاج احمدی مسیحی ظلام نامی ثابت ہوتے تھے جو رہنے والے تھے ان کے لئے مگر اور لپیٹی ہی وہاں کیا کرتے تھے انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی انات کے لئے قادیان آیا سردی کا۔ قادیان کی بارش

ہو رہی تھی میں شام کے دست تادیان بھی تھا۔ رات کو جب میں کھانا کھا کر بیٹھ گیا اور کافی رات گزر گئی اور تیار ہارہ نے کھانا کھانے کو کہا تو مجھے میرے کمرے کے اردو اسے پڑھنا تھا۔ میں نے اٹھا اور اردو لکھ لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑے تھے۔ ایک باغ میں گرم دو دو کا کلاس تھا اور دوسرے میں لائین تھی۔ میں حضور کو دیکھ کر کھار گیا مگر حضور نے بڑی شفقت سے زبانی کہیں سے دو دو لکھا تھا۔ اس نے کہا آپ کو اسے آئی آپ پر دو دو ہی میں آپ کو اسے دو دو کی عادت ہوگی۔ اس لئے یہ دو دو آپ کے لئے لیا ہوں۔ سینیٹھی کھانے تھے کہ میری آنکھوں میں آنسو آ رہا ہے کہ سبحان اللہ کیا اخلاق ہیں یہ خدا کا برگزیدہ ہے مسیح اپنے اپنے خاصوں تک کی خدمت اور اولاد میں کتنی لذت پاتا اور کتنی تکلیف اٹھاتا

(۶) ہمارے ماہی حضرت ڈاکٹر میر محمد علی صاحب مرحوم نے میری تحریک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق و احوال کے متعلق ایک مضمون لکھا تھا۔ اسی مضمون پر وہ فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحت ی روت دریم تھے جسے جہاں ناز تھے اسے جہاں تھے اسے اذیت دلائے وقت دیکھ لوگوں کے دل بھیجے تھے یہ آپ شہر کی طرح آگے بڑھتے تھے حضور جہاں پر تشریف لائے اور انکساری رضادری اور کوشش اعلیٰ قیمت رسول ادب و زبان و بی انباء حمد و جس مساحت۔ وقار حضرت محبت اور اہل انوی عوشی روئی اور کتب وہ پیشانی آپ کے ممتاز اطلاق تھے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس وقت دیکھا جب میری دوری کا یہ تھا کہ آپ میری ان آنکھوں سے اس وقت ثابت ہوئے ہیں صحت شریساں کا جو ان غلاموں کو ان کی قسم کھاتا تھا کہ میں نے آپ سے کبھی آپ سے زیادہ نہیں اطلاق آپ سے زیادہ دیکھتا ہوں۔ آپ سے زیادہ بڑا دکھتے رکھتے رہے۔ آپ سے زیادہ اٹھ اور رسول کی نسبت میں فرق رہنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا آپ آپ کی نور تھے ہوسناؤں کیلئے دنیا بظہر بجا اور دنیا بظہر کے باطن تھے جو ایک کی خوش حالی کے عوامی زمین پر برس اور اسے شاداب کر گئی

الطہم صل علیہ و صل علیٰ عہدہ محمد و بارک وسلم

# The Weekly **BADR** QADIAN

26, APRIL 1962.

No. 17

## اسلام و احمدیت کے متعلق قابل مطالعہ لٹریچر

اگر آپ اسلام اور احمدیت کے متعلق ٹھوس معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اخلاقت، عورت و تبلیغ، قادیان کی طرف سے مشائع کردہ کتب رسائی کا مہذب بند زبان میں مطالعہ کریں۔ ان کے مطالعے سے آپ کو حقیقی مذہب اور اس کی خصوصیات اور اہمیت کے بارے میں بنیادیں تسلیم کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اس سے آپ کو ایم کی ایم کی بہتر سمجھ ویز اور دنیا میں روحانی انقلاب کے لئے جن اسباب و ذرائع کو عمل میں لانے کی مشورہ ضرورت ہے سب کو ذہن کے لٹریچر میں مل سکتا ہے۔

کے مذہبی بزرگوں کی تعظیم کی تلقین  
دربان اردو دہندی آٹھ نئے پیسے  
اور انگریزی ۲۵ نئے پیسے  
مذہب پر اعتراضات کے جوابات  
مذہب کے حقائق کے بارے میں دلائل -  
مفہم جدید انسانیت - ضرورت  
مذہب کے دلائل - اسلام بمقام  
دیگر مذاہب - قیمت ۲۷ نئے پیسے

تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک  
دبا تصویر (اردو)  
جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد  
کی آرا اور رویے امریکہ - افریقہ  
ایشیا کے تبلیغی مشنوں اور احمدیہ  
مساجد وغیرہ کا تفصیلی - قیمت ۵۰  
نئے پیسے

آسمانی پیغام (اردو)  
مشائخ کردہ بروقت آل انڈیا کانگریس  
سیشن امرتسر ۱۹۵۴ء جماعت احمدیہ  
کی خصوصیات کا بیان - باجمعیہ جھنگ  
کے محل کارکن - قیمت ۲۵ نئے پیسے

لائف محمد انگریزی  
دیساج تقریر قرآن انگریزی مصنفہ حضرت  
امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ابیہ اللہ تعالیٰ  
کی اس حدیث کی ایک اشاعت جو میرا ابیہ اللہ تعالیٰ سے  
تعلق رکھتا ہے - قیمت ۳۷ نئے پیسے  
خصوصیات قرآن انگریزی  
حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث  
ابیہ اللہ تعالیٰ - اس حصے میں خصوصیات قرآن  
پر روشنی ڈالی گئی ہے - قیمت ۲۷ نئے پیسے  
حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ابیہ  
اللہ تعالیٰ کے ایسے عقائد کا تفصیلی مذاہب  
عالم مستندہ لٹریچر ۱۹۲۲ء میں لکھا گیا جس  
میں یہ ثابت کیا گیا کہ اس زمانہ میں احمدیت ہی  
حقیقی اسلام ہے - اسلام احمدیت کی تعلیم  
اور اس کے تمدنی احکام کو ہی بیان کر کے  
ان کی تفصیلات کو ظاہر کیا گیا ہے -  
قیمت پانچ روپے

احمدیت یعنی حقیقی اسلام  
مجلد (انگریزی)  
اسلامی اصول کی فلاسفی  
مجلد (انگریزی)  
انسان کی سماجی، اخلاقی اور روحانی  
سائنس کا بیان - الہام اور لغت اللہ  
کی بحث روحانی علم کے ذرائع - قرآن  
قرآن کریم کی تعلیم کی تفصیل - خود از ذہنی  
برہ کی حکمت - اور قرآن کریم کی مستند  
آیات کی تفسیر - قیمت ڈیڑھ روپیہ

اسلامی اصول کی فلاسفی  
(اردو)  
حضرت سید موعود علیہ السلام کی طرف سے  
کشتی نوح کی کونواغ اور تعلیم احمدیت اور اسے عقائد کا بیان  
(اردو) سائبریس کے متعلق ایک اسرائیلی عالم کی شہادت -  
افیل اور قرآن کریم کا موازنہ - قیمت ۹۷ نئے پیسے  
امن کے شہزادہ کا آخری پیغام  
اس کے ذہن (امیر المؤمنین) اور ان کے عمل پیرا  
ہونے کی دعوت - ایک دہریہ سے  
(اردو)

احمدیت کی صداقت کیلئے تمام جہاں کو چمک کا ڈاک مفت عبد اللہ الدین سکند آباد	۱۰ صفحہ کا رسالہ مقصد زندگی احکام ربانی کا ڈاک آنے پر مفت عبد اللہ الدین سکند آباد
---	---

اسلامی اصول کی فلاسفی  
(اردو)  
حضرت سید موعود علیہ السلام کی طرف سے  
کشتی نوح کی کونواغ اور تعلیم احمدیت اور اسے عقائد کا بیان  
(اردو) سائبریس کے متعلق ایک اسرائیلی عالم کی شہادت -  
افیل اور قرآن کریم کا موازنہ - قیمت ۹۷ نئے پیسے  
امن کے شہزادہ کا آخری پیغام  
اس کے ذہن (امیر المؤمنین) اور ان کے عمل پیرا  
ہونے کی دعوت - ایک دہریہ سے  
(اردو)